ممبئی رابطہ

روزنامہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 243, Wednesday- 02 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۴۳ ❁ بدھ، ۲؍ستمبر، ۲۰۲۶ء، ۱۹؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

مہاراشٹر میں 2.07 کروڑ نام ووٹر لسٹ سے خارج

راہل گاندھی کا الیکشن کمیشن اور بی جے پی پر 'ووٹ چوری' کا الزام، مہاراشٹر کی ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے 2.07 کروڑ نام خارج ہونے پر راہل گاندھی نے بی جے پی اور الیکشن کمیشن کو نشانہ بنایا اور ووٹر فہرستوں میں تبدیلیوں کو 'ووٹ چوری' قرار دیا

نئی دہلی: لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے مہاراشٹر میں خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے بعد جاری کی گئی مسودہ ووٹر لسٹ سے 07.2 کروڑ نام خارج کیے جانے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور الیکشن کمیشن کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ووٹروں کی فہرست میں تبدیلیوں کے طریقے بدلتے رہتے ہیں، لیکن مقصد ایک ہی ہے کہ کسی بھی قیمت پر بی جے پی کی جیت یقینی بنانا اور ہندوستانی جمہوریت کو ختم کرنا۔ راہل گاندھی نے منگل کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا کہ بی جے پی اور 'ووٹ چوری کمیشن' کے طریقے بدلتے رہتے ہیں اور بدلتے رہیں گے، لیکن ان کا مقصد ایک ہی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مہاراشٹر میں 2024 کے لوک سبھا اور اسمبلی انتخابات کے درمیان اچانک 39 لاکھ نئے ووٹر شامل کیے گئے تھے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ انہوں نے اس وقت بھی اسے 'ووٹ چوری' قرار دیا تھا اور آج بھی اپنے الزام پر قائم ہیں۔ راہل گاندھی نے مغربی بنگال میں 2026 کی ایس آئی آر کارروائی کا بھی حوالہ دیا۔ ان کے مطابق، اس عمل کے دوران ووٹر لسٹ سے خارج کیے گئے ناموں میں سے 91 فیصد نام اپیل کے بعد دوبارہ شامل کیے گئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کا مطلب ہے کہ ہر 10 میں سے تقریباً 9 نام غلط طریقے سے خارج کیے گئے تھے اور انہیں انتخابات کے بعد واپس شامل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کے معاملے میں بھی انہوں نے پہلے ہی اسے 'ووٹ چوری' قرار دیا تھا۔ مہاراشٹر کی تازہ ووٹر لسٹ کا حوالہ دیتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ ریاست میں 07.2 کروڑ ووٹروں کو مسودہ فہرست سے باہر کر دیا گیا ہے، یعنی تقریباً ہر پانچواں ووٹر فہرست سے غائب ہے۔ انہوں نے مختلف مراحل پر ووٹروں کی تعداد میں بڑے فرق کا حوالہ دیتے ہوئے سوال کیا کہ آخر کون سی فہرست درست تھی۔ انہوں نے اپنی پوسٹ میں کہا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخابات میں مہاراشٹر میں ووٹروں کی تعداد 9.29 کروڑ، اسمبلی انتخابات میں 9.7 کروڑ، جبکہ ایس آئی آر 2026 کے مسودے میں یہ تعداد 78.7 کروڑ ہے۔ راہل نے سوال اٹھایا، ''کون سی فہرست صحیح تھی؟'' انہوں نے مزید الزام لگایا کہ 'ووٹ چوری' کے ذریعے بننے والی حکومت کے لیے عوام کی ضرورت نہیں ہے، اسی لیے بی جے پی نہ عوام کی سنتی ہے اور نہ ان کے حکم کو تسلیم کرتی ہے۔ دوسری جانب مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر کے مطابق ایس آئی آر کے تحت پیر کو جاری مسودہ ووٹر لسٹ میں 2.06 کروڑ نام خارج کیے گئے ہیں، جو گزشتہ ووٹر فہرست میں شامل ناموں کا تقریباً 21.14 فیصد ہے۔ انتخابی حکام کے مطابق نئی مسودہ فہرست میں 7.71 کروڑ سے زیادہ ووٹر شامل ہیں۔ ان میں تقریباً 3.95 کروڑ مرد، 3.75 کروڑ خواتین اور 3,087 تیسری جنس کے ووٹر شامل ہیں۔ مہاراشٹر میں اسپیشل انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت جاری کردہ ڈرافٹ ووٹر لسٹ سے تقریباً 2.07 کروڑ ووٹروں کے نام باہر کر دیے گئے ہیں۔ تاہم، الیکشن کمیشن کے حکام نے واضح کیا ہے کہ یہ مستقل اخراج نہیں ہے۔ یہ نام گھر گھر تصدیق کے دوران فارم جمع نہ ہونے یا دیگر وجوہات کی بنا پر عارضی طور پر ڈرافٹ لسٹ میں شامل نہیں کیے گئے ہیں۔ اگر آپ کا یا آپ کے کسی جاننے والے کا نام ووٹر لسٹ سے غائب ہے، تو گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ الیکشن کمیشن نے نام دوبارہ شامل کرنے اور تصحیح کے لیے وقت دیا ہے:

ممتا بنرجی کی بھتیجی گھر میں پھندے سے لٹکی ملیں

خودکشی کا شبہ؛ ڈپریشن اور طلاق کے معاملے کی بھی جانچ

مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ اور ترنمول کانگریس کی سربراہ ممتا بنرجی کی بھتیجی برشٹی کھرجی منگل کو بیربھوم ضلع کے رام پور ہاٹ میں اپنے گھر میں پھندے سے لٹکی ہوئی ملیں۔ پولیس نے خودکشی کا شبہ ظاہر کیا ہے، تاہم موت کی اصل وجہ پوسٹ مارٹم رپورٹ آنے کے بعد ہی واضح ہونے کی بات کہی گئی ہے۔ پولیس کے مطابق برشٹی کھرجی کی لاش رام پور ہاٹ تھانے کے علاقے میں واقع کسبا گاؤں میں ان کے گھر کی دوسری منزل پر ایک کمرے سے ملی۔ اہل خانہ نے واقعے کی اطلاع پولیس کو دی، جس کے بعد رام پور ہاٹ تھانے کے اہلکار موقع پر پہنچے اور لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے رام پور ہاٹ گورنمنٹ میڈیکل کالج بھیج دیا۔ پولیس نے معاملے کی تفتیش شروع کر دی ہے۔ برشٹی، ممتا بنرجی کے چچازاد بھائی نہار کھرجی کی بیٹی تھیں۔ نہار کھرجی رام پور ہاٹ-اول بلاک میں ترنمول کانگریس کے صدر بھی رہ چکے ہیں۔ ابھی تک یہ واضح نہیں ہو سکا ہے کہ برشٹی نے یہ قدم کیوں اٹھایا۔ تاہم، اہل خانہ اور مقامی ذرائع کے مطابق وہ گزشتہ کئی برس سے ذہنی صحت سے متعلق مسائل کا سامنا کر رہی تھیں اور ان کا علاج بھی جاری تھا۔ ان کے والد نہار کھرجی نے بتایا کہ ان کی بیٹی گزشتہ پانچ سے چھ برس سے ذہنی صحت کے مسائل سے دوچار تھیں اور وہ باقاعدگی سے ڈاکٹر سے علاج کرا رہے تھے۔ نہار کھرجی نے کہا کہ انہیں سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ سب کیسے ہوا، کیونکہ واقعے کے وقت خاندان کے افراد گھر کی نچلی منزل پر موجود تھے۔ مقامی ذرائع کے مطابق برشٹی اپنی ازدواجی زندگی میں بھی مشکلات کا سامنا کر رہی تھیں اور گزشتہ چند ماہ سے شوہر سے طلاق کا معاملہ چل رہا تھا۔ پولیس اس پہلو کی بھی جانچ کر رہی ہے کہ آیا خاندانی حالات کا ان کی موت سے کوئی تعلق تھا۔ بتایا گیا ہے کہ برشٹی کا ایک 12 سالہ بچہ بھی ہے۔ برشٹی کھرجی کا نام مغربی بنگال میں مبینہ اسکول بھرتی گھوٹالے سے بھی جوڑا گیا تھا۔ ان پر پرائمری ٹیچر اور گروپ-سی ملازمتوں میں مبینہ بدعنوانی کے ذریعے تقرری حاصل کرنے کے الزامات لگے تھے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے احکامات کے بعد مغربی بنگال سینٹرل اسکول سروس کمیشن کی جانب سے جاری کی گئی ملازمتیں منسوخ کرنے والی فہرست میں بھی ان کا نام شامل تھا۔ فہرست میں برشٹی کا نام 608ویں نمبر پر بتایا گیا تھا۔ تاہم، رپورٹ کے مطابق برشٹی نے ملازمت حاصل کرنے کے چند ہی دن بعد ذاتی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے استعفیٰ دے دیا تھا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ فی الحال موت کی وجہ کے بارے میں حتمی طور پر کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ اور تفتیش کی بنیاد پر ہی معاملے کی مزید تفصیلات سامنے آ سکیں گی۔ برشٹی کی موت کی خبر سے رام پور ہاٹ اور آس پاس کے علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی ہے۔

روس کا یوکرین پر جیٹ انجن ڈرون اور میزائلوں سے حملہ

ایک ہندوستانی سمیت ۱۲؍افراد ہلاک

زیلنسکی نے کہا کہ ''روس کے حملوں میں بڑی تعداد میں جیٹ انجن والے ڈرون اور بیلسٹک میزائل استعمال کیے گئے۔ افسوس کی بات ہے کہ رہائشی عمارتوں اور عام شہریوں سے متعلق سہولیات کو نقصان پہنچا ہے۔'' یوکرین نے پیر (31 اگست) کی شام روسی جیٹ انجن ڈرون اور بیلسٹک میزائلوں سے کیے گئے حملوں کی ایک اور لہر کا سامنا کیا۔ یوکرین کے صدر زیلنسکی نے بتایا کہ ایک بار پھر یہ حملے عام شہریوں کے بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنا کر کیے گئے۔ مختلف شہروں میں ہوئے ان حملوں میں مجموعی طور پر 12 افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں ایک ہندوستانی شہری بھی شامل ہے۔ زیلنسکی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ ''روس کے حملوں سے ہونے والے نقصانات سے نمٹنے کا کام گزشتہ رات سے ہی کئی شہروں اور علاقوں میں مسلسل جاری ہے۔ صرف کیف اور اس کے آس پاس کے علاقے میں ہی تقریباً 350 امدادی کارکن راحت اور بچاؤ کے کام میں مصروف ہیں۔ ان حملوں میں بڑی تعداد میں جیٹ انجن والے ڈرون اور بیلسٹک میزائل استعمال کیے گئے۔ افسوس کی بات ہے کہ رہائشی عمارتوں اور عام شہریوں سے متعلق سہولیات کو نقصان پہنچا ہے۔'' یوکرینی صدر نے بتایا کہ روسی حملوں کے دوران بوریسپل میں ایک عام 5 منزلہ رہائشی عمارت کو نقصان پہنچا۔ وہاں سے 50 افراد کو بحفاظت نکال لیا گیا۔ تمام ضروری خدمات موقع پر موجود ہیں۔ کئی تجارتی مراکز بھی حملے کی زد میں آئے۔ شہر میں مجموعی طور پر 4 افراد ہلاک اور 13 زخمی ہوئے۔ میں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ تعزیت کا اظہار کرتا ہوں۔ ساتھ ہی انہوں نے بتایا کہ پیر کی شام سے اوڈیسا اور اس کے آس پاس کے علاقے پر بھی گائیڈڈ ایئر بموں اور ڈرون سے حملے جاری ہیں۔ ہزاروں خاندان بجلی سے محروم ہیں اور جلد از جلد بجلی بحال کرنے کا کام جاری ہے۔ اس کے علاوہ رومانیہ کے ساتھ سرحد پر واقع ایک سرحدی چوکی کو جان بوجھ کر نقصان پہنچایا گیا۔ برآمدات سے متعلق بنیادی ڈھانچہ بھی متاثر ہوا ہے۔ زیلنسکی کے مطابق کیف میں ایک ریلوے ڈپو پر ہوئے حملے میں 7 افراد ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ خیرسان، دونیتسک، زاپوریزیا، خارکیف، چیرنی ہائیو، زائتومیر، سومی اور نیپرو کے علاقوں پر بھی حملے ہوئے۔

ترنمول بل بورڈ تنازعہ معاملے میں

جھارکھنڈ: موسلادھار بارش سے سیلابی صورتحال، کئی ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر

جھارکھنڈ میں پانچ روز سے جاری موسلادھار بارش سے کئی اضلاع میں سیلابی صورت حال ہے۔ گنگا اور خرکئی سمیت کئی ندیاں خطرے کے نشان سے اوپر ہیں، پل اور سڑکیں متاثر، امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ جھارکھنڈ میں گزشتہ پانچ روز سے جاری موسلادھار بارش نے کئی اضلاع میں معمولاتِ زندگی درہم برہم کر دیے ہیں۔ شدید بارش کے باعث ندیاں اپھان پر ہیں، متعدد پل تباہ یا متاثر ہو گئے ہیں جبکہ کئی اہم سڑکیں پانی میں ڈوب گئی ہیں۔ صاحب گنج، لاتیہار، گڑھوا، پلامو، سرائے کیلا-کھرسواں اور مشرقی سنگھ بھوم سمیت کئی اضلاع میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ موسمیاتی مرکز رانچی نے یکم ستمبر کو گڑھوا، پلامو، چترا، لاتیہار، لوہردگا، گملا، رانچی، کھونٹی، سمڈیگا اور مغربی سنگھ بھوم کے لیے یلو الرٹ جاری کیا تھا۔ ان علاقوں میں بعض مقامات پر شدید بارش کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ صاحب گنج میں گنگا کا پانی خطرے کے نشان 27.25 میٹر سے 0.46 میٹر اوپر، 27.71 میٹر پر بہہ رہا ہے۔ اگرچہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں پانی کی سطح میں معمولی کمی آئی ہے، تاہم دریائی کنارے کے علاقوں میں صورت حال اب بھی سنگین ہے۔ رام نگر، چاترا اور سرنا سمیت متعدد دیہات میں سیلابی پانی پھیلا ہوا ہے۔ راج محل کے موکیم پور اور بالوٹولہ میں سیکڑوں گھروں میں پانی داخل ہو گیا، جس کے بعد لوگ کشتیوں کے ذریعے محفوظ مقامات کی جانب منتقل ہو رہے ہیں۔ ادھوا میں سیکڑوں ایکڑ فصلیں بھی زیر آب آ گئی ہیں۔ ریاستی حکومت نے انتظامیہ کو الرٹ پر رکھا ہے۔ متاثرہ علاقوں میں امدادی کیمپ قائم کیے گئے ہیں اور لوگوں کو خشک راشن، ترپال اور ادویات فراہم کی جا رہی ہیں۔ مویشیوں کے لیے بھی امدادی کیمپ بنائے گئے ہیں۔ لاتیہار میں مہوا ڈانڑ-میدینگر شاہراہ پر راج ڈانڈا ندی کا تقریباً 55 سال پرانا پل تیز بہاؤ کے باعث منہدم ہو گیا، جس سے کئی علاقوں کا رابطہ متاثر ہوا ہے۔ گڑھوا میں بھی مکوا ندی پر بنا پل بہہ جانے سے متعدد دیہات کا بلاک ہیڈکوارٹر سے رابطہ ٹوٹ گیا۔ مشرقی سنگھ بھوم کے موسابنی میں ڈیم سے پانی چھوڑے جانے کے بعد شنکھ ندی میں طغیانی ہے اور بکرہ پل کے اوپر تقریباً چھ فٹ پانی بہہ رہا ہے۔ سرائے کیلا میں خرکئی ندی خطرے کے نشان سے 03.2 میٹر اوپر بہہ رہی ہے، جس کے بعد بعض ڈیموں کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔ جمشید پور کے آدتیہ پور اور مانگو میں سوارن ریکھا اور خرکئی ندیوں کے بڑھتے پانی کے پیش نظر نشیبی علاقوں میں ہائی الرٹ جاری ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

سودیشی اپنائیں، شادیاں بھارت میں کریں: مودی

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام سے 'سودیشی' اور 'ووکل فار لوکل' اپنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ غیر ضروری بیرون ملک سیاحت اور بیرون ملک شادیوں کے بجائے 'ویڈنگ اِن انڈیا' کو ترجیح دی جائے۔ مودی نے غیر ضروری سونا خریدنے سے گریز اور خود انحصاری بڑھانے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ 140 کروڑ بھارتیوں کی مشترکہ طاقت ملک کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتی ہے اور آزادی کے 100 سال مکمل ہونے تک 'وکست بھارت' کا خواب حقیقت بن سکتا ہے۔ وزیر اعظم نے ہندوستانیوں پر زور دیا کہ وہ سونے پر غیر ضروری خرچ کرنے سے گریز کریں۔

امریکہ میں موہن بھاگوت کی تقریر جھوٹ کا پلندہ

آر ایس ایس سربراہ کا لہجہ تبدیل: کانجو

نئی دہلی: آر ایس ایس سربراہ موہن بھاگوت نے اپنے دورہ امریکہ میں امریکن ہندو فار ایجنٹ اینڈ ڈائلاگ نامی ایک غیر معروف تنظیم کے زیر اہتمام منعقدہ اجلاس سے خطاب میں بڑی بڑی باتیں کی۔ انہوں نے دانشورانہ انداز میں ہندو مسلم اتحاد کی بات کہتے ہوئے یہاں تک کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ بھارت میں کسی مسلم کو نہیں رہنا چاہئے تو وہ ہندو باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے ایک سیکولر لیڈر کی طرح ہندو مسلم اتحاد پر یہ بھی کہا کہ حقیقت میں ہم ایک ہیں۔

موہن بھاگوت نے امریکہ میں اپنا لب ولہجہ، انداز بیان، الفاظ اور جملے سب کے سب بدل کر رکھ دیئے۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ خطاب سنگھ پریوار کی سربراہ تنظیم آر ایس ایس کے سربراہ نہیں بلکہ کوئی گاندھیائی لیڈر کا کوئی کمیونٹ لیڈر کا ہو۔ موہن بھاگوت کے اس خطاب کے بارے میں اگرچہ سماج وادی پارٹی کے رکن راجیہ سبھا و ممتاز قانون داں کپل سبل، کانگریس لیڈران ادت راج، سریندر راجپوت اور ٹی ایم سی لیڈر سوگت رائے نے شاندار تبصرے کئے اور موہن بھاگوت کو ان کی مخصوص سوچ وفکر کے نظریہ اور سنگھ پریوار کے ملک مخالف ایجنڈہ کی یاد دلاتے ہوئے شدید تنقید کا نشانہ بنایا لیکن سپریم کورٹ کے سابق جج مارکنڈے کٹجو نے اپنے ایک مضمون میں جو تبصرہ کیا وہ کئی لحاظ سے منفرد رہا۔ مارکنڈے کٹجو اپنے مضمون میں بتاتے ہیں کہ حالیہ دنوں میں نیویارک کے ایک مشہور مرکز میں راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت نے پرزور انداز میں کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ بھارت میں کسی مسلمان کو نہیں رہنا چاہئے تو وہ ہندو باقی نہیں رہے گا۔ انہوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ مزید کہا کہ ہر انسان کا وقار اس کی اپنی عزت نفس ہوتی ہے اور انسانوں میں کوئی فرق نہیں ہے اور حقیقت میں دیکھا جائے تو ہم سب (ہندو مسلم) ایک ہیں۔ مسٹر مارکنڈے کٹجو کے مطابق دیکھنے میں سننے میں اور پڑھنے میں مسٹر بھاگوت کے مذکورہ الفاظ قابل تعریف محسوس ہوتے ہیں لیکن جب ہم ان کی تقریر کا گہرائی سے جائزہ لیتے ہیں تو بھاگوت اور آر ایس ایس کی سوچ وفکر، نظریہ اور ایجنڈہ بے نقاب ہو جاتا ہے اور مسائل سامنے آتے ہیں۔ جسٹس (ریٹائرڈ) مارکنڈے کٹجو کے مطابق اصل اہمیت الفاظ کی نہیں بلکہ اقدامات کی ہے اور اقدامات ہی قابل غور ہیں۔ یہ بات بھی ہر کوئی جانتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ کس طرح کا ناروا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اور خاص طور پر 2014ء میں بی جے پی کے مرکز میں برسر اقتدار آنے کے بعد مسلمانوں کو ظلم و جبر کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

میرٹھ میں کسانوں کی مہاپنچایت

راکیش ٹکیت کا گنے کی قیمت ۵۰۰ روپے فی کوئنٹل کرنے کا مطالبہ

میرٹھ: بھارتیہ کسان یونین (بی کے یو) کے قومی ترجمان راکیش ٹکیت کی قیادت میں منگل کو اتر پردیش کے میرٹھ میں کسانوں کی مہاپنچایت منعقد ہوئی، جس میں کسانوں سے متعلق متعدد مسائل اور مطالبات کو نمایاں طور پر اٹھایا گیا۔ مہاپنچایت میں گنے کی قیمت میں اضافہ، بقایا ادائیگی، بجلی کی مہنگی شرح، کھاد کی دستیابی، زمین کے حصول اور سیلاب سے ہونے والے نقصانات کے معاوضے جیسے مسائل پر حکومت سے توجہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔ راکیش ٹکیت نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کسان کئی محاذوں پر مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف کسانوں کی پیداواری لاگت مسلسل بڑھ رہی ہے، جبکہ دوسری طرف ان کی فصلوں کی قیمتیں اس رفتار سے نہیں بڑھ رہیں۔ بجلی کی بڑھتی قیمتوں اور زمین کے حصول سے متعلق مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زمین کے سرکل ریٹ کم ہیں، جبکہ بجلی کی شرح زیادہ ہے۔ حکومت کو کسانوں کی لاگت اور آمدنی کے درمیان بڑھتے ہوئے فرق پر توجہ دینی چاہیے۔ گنے کے کاشتکاروں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ٹکیت نے کہا کہ گنے کی قیمت میں مطلوبہ اضافہ نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ گنے کا نرخ بڑھا کر 500 روپے فی کوئنٹل کیا جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ مہنگائی مسلسل بڑھ رہی ہے اور کھانے پینے کی اشیا سے لے کر کپڑے اور روزمرہ استعمال کی چیزوں تک کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے، لیکن کسانوں کی فصلوں کی قیمتیں اسی تناسب سے نہیں بڑھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسانوں کو کم از کم گزشتہ سال کے مقابلے میں چینی کی بڑھی ہوئی قیمتوں کا فائدہ ملنا چاہیے۔ حکومت کو کسانوں کی آمدنی اور پیداواری لاگت کو مدنظر رکھتے ہوئے فصلوں کی مناسب قیمت یقینی بنانی چاہیے۔ ٹکیت نے آلو کے کاشتکاروں کی مشکلات بھی اٹھائیں۔ انہوں نے کہا کہ آلو پیدا کرنے والے کسان بھی نقصان سے دوچار ہیں۔ کھیتی کی لاگت بڑھنے کے باوجود انہیں اپنی پیداوار کی مناسب قیمت نہیں مل رہی ہے۔ انہوں نے بجلی اور کھاد کی قیمتوں کے ساتھ ساتھ ان کی دستیابی پر بھی سوال اٹھایا۔ زمین کے حصول کے معاملات میں کسانوں کو مناسب معاوضہ دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے ٹکیت نے کہا کہ زمین کے موجودہ سرکل ریٹ میں اضافہ کیا جانا چاہیے، تاکہ حصولِ اراضی کی صورت میں کسانوں کو ان کی زمین کی مناسب قیمت مل سکے۔

اتراکھنڈ میں شدید بارش: الموڑا میں مکان گرنے سے ایک ہی خاندان کے ۳؍افراد ہلاک، دہرادون اور ٹہری میں اورنج الرٹ

اتراکھنڈ میں مسلسل بارش سے حالات بگڑ گئے ہیں۔ الموڑا میں مکان منہدم ہونے سے ایک ہی خاندان کے تین افراد ہلاک ہو گئے، جبکہ دہرادون اور ٹہری میں شدید بارش کا اورنج الرٹ جاری ہے۔ اتراکھنڈ میں مسلسل موسلادھار بارش کے باعث کئی علاقوں میں حالات خراب ہو گئے ہیں۔ ندی نالوں میں آبی سطح بڑھنے، لینڈ سلائیڈنگ اور سڑکیں بند ہونے کے واقعات کے درمیان الموڑا ضلع میں ایک مکان منہدم ہونے سے ایک ہی خاندان کے تین افراد کی موت ہو گئی۔ حادثہ منگل کی علی الصبح پیش آیا، اس وقت خاندان کے افراد مکان کے اندر سو رہے تھے۔ محکمہ موسمیات نے ریاست کے کئی علاقوں میں شدید بارش اور گرج چمک کے ساتھ طوفان کا امکان ظاہر کیا ہے۔ الموڑا ضلع کے ودویا گاؤں میں مسلسل بارش کے دوران اچانک ایک مکان منہدم ہو گیا۔ بتایا گیا ہے کہ حادثہ علی الصبح اس وقت پیش آیا جب خاندان کے افراد گھر کے اندر سو رہے تھے۔ مکان گرنے کی تیز آواز اور چیخ و پکار سن کر مقامی لوگ موقع پر پہنچے اور پولیس و انتظامیہ کو اطلاع دی۔ اطلاع ملتے ہی ایس ڈی آر ایف، پولیس، محکمہ مال، فائر سروس اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں جائے حادثہ پر پہنچ گئیں۔ مقامی لوگوں کی مدد سے ملبے میں دبے افراد کو نکالنے کے لیے ریسکیو آپریشن شروع کیا گیا۔ کافی کوشش کے بعد تینوں افراد کو ملبے سے باہر نکالا گیا، لیکن اس وقت تک ان کی موت ہو چکی تھی۔ محکمہ موسمیات نے منگل کو اتراکھنڈ کے بیشتر علاقوں میں ہلکی سے درمیانی بارش کے ساتھ گرج چمک اور طوفان کا امکان ظاہر کیا ہے۔ دہرادون اور ٹہری اضلاع کے لیے اورنج الرٹ جاری کیا گیا ہے، جہاں شدید سے بہت شدید بارش کی وارننگ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پاؤڑی گڑھوال، اترکاشی، رودر پریاگ، چمولی، باگیشور، چمپاوت، نینی تال اور ہریدوار کے لیے یلو الرٹ جاری کیا گیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث پہاڑی علاقوں میں لینڈ سلائیڈنگ کا خطرہ بھی برقرار ہے۔ گزشتہ دو روز سے جاری بارش نے الموڑا کے علاوہ ریاست کے کئی علاقوں میں معمولات زندگی متاثر کیے ہیں۔

سنبھل جامع مسجد سروے معاملے میں سپریم کورٹ میں سماعت ملتوی

آئندہ سماعت ۸؍ستمبر کو ہوگی

مسلم فریق کا کہنا ہے کہ سروے کا حکم دینا نچلی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ گزشتہ سماعت کے دوران ہندو فریق نے اس معاملے کو پلیسز آف ورشپ ایکٹ سے جوڑے جانے کی مخالفت کی تھی۔ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے سروے کے خلاف مسلم فریق کی عرضی پر سپریم کورٹ میں منگل (یکم ستمبر) کو ہونی والی سماعت ملتوی ہو گئی۔ اب اس معاملے میں آئندہ سماعت 8 ستمبر کو ہوگی۔ یہ معاملہ سنبھل کی شاہی جامع مسجد کے کورٹ کمشنر کے ذریعہ سروے سے متعلق ہے۔ نچلی عدالت نے شاہی جامع مسجد کا کورٹ کمشنر سروے کرانے کا حکم دیا تھا، جسے الٰہ آباد ہائی کورٹ نے برقرار رکھا تھا۔ الٰہ آباد ہائی کورٹ کے اسی فیصلے کو مسلم فریق نے سپریم کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ مسلم فریق کا کہنا ہے کہ سروے کا حکم دینا نچلی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں ہے۔ گزشتہ سماعت کے دوران ہندو فریق نے اس معاملے کو پلیسز آف ورشپ ایکٹ (عبادت گاہوں کے قانون) سے جوڑے جانے کی مخالفت کی تھی۔ ہندو فریق نے دلیل دی تھی کہ یہ مسجد پہلے ہی ایک محفوظ یادگار ہے۔

پاکستان میں بھوک کا بحران سنگین، ہر چار میں سے ایک گھرانہ غذائی عدم تحفظ کا شکار

ماہرین کے لیے سب سے بڑی تشویش بچوں اور نوجوان نسل پر اس بحران کے طویل مدتی اثرات ہیں۔

اسلام آباد: پاکستان میں گزشتہ چھ برسوں کے دوران غذائی عدم تحفظ میں تشویشناک اضافہ ہوا ہے اور شہری و دیہی دونوں علاقوں میں لوگ نہ صرف پہلے سے کم کھانا کھا رہے ہیں بلکہ بڑھتی مہنگائی کے باعث اپنی خوراک کے معیار پر بھی سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہیں۔ پاکستان بیورو آف اسٹیٹسٹکس کے اعداد و شمار کے مطابق تقریباً تمام اہم غذائی اشیا کی فی کس کھپت میں کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ خاندان چاول اور روٹی کی مقدار کم کر رہے ہیں، گوشت پہلے کے مقابلے میں کم پکایا جا رہا ہے، بچوں کو کم دودھ مل رہا ہے جبکہ چائے کی کھپت تک متاثر ہوئی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں درمیانے سے شدید غذائی عدم تحفظ کا شکار گھرانوں کی شرح 2019 میں 92.15 فیصد تھی جو 2025 میں بڑھ کر 35.24 فیصد تک پہنچ گئی۔ اسی عرصے میں شدید غذائی عدم تحفظ کی شرح 37.2 فیصد سے بڑھ کر 04.5 فیصد ہو گئی۔ یوں ملک کے ایک چوتھائی سے زیادہ گھرانے کسی نہ کسی سطح پر بھوک اور غذائی قلت کا سامنا کر رہے ہیں۔ دلچسپ طور پر بیشتر غذائی اشیا کی کھپت کم ہونے کے باوجود بنا سپتی گھی کا استعمال نمایاں طور پر بڑھا ہے۔ گزشتہ چھ برسوں میں اس کی ماہانہ اوسط کھپت 690 گرام سے بڑھ کر 1.25 کلوگرام ہو گئی، یعنی تقریباً 81 فیصد اضافہ ہوا۔ اس رجحان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہنگی اور زیادہ غذائیت والی اشیا کی جگہ نسبتاً سستی متبادل خوراک لی جا رہی ہے۔ یہ صورتحال پاکستان جیسے زرعی ملک کے لیے مزید تشویشناک ہے۔ طویل عرصے تک یہ دعویٰ کیا جاتا رہا کہ ملک اپنی زرعی پیداوار کے ذریعے اپنی آبادی کی غذائی ضروریات پوری کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، تاہم پاکستان کم از کم 2021 سے خوراک کا خالص درآمد کنندہ بن چکا ہے۔ خوراک کی درآمد پر بڑھتے انحصار اور مسلسل مہنگائی نے عام پاکستانی خاندان کی خوراک کو براہ راست متاثر کیا ہے۔ کم آمدنی والے گھرانے سب سے پہلے گوشت، دودھ اور دوسری غذائیت سے بھرپور اشیا میں کمی کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں بظاہر پیٹ بھرنے کے باوجود غذائی قلت کا خطرہ برقرار رہتا ہے۔ ماہرین کے لیے سب سے بڑی تشویش بچوں اور نوجوان نسل پر اس بحران کے طویل مدتی اثرات ہیں۔ ناقص اور ناکافی خوراک بچوں کی جسمانی نشوونما، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت اور توانائی کو متاثر کر سکتی ہے، جس کے معاشرتی اور معاشی نتائج آنے والے برسوں میں مزید سنگین ہو سکتے ہیں۔ پاکستان میں بڑھتی بھوک اب محض غربت کا مسئلہ نہیں رہی بلکہ زرعی پیداوار، مہنگائی، قوت خرید اور خوراک کی دستیابی سے جڑا ایک وسیع قومی بحران بنتی جا رہی ہے۔

کمان اور تیر کو منجمد کرنے کا مطالبہ افسوسناک ہے: ایکناتھ شندے

ادھوٹھاکرے کا دھڑا بالا صاحب کے نظریات کو مٹانے کی کوشش کر رہا ہے: شندے، سپریم کورٹ کی سماعت کے درمیان ایکناتھ شندے دہلی پہنچے، میٹنگ میں شیوسینا کے ریاستی رہنماؤں کی رہنمائی کریں گے، حکومت مراٹھا برادری کے تئیں مثبت، مشتعل افراد سے مثبت موقف اپنانے کی اپیل

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) شیوسینا کے نام اور انتخابی نشان کمان اور تیر کو لے کر سپریم کورٹ میں جاری سماعت کے درمیان نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے ادھو ٹھاکرے کے دھڑے پر سخت حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ کمان اور تیر کو منجمد کرنے کا مطالبہ افسوس ناک ہے۔ بالاصاحب ٹھاکرے کے لیے کمان اور تیر محض انتخابی نشان ہی نہیں تھا، بلکہ ایک بہت ہی پیارا نشان تھا۔ درحقیقت سپریم کورٹ میں سماعت کے دوران وکیل کپل سبل نے یو بی ٹی دھڑے کی نمائندگی کرتے ہوئے کمان اور تیر کے نشان کو منجمد کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس مطالبے پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ 2029 کے بعد یو بی ٹی نے بالاصاحب ٹھاکرے کے نظریات، ہندوتوا اور مہاراشٹر کے عوام کے مینڈیٹ کو نقصان پہنچایا اور اب ان کے نظریات، کردار اور پالیسیوں کو مٹانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایکناتھ شندے نے مزید کہا کہ سچے شیوسینکوں نے ہمیشہ بالا صاحب کے نظریات کو زندہ رکھا ہے اور وہ ان کے نظریات پر کسی بھی قیمت پر سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس معاملے میں آئین، پارٹی کا آئین اور الیکشن کمیشن کے اختیارات سمیت متعدد قانونی پہلو شامل ہیں۔ ان تمام مسائل پر وکلاء سے بات کی جائے گی۔ سپریم کورٹ کی سماعت شروع ہونے کے بعد جو بھی سوال اٹھیں گے شیو سینا سختی سے جواب دے گی۔ حکومت مراٹھا برادری کے بارے میں مثبت، مظاہرین سے مثبت موقف اپنانے کی اپیل ایکناتھ شندے نے کی ہے کہ مہاوتی حکومت کا رول مراٹھا ریزرویشن کے معاملے پر اپنے موقف کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ان کے وزیر اعلیٰ کے دور میں حکومت نے کئی اسکیمیں نافذ کیں جن میں مراٹھا برادری کو 10 فیصد ریزرویشن دینا، کنبی سرٹیفکیشن کے لیے کمیشن کا قیام اور سارتھی اور انا صاحب پاٹل اکنامک ڈیولپمنٹ کارپوریشن کے ذریعے بلاسود قرض فراہم کرنا شامل ہے۔ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے کہا کہ مہاوتی حکومت کا رول مراٹھا برادری کو بغیر کسی امتیاز کے انصاف فراہم کرنا ہے۔ حکومت جو کچھ بھی قانونی اور منصفانہ ہے فراہم کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے بھوک ہڑتال پر بیٹھے منوج جارنگے پاٹل سے بھی مثبت موقف اپنانے کی اپیل کی۔ ایکناتھ شندے نے ANI پر جاری بیان میں کہا کہ کمان اور تیر صرف ایک انتخابی نشان نہیں بلکہ ہندو ہردے سمراٹ بالا صاحب ٹھاکرے کے نظریات، شناخت اور عقیدت کی علامت ہے۔ اس نشان کو منجمد کرنے کا مطالبہ کرنا بالا صاحب کے خیالات اور مہاراشٹرا کے عوام کے مینڈیٹ (عوامی رائے) کو منجمد کرنے کی کوشش ہے۔ انہوں نے اپوزیشن اور ان کے وکلاء (بشمول کپل سبل) پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ عدالت میں اس قسم کے مطالبات سے ان کا سیاسی ایجنڈا بے نقاب ہوتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ شیوسینکوں کی توہین ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب سپریم کورٹ میں ادھو ٹھاکرے دھڑے کی جانب سے الیکشن کمیشن کے اس فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے جس میں شندے دھڑے کو اصل شیوسینا تسلیم کرتے ہوئے کمان اور تیر کا نشان دیا گیا تھا۔ ادھو دھڑے کے وکلاء نے عدالت میں یہ دلیل دی تھی کہ اگر یہ نشان انہیں نہیں مل سکتا تو اسے منجمد کر دیا جائے تاکہ شندے دھڑا اس کا فائدہ نہ اٹھا سکے۔

شریکانت شندے کی پہل پر ورلی میں صفائی مہم کا آغاز

مقامی رکن اسمبلی سے عوام ناراض ایم پی سریکانت شندے، قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سچن اہیر کی موجودگی میں مہم کا آغاز، ایس آئی آر پر اپوزیشن کے الزامات کا سچن اہیر کا کرارا جواب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے ورلی کولیواڑہ میں مہاراشٹر قانون ساز کونسل کے ڈپٹی چیئرمین سچن اہیر کی موجودگی میں صفائی مہم کا آغاز کیا گیا۔ اس مہم کا بنیادی مقصد ''کلین ورلی، خوبصورت ورلی'' ہے۔ یہ مہم ورلی کے سمندری کنارے سے شروع ہوئی۔ تقریب کے دوران سچن اہیر نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ مقامی باشندوں نے ایم پی ڈاکٹر شری کانت شندے کے ساتھ اپنے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے وضاحت کی تھی کہ علاقے میں گندگی کی وجہ سے انہیں مختلف مسائل کا سامنا ہے۔ گندگی سے صحت کے مسائل کا بھی خطرہ ہے۔ مقامی باشندوں کے خدشات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے ڈاکٹر شری کانت شندے نے پورے علاقے میں صفائی مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ مہم کا آغاز ورلی کے سمندری کنارے سے ہوا۔ جلد ہی پورے علاقے کو صاف کر دیا جائے گا۔ سچن اہیر نے بتایا کہ مقامی لوگوں نے اپنے مسائل کے حل کے لیے شری کانت شندے سے اپیل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ ورلی مہاراشٹر کا ایک اہم حصہ ہے۔ مقامی ایم ایل اے اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے نبھاتے ہیں یا نہیں، یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ رہائشیوں کے خدشات دور کے مسائل کا ازالہ کرے۔ اس عزم کے تحت جلد ہی پورے علاقے کی صفائی کی جائے گی۔ سچن اہیر نے مزید وضاحت کی کہ ورلی کے تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے ایک جامع میکانزم بنایا جا رہا ہے، یہاں تک کہ چھوٹے مسائل کو بھی حل کرنے اور بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لیے۔ یہ مہم صرف ایک دن تک محدود نہیں رہے گی بلکہ سال بھر جاری رہے گی۔ اپوزیشن کے اس الزام کے بارے میں کہ ایس آئی آر کے عمل کے دوران ووٹرلسٹ سے 2 کروڑ سے زیادہ لوگوں کے نام نکالے گئے، سچن بھاؤ اہیر نے کہا کہ یہ ایک سیاسی الزام ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اپوزیشن کے بی ایل او کیا کر رہے تھے جب کہ ایس آئی آر کا عمل جاری تھا۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا کہ اب بھی وقت ہے۔ وہ الزامات لگانے کی بجائے ان لوگوں کے ناموں کو دوبارہ رجسٹر کرنے کا کام کریں جن کے نام پر اپوزیشن سیاست کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ عمل ابھی جاری ہے اور تمام اہل افراد کو اندراج کرنے کی کوشش کی جانی چاہئے۔

جلگاؤں: ۵؍لاکھ سے زیادہ ووٹروں کے نام فہرست سے حذف

ضلع میں کل ۳۰؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۳۷۵؍افراد کی فہرست جاری ہوئی جن میں تقریباً ۱۵؍لاکھ مرد اور ۱۴؍لاکھ خواتین شامل ہیں

ایس آئی آر کا پہلا مرحلہ پیر کے روز مکمل ہوا۔ الیکشن کمیشن نے ووٹروں کی ڈرافٹ لسٹ جاری کر دی۔ اس میں جلگاؤں ضلع کے ۱۱؍تعلقوں میں ۵؍لاکھ ۱۴؍ہزار ۸۳۶؍ووٹروں کے نام خارج کر دیئے گئے ہیں۔ جلگاؤں ضلع کلکٹر روہن گوگھے نے اپنے دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں اس کی اطلاع دی۔ ایس آئی آر کے بعد اب جو ڈرافٹ لسٹ سامنے آئی ہے اس میں جلگاؤں ضلع کے ۱۱؍اسمبلی حلقوں میں کل ۳۰؍لاکھ ۳۷؍ہزار ۴۵۶؍ووٹروں کے نام شامل ہیں۔ ان میں سے ۱۵؍لاکھ ۶۷؍ہزار ۳۷۵؍مرد، جبکہ ۱۴؍لاکھ ۶۹؍ہزار ۹۷؍خواتین، اور ۸۴؍ووٹر تیسری صنف کے ہیں۔ اے ایس ڈی ڈی یعنی غیر موجود پرماننٹ شفٹیڈ، دہرے نام والے اور فوت ہو چکے ووٹروں کی تعداد ۵؍لاکھ ۱۴؍ہزار ۸۳۶؍بتائی گئی ہے۔ فوت شدہ ووٹروں کی تعداد ۹۳؍ہزار ۷۰۹؍ہے جبکہ ۹۵؍ہزار ۸۰۸؍ووٹر غیر حاضر ہیں یعنی دیئے گئے پتے پر نہیں ملے۔ ان کے علاوہ ۲؍لاکھ ۶۲؍ہزار ۵۴۵؍ووٹر دوسری جگہ منتقل ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ ۶۱؍ہزار ۳۴؍ووٹروں کے نام دوبار درج تھے جنہیں نکال دیا گیا ہے۔ ضلع کلکٹر نے اپیل کی ہے کہ جو ڈرافٹ لسٹ ہے وہ سیاسی جماعتوں اور عوام تک پہنچائی جائے گی اسے ویب سائٹ پر اپلوڈ کیا جا چکا ہے یہیں سے وہ اپنا نام چیک کر سکتے ہیں۔ جن کے نام شامل نہیں ہیں وہ شکایت کر سکتے ہیں۔ ایس آئی آر کے پہلے مرحلے کے بعد پولنگ سینٹر کی تعداد بھی بڑی ہے۔ اس سے قبل جلگاؤں ضلع میں کل ۳؍ہزار ۶۷۷؍پولنگ سینٹر تھے۔ اب یہ تعداد ۳؍ہزار ۷۰۲؍ہو گئی ہے یعنی ۲۵؍پولنگ سینٹر بڑھے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن پہلے ۱۵۰۰؍ووٹروں پر ایک پولنگ سینٹر قائم کرتا تھا اب ۱۲۰۰؍ووٹروں پر ایک پولنگ سینٹر قائم کیا گیا ہے۔ ایس آئی آر کی نئی فہرست کے مطابق چالیس گاؤں ضلع کا وہ شہر ہے جہاں سب سے زیادہ وہ ٹروں کی تعداد موجود ہے اس کے بعد جامنیر اسمبلی حلقہ میں کل ۲؍لاکھ ۹۶؍ہزار ۶۲۶؍ووٹر ہیں، چوپڑا میں ۲؍لاکھ ۸۵؍ہزار ۴۴۱؍ووٹر ہیں، جب کہ املنیر میں ۲؍لاکھ ۶۲؍ہزار ۵۰۲؍ووٹر ہیں۔ ضلع کلکٹر نے انتباہ دیا ہے کہ ووٹرلسٹ میں نام شامل کرنے، درست کرنے یا حذف کرنے کے دوران غلط معلومات فراہم کرنا قانون کے تحت قابل سزا ہو سکتا ہے۔

مارٹی انسٹی ٹیوٹ برائے اقلیتی برادری کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی تقرری

سماج وادی پارٹی کے ایم ایل اے رئیس شیخ کی کامیاب پیروی کا نتیجہ، بارتی، سارتھی، مہاجیوتی جیسے مارٹی انسٹی ٹیوٹ کو فنڈ فراہم کرنے کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) اقلیتی برادری کے لیے قائم مائنارٹی ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ (ایم آر ٹی آئی) کے رجسٹریشن کو آخر کار اس کی نمائندگی میسر آئی۔ اس کے لیے چیئرمین، وائس چیئرمین اور بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تقرر کیا گیا ہے سماج وادی پارٹی کے بھیونڈی ایسٹ کے ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے کہ ایم اے آر ٹی آئی انسٹی ٹیوٹ کے تئیں ذہنی ونفسیاتی بیماری میں مبتلا طلبا کا بھی خیال رکھا جائے اس سلسلے میں بات کرتے ہوئے ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے کمزور طبقات کے طلبہ کو تربیت دینے اور سماج کے مسائل پر تحقیق کرنے کے لیے بارتی، سارتھی، مہاجیوتی، آرتی وغیرہ جیسے ادارے قائم کیے ہیں۔ 2024 میں اقلیتی برادری کے لیے مارٹی انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا۔ تاہم کمپنیز ایکٹ کے تحت اس ادارے کی رجسٹریشن میں تاخیر ہوئی۔ رئیس شیخ نے اس سلسلے میں مسلسل پیروی جاری رکھی تھی۔ محکمہ اقلیتی ترقی نے فوری اقدامات کرتے ہوئے پیر کو انسٹی ٹیوٹ کے بورڈ آف ڈائریکٹرس کا اعلان کیا۔ انسٹی ٹیوٹ کی چیئرپرسن اقلیتی وزیر سنیتر اپوار ہیں اور ریاستی وزیر مادھوری مشال نائب چیئرپرسن ہیں۔ سماجی انصاف، دیگر پسماندہ طبقات اور بہوجن بہبود، اقلیتی ترقی کے محکمہ کے سکریٹری ڈائریکٹر ہیں۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے کہا کہ انسٹی ٹیوٹ کی رجسٹریشن کا عمل آسان ہو گیا ہے۔ ہر سال، بارتی، سارتھی، مہاجوتی اداروں کو 300 کروڑ روپے دیے جا رہے ہیں اور ہر ادارے کی طرف سے تقریباً 20 ہزار طلباء کو مسابقتی امتحانات اور دیگر ہنر کی تربیت دی جا رہی ہے۔ مارٹی انسٹی ٹیوٹ کو قائم کرتے وقت 6 کروڑ روپے دیے گئے۔ اس کے بعد گزشتہ ڈیڑھ سال میں اس ادارے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ ایم ایل اے رئیس شیخ نے افسوس کا اظہار کیا کہ ادارے نے ابھی تک تربیتی کلاسز شروع نہیں کیں۔ ریاستی حکومت اقلیتی برادری کے لیے قائم کی گئی مارٹی تنظیم کے ساتھ دشمنی کا سلوک کر رہی ہے اور نائب وزیر اعلیٰ اور اقلیتی ترقی کی وزیر سنیتر اپوار نے مطالبہ کیا ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کو ختم کیا جائے اور دیگر تنظیموں کی طرح مناسب فنڈ فراہم کیا جائے، ایم ایل اے رئیس شیخ نے مطالبہ کیا ہے۔ مہاراشٹرا حکومت نے اقلیتی برادریوں کی سماجی، تعلیمی اور اقتصادی ترقی کے لیے یعنی مارٹی انسٹی ٹیوٹ قائم کیا ہے۔ مارٹی کا مستقل ہیڈ کوارٹر چھترپتی سمبھاجی نگر (اورنگ آباد) میں قائم کیا جا رہا ہے، جبکہ فی الحال اس کا عارضی دفتر وہاں کے حج ہاؤس سے کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ، مہاراشٹرا اسٹیٹ مائنارٹی کمیشن میں چیئرمین کے عہدے پر پیارے ضیاء خان اور وائس چیئرمین کے عہدے پر چیتن کھیراج ڈیڈھیا خدمات انجام دے رہے ہیں۔

میلاد النبی کے موقع پر یوتھ موومنٹ نے

۸۳۴؍یونٹ خون جمع کر کے پیش کیا انسانیت کا پیغام

ناگپور: پیغمبر حضرت محمد ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت العالمین ہیں۔ اسی نسبت سے خون کا عطیہ انسانیت کی سب سے بڑی خدمت اور انسانیت کا سچا پیغام ہے۔ ان خیالات کا اظہار یوتھ موومنٹ آف مہاراشٹر، ناگپور کے شہر صدر آصم غازی نے جماعت اسلامی ہند، ناگپور (ویسٹ) کے زیر اہتمام منعقدہ مرکزی تقریب اسلام انسانیت کی خدمت کا عظیم خزانہ'' کے موضوع پر کیا۔ یہ پروگرام جعفر نگر کے مرکزی ہال میں منعقد ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ میلاد النبی ﷺ کے پر مسرت موقع پر یوتھ موومنٹ، جماعت اسلامی ہند اور میڈیکل سروس سوسائٹی کے مشترکہ اہتمام سے 7 مقامات پر کیمپوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان میں نوجوانوں اور خواتین نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ صدر انجمن ہائی اسکول میں صدر پولیس اسٹیشن کے پی ایس آئی امیش تائیڈے صاحب نے خود خون کا عطیہ دیا۔ تمام کیمپوں میں کل 834 یونٹ خون جمع کیا گیا۔ کیمپوں کو کامیاب بنانے میں جیون جیوتی، تیر پوڑے، ناگپور بلڈ سینٹر، جی ایم سی، سپر اسپیشلٹی، ڈاگا، آئی جی ایم سی بلڈ بینکوں کا تعاون رہا۔ چوپڑے لان کیمپ میں بطور مہمان خصوصی ڈی سی پی زون 2 محترمہ انا پورنا سنگھ اور گیانیشور درگا داس رکشاک صاحب تشریف لائے اور یوتھ موومنٹ کی کوششوں کو سراہا۔ نارتھ زون کے قدوائی اسکول کیمپ کا افتتاح ایم ایل اے ڈاکٹر نتین راؤت نے اور سینٹرل زون کیمپ کا افتتاح نگر سیوک وسیم خان نے کیا۔ صدر کیمپ کا افتتاح سینئر پی آئی گیانیشور بھیدوڈکر نے کیا۔ مومن پورہ انصار ہال، دیہگاؤں ٹی پوائنٹ، انجمن پولی ٹیکنک میں بھی کیمپ لگے۔ اسی موضوع پر ڈاکٹر مبین شیخ نے کہا کہ خون کا ایک یونٹ تین جانوں کو بچاتا ہے، خون کا کوئی نعم البدل نہیں، ہر صحت مند انسان ہر تین ماہ بعد خون کا عطیہ دے سکتا ہے۔ انہوں نے جعفر نگر سے صدر تک بلڈ بینک کے منصوبے پر زور دیا۔ جاوید شیخ صاحب اور ڈاکٹر خواجہ اظہار احمد صاحب نے بھی خیالات پیش کیے۔ پروگرام کا آغاز مولانا منظور احمد نے سورہ المائدہ آیت 32 کی تلاوت سے کیا، طارق نصیر الدین نے نعت پیش کی، نظامت جاوید دیشمکھ صاحب نے کی۔ یہ اطلاع میڈیا انچارج ڈاکٹر محمد عبدالرشید نے دی۔

کسمبا روڈ پر جاری موت کا کھیل بند کرو!

۱۱؍جانوں کے ضیاع پر آصف شیخ کا کلکٹر و ایس پی کو الٹی میٹم

مالیگاؤں: (نامہ نگار) کسمبا روڈ المعروف شہید عبدالحمید روڈ پر ہیوی گاڑیوں کی آمدورفت کے باعث مسلسل پیش آنے والے حادثات نے عوام میں تشویش کی لہر دوڑا دی ہے۔ گزشتہ ایک سال کے دوران تقریباً 11 افراد کی جان جانے کا دعویٰ کرتے ہوئے سابق رکن اسمبلی آصف شیخ نے اب انتظامیہ کے خلاف سخت موقف اختیار کر لیا ہے۔ آصف شیخ کی قیادت میں اسلام پارٹی کے وفد نے ناسک پہنچ کر ضلع کلکٹر، ضلع پولس سپرنٹنڈنٹ اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سے ملاقات کی اور کسمبا روڈ پر بڑی گاڑیوں کی آمدورفت فوری طور پر روکنے سمیت دیگر عوامی مسائل پر سخت مطالبات پیش کیے۔ آصف شیخ نے کہا کہ کسمبا روڈ پر ہیوی گاڑیوں اور ٹرکوں کی بے تحاشہ آمدورفت کے سبب گزشتہ ایک سال میں تقریباً 11 افراد اپنی جانیں گنوا چکے ہیں۔ انہوں نے انتظامیہ سے سوال کیا کہ آخر مزید کتنی جانیں جانے کے بعد اس مسئلے کا مستقل حل نکالا جائے گا؟ انہوں نے مطالبہ کیا کہ عوام کی جان و مال کے تحفظ کے لیے بڑی گاڑیوں کی آمدورفت پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ اس وفد میں کارپوریٹر نہال انصاری، کارپوریٹر اجو بسن والا، کارپوریٹر شکیل بیگ سمیت وارڈ کے سرکردہ افراد موجود تھے۔ آصف شیخ کی قیادت میں اسلام پارٹی کے وفد کی جانب سے مسئلہ شدت کے ساتھ پیش کیے جانے کے بعد ضلع کلکٹر نے متعلقہ حکام کو فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ آر ٹی او اور این ایچ پی ڈبلیو ڈی کو کسمبا روڈ پر ہیوی ٹریفک کے مسئلے کے حل کے لیے اقدامات کرنے کے احکامات دیے گئے ہیں۔ دوسری جانب ضلع ایس پی نے پولس محکمہ کو ہدایت دی کہ مستقل حل ہونے تک صبح 7 بجے سے رات 11 بجے تک بڑی گاڑیوں کی آمدورفت روکنے کے لیے کارروائی کی جائے۔ آصف شیخ نے انتظامیہ کو دوٹوک الفاظ میں انتباہ دیا کہ اتوار تک کسمبا روڈ کے مطالبات پر حتمی فیصلہ نہ ہوا تو پیر کے روز دوپہر 2 بجے کریم نا کہ، خانقاہ مسجد کے قریب زبردست راستہ روکو احتجاج کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام پارٹی کے کارپوریٹرز اور عوام کی حمایت سے یہ احتجاج کیا جائے گا اور مطالبات کی منظوری تک آواز بلند کی جائے گی۔ وہیں دوسری جانب وفد نے مالیگاؤں میونسپل کارپوریشن کے زیر التوا جنم داخلہ کا مسئلہ بھی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کے سامنے زوردار انداز میں اٹھایا۔ وفد کے مطابق نئے جی آر کے بعد سے سینکڑوں جنم داخلے کارپوریشن کے بعد ضلع پریشد کے آر او کی منظوری کے انتظار میں ہیں، جس کے باعث عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر نے زیر التوا تمام جنم داخلوں کے معاملات کو 10 دن کے اندر نمٹانے کی یقین دہانی کرائی۔ آصف شیخ نے واضح کیا کہ اگر مقررہ مدت میں مسئلہ حل نہیں ہوا تو ضلع پریشد اور متعلقہ سرکاری دفاتر کے سامنے دھرنا اور گھیراؤ کیا جائے گا۔

عید میلاد النبیؐ کے موقع پر ۵؍ہزار ٹھنڈے مشروبات کی تقسیم کا ریکارڈ

آئی لو اورنگ آباد فائونڈیشن کا قابلِ ستائش اقدام

پولیس کمشنر پروین پوار کے ہاتھوں افتتاح

اورنگ آباد (نامہ نگار) عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر شہر میں ہر سال کی طرح امسال بھی بھائی چارہ اور محبت کا پیغام عام کرنے کے لیئے نظام الدین چوک، شاہ گنج سے عظیم الشان جلوسِ محمدی کا اہتمام کیا گیا۔ نیز شہر کے مختلف مقامات پر طعام کی تقسیم، پانی و شربت کی فراہمی، ٹھنڈے مشروبات کی تقسیم، خون عطیہ کیمپ اور طبی کیمپ بھی منعقد کیئے گئے۔ اس جلوس میں پولیس کمشنر پروین پوار سمیت محکمہ پولیس کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔ چونکہ جلوس میں شرکت کرنے والے عقیدت مند شہر کے مختلف علاقوں سے تقریباً 10 سے 15 کلومیٹر کا پیدل سفر کرتے ہیں۔ اسی لیئے ان کی پیاس بجھانے کے مقصد سے سماجی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہنے والے ادارہ آئی لو اورنگ آباد فاؤنڈیشن کی جانب سے جونا بازار علاقہ میں 5 ہزار ٹھنڈے مشروبات تقسیم کرنے کا ریکارڈ قائم کیا گیا اور فاؤنڈیشن کے صدر عرباض انصاری کی پہل پر یہ قابلِ ستائش اقدام انجام دیا گیا۔ منظم انداز میں کیئے گئے ٹھنڈے مشروبات کی تقسیم کے نظم کا افتتاح پولیس کمشنر پروین پوار کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ جبکہ اس اقدام کو شہر کے عوام کی جانب سے سراہا جا رہا ہے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے پولیس کمشنر پروین پوار نے عید میلاد النبی ﷺ کی مبارکباد پیش کی اور نوجوانوں کو نشے سے دور رہ کر تعلیم کی جانب راغب ہونے کا اہم پیغام دیا۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ تعلیم، ترقی، کاروبار اور مثبت سرگرمیوں کو ترجیح دیں۔ اس موقع پر اردو روزنامہ ہندستان کے ایڈیٹر نایاب انصاری، کارپوریٹر نوین ابرائے، ڈی سی پی پنکج اتولکر، اے سی پی ساگر دیشمکھ، اے سی پی سائی ناتھ ٹھومبرے، سٹی چوک پولیس اسٹیشن کی سینئر پولیس انسپکٹر نرملا پردیسی، نجیب خان، تعمیرِ ملت کے عبدالمعید حشر، ملک حشر، نویرہ حشر، ڈاکٹر شاداب شیخ، منال قاضی، مرزا افسر بیگ سمیت فاؤنڈیشن کے عہدیداران اور کارکنان موجود تھے۔

سماجی کارکن انا ہزارے کی طبیعت بگڑی

ممبئی: متنازع سماجی کارکن انا ہزارے کی طبیعت خراب ہونے کے بعد انہیں ممبئی کے بمبئی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ اس سے قبل وہ اپنے گاؤں رالے گاؤں سدھی کے ایک مقامی اسپتال میں زیر علاج تھے، لیکن طبیعت بگڑنے پر انہیں ممبئی منتقل کیا گیا۔ فی الحال انہیں اسپتال کے آئی سی یو میں رکھا گیا ہے اور ان کا علاج جاری ہے۔ اطلاعات کے مطابق انا ہزارے شدید وائرل انفیکشن میں مبتلا ہیں۔ بیماری اور عمر بڑھنے کے باعث ان کی جسمانی کمزوری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ اسپتال میں ان کا علاج متعدی امراض کے ماہر ڈاکٹر گوتم بھنسالی کی نگرانی میں کیا جا رہا ہے۔ اسپتال پہنچنے کے وقت انا ہزارے کو یوریٹری ٹریکٹ انفیکشن (UTI) بھی تھا۔ اس کے علاوہ ان کے جسم میں پانی کی شدید کمی یعنی ڈی ہائیڈریشن اور گردوں سے متعلق مسئلہ بھی سامنے آیا ہے۔ ڈاکٹروں کی ٹیم ان کی صحت کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے اور مختلف طبی جانچ کے ذریعے وائرل انفیکشن اور جسم میں پانی کی کمی کے اثرات کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ انا ہزارے ملک میں بدعنوانی کے خلاف تحریک کے اہم چہروں میں شمار ہوتے ہیں۔ بھارتی فوج میں خدمات انجام دینے کے بعد انہوں نے اپنے گاؤں رالے گاؤں سدھی کی ترقی کے لیے کام کیا۔ پانی کے تحفظ، گرام سوراج، تعلیم اور شراب بندی جیسی مہمات کے ذریعے انہوں نے گاؤں کو ملک کے مثالی دیہات میں شامل کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟
ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:
شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع
روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار
تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور مؤثر پلیٹ فارم
آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 75061 00010 = 70399 66616
ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

دریاپور ضلع امراوتی میں مکاتبِ دینیہ کے معلمین کا تشکیلی و تربیتی اجلاس

نئی نسل کے ایمان وعقیدہ کے تحفظ اور دینی تعلیم کے فروغ پر زور: علماء کرام کا اظہار خیال

دریاپور، ضلع امراوتی، 1؍ستمبر 2026 (پریس ریلیز) بچوں کو قرآن کریم صحیح مخارج اور تجوید کے ساتھ پڑھانے، بچوں کی نفسیات: بچوں کی عمر، ذہنی استعداد اور مزاج کے مطابق تعلیم دینے، مشکل مسائل کو آسان زبان، مثالوں اور عملی طریقوں سے سمجھانے، نماز، سچائی، صفائی، ادب، والدین کی اطاعت اور حسنِ اخلاق کی عملی تربیت دینے۔ نماز کی پابندی بچوں کو وضو، نماز اور مسنون دعائیں عملی طور پر سکھانے کے لئے پورے صوبہ مہاراشٹر میں حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کے مجوزہ ترتیب کے مطابق پروگرام منعقد کئے جارہے ہیں۔ اسی بابت کل گذشتہ دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے زیر اہتمام مسجد بلال، بارہ کھولی، دریاپور امراوتی میں مکاتبِ دینیہ کے معلمین، ائمۂ مساجد، علماء کرام اور ذمہ داران کا ایک روزہ تشکیلی و تربیتی اجتماع بصدارت مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی (صدر دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، جس کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور نعتیہ کلام سے ہوا، اجلاس میں دینی تعلیم کے فروغ، مکاتب کے استحکام اور نئی نسل کی دینی و اخلاقی تربیت کے حوالے سے اہم امور پر غور وخوض کیا گیا۔ مفتی محمد روشن شاہ صاحب قاسمی نے اپنے خطاب میں موجودہ حالات کے تناظر میں مکاتبِ دینیہ کی اہمیت وضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ نئی نسل کے ایمان، عقیدہ، دینی شعور اور اخلاق و کردار کی مضبوط بنیاد رکھنے کے لیے مکاتبِ دینیہ کا نظام انتہائی اہم ہے۔ انہوں نے معلمین وائمۂ مساجد پر زور دیا کہ وہ اپنے فرائض کو محض تدریس تک محدود نہ رکھیں بلکہ بچوں کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت پر بھی خصوصی توجہ دیں۔ مفتی محمد روشن شاہ صاحب نے مکاتب کے نظام کو مزید مؤثر اور منظم بنانے کے لیے مختلف عملی پہلوؤں پر رہنمائی فرمائی۔ بالخصوص مستورات کے مکاتب، مکاتبِ بالغان، مساجد یا مکتب ہال میں بہتر تعلیمی نظام، اسکول ٹیوشن اور مثالی مساجد کے قیام وفعالیت کے سلسلے میں اہم تجاویز پیش کیں۔ انہوں نے اس بات کی ضرورت پر زور دیا کہ ہر مسجد اور ہر مکتب کو علاقے کے بچوں اور عوام کی دینی تربیت کا مضبوط مرکز بنایا جائے۔ اجلاس میں مولانا ریحان صاحب، صدر جمعیۃ علماء ضلع امراوتی، مولانا زکی اللہ صاحب، صدر جمعیۃ علماء تحصیل دریاپور، اور مولانا صفوان صاحب، صدر دینی تعلیمی بورڈ تحصیل دریاپور بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ ان کے علاوہ دریاپور اور اطراف کے علاقوں سے علماء کرام، ائمۂ مساجد، مکاتبِ دینیہ کے معلمین اور ذمہ داران نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور دینی تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کے عزم کا اظہار کیا۔ مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ دور میں جب نئی نسل مختلف فکری، تہذیبی اور اخلاقی چیلنجز سے دوچار ہے، ایسے وقت میں مکاتبِ دینیہ کا مضبوط، منظم اور معیاری نظام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ معلمینِ مکاتب کو چاہیے کہ وہ اخلاص، محنت اور حکمت کے ساتھ بچوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیں اور اپنے اپنے علاقوں میں دینی بیداری کا ماحول پیدا کریں، اجلاس کے اختتام پر شرکاء نے اس عزم کا اظہار کیا کہ مکاتبِ دینیہ کے نظام کو مزید فعال، منظم اور مؤثر بنایا جائے گا، تاکہ زیادہ سے زیادہ بچوں اور بچیوں تک بنیادی دینی تعلیم پہنچ سکے اور معاشرے کی نئی نسل ایمان، عقیدہ، علم، عمل اور حسنِ اخلاق سے آراستہ ہو۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء ضلع امروتی اور تعلقہ دریاپور کے عہدے داران وکا کنان سمیت علماء کرام، ائمہ مساجد اور معلمین مکاتب بڑی تعداد می

نیپال میں تباہ کن سیلاب:

تبت پر چین کا سخت کنٹرول ہمالیائی آفات سے نمٹنے میں بڑی رکاوٹ

کٹھمنڈو: نیپال اور تبت کی سرحد پر آنے والے تباہ کن سیلاب نے ایک بار پھر اس سنگین مسئلے کو اجاگر کر دیا ہے کہ تبت میں معلومات اور سائنسی ڈیٹا پر چین کا سخت کنٹرول ہمالیائی خطے میں قدرتی آفات کی پیشگی تیاری اور بروقت وارننگ کے نظام کو متاثر کر رہا ہے۔ 26 اگست کو چند ہی منٹوں میں نیپال کی جانب راسوا گڑھی اور تبت کی جانب گی رونگ کے درمیان سرحدی علاقہ شدید سیلاب کی زد میں آ گیا۔ ابتدائی شواہد کے مطابق یہ تباہی گلیشیئر کے ایک بڑے حصے کے منہدم ہونے کے بعد آنے والے اچانک سیلاب سے ہوئی، جس نے دونوں جانب دیہات، پلوں اور سڑکوں کو بہا دیا۔ سینکڑوں افراد ہلاک جبکہ بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ ہوئے۔ ماہرین کے مطابق اس سانحے نے سرحد پار ہائیڈرولوجیکل اور گلیشیئر ڈیٹا کے تبادلے میں موجود سنگین خامیوں کو بھی سامنے لایا ہے۔ تبت میں گلیشیئرز، جھیلوں اور دریاؤں سے متعلق اہم معلومات کو چین حساس تصور کرتا ہے اور نیپال کے پاس چینی جانب سے ریئل ٹائم گلیشیئر اور دریائی ڈیٹا حاصل کرنے کا کوئی مستقل نظام موجود نہیں۔ تبت میں غیر ملکی صحافیوں، آزاد محققین اور بعض اوقات سفارت کاروں کی رسائی بھی انتہائی محدود ہے۔ علاقے میں سخت سکیورٹی، اجازت ناموں اور نگرانی کا نظام نافذ ہے، جس کے باعث قدرتی آفات سے متعلق آزادانہ معلومات حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ حالیہ شواہد یہ بھی بتاتے ہیں کہ گلیشیئر کا انہدام ممکنہ طور پر نیپال کی جانب لانگ ٹانگ لیرونگ چوٹی کے قریب ہوا تھا۔ تاہم اصل مسئلہ یہ ہے کہ سیلاب کی زد میں آنے والے لوگوں تک کوئی پیشگی انتباہ نہیں پہنچ سکا۔ راسوا کے مقامی حکام کے مطابق انہیں آنے والی تباہی کا کوئی اندازہ نہیں تھا، جبکہ نیپال کے بعض بالائی مانیٹرنگ اسٹیشن بھی سیلاب میں بہہ گئے۔ یہ پہلا موقع نہیں ہے جب سرحد پار معلومات کی عدم دستیابی پر سوال اٹھے ہیں۔ 2016 میں تبت میں ایک جھیل پھٹنے سے بھوٹے کوشی دریا میں شدید سیلاب آیا تھا اور نیپالی حکام نے بعد میں کہا تھا کہ انہیں چین کی جانب سے پیشگی اطلاع نہیں ملی۔ اس وقت بھی نیپالی ماہرین نے تبت میں موجود گلیشیائی جھیلوں سے متعلق ضروری معلومات نہ ملنے پر تشویش ظاہر کی تھی۔ چین اور نیپال کے درمیان کچھ تعاون ضرور موجود ہے اور دونوں ممالک ایک خطرناک سرحد پار گلیشیائی جھیل کی مشترکہ نگرانی کرتے ہیں، لیکن ماہرین کے مطابق موجودہ نظام اچانک آنے والے برفانی تودوں یا انتہائی تیز رفتار سیلابوں سے نمٹنے کے لیے ناکافی ہے۔ دوسری جانب نیپال کو بھی اپنی کمزور منصوبہ بندی، نازک پہاڑی وادیوں میں سڑکوں، ڈیموں اور آبادیوں کی بے ہنگم تعمیر اور محدود ارلی وارننگ صلاحیت جیسے مسائل کا سامنا ہے، جنہوں نے ماضی میں بھی قدرتی آفات کے نقصانات میں اضافہ کیا ہے۔ ماہرین خبردار کر رہے ہیں کہ موسمیاتی تبدیلی کے باعث تبتی سطح مرتفع اور پورا ہمالیائی خطہ مزید غیر مستحکم ہو رہا ہے، جس کے اثرات صرف نیپال تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ بھارت اور بنگلہ دیش سمیت زیریں علاقوں کے کروڑوں افراد بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس صورتحال میں سرحد پار گلیشیئر اور دریائی ڈیٹا کا بروقت تبادلہ، مشترکہ نگرانی اور مؤثر ارلی وارننگ سسٹم ناگزیر ہوتے جا رہے ہیں۔ حالیہ سانحہ اس بات کی یاد دہانی ہے کہ ہمالیہ میں قدرتی آفات کو صرف قومی سلامتی یا سرحدی کنٹرول کے تناظر میں نہیں بلکہ ایک مشترکہ ماحولیاتی خطرے کے طور پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ تبت میں غیر ملکی صحافیوں کو داخلے کے لیے خصوصی اجازت درکار ہوتی ہے جبکہ مقامی سطح پر بھی معلومات اور تصاویر کے آزادانہ تبادلے پر سخت نگرانی کی اطلاعات ہیں۔ تباہی کے ابتدائی لمحات کی ایک ویڈیو، جس میں کیچڑ اور ملبے کا بڑا ریلا عمارتوں، سڑکوں اور پلوں کو بہاتا دکھائی دیتا ہے، دنیا بھر میں پھیلی، تاہم چین کے اندر اس کی مکمل ویڈیو تلاش کرنا اب مشکل بتایا جا رہا ہے اور زیادہ تر مختصر یا ترمیم شدہ حصے ہی دستیاب ہیں۔ معلومات پر پابندی کے باعث یہ آزادانہ طور پر جانچنا بھی مشکل ہے کہ متاثرہ علاقوں میں حقیقی نقصان کتنا ہوا ہے۔ بعض دعووں کے مطابق سینکڑوں مکانات تباہ ہوئے اور لاپتہ افراد کی اصل تعداد سرکاری اعداد و شمار سے زیادہ ہو سکتی ہے، تاہم محدود رسائی کے باعث ان دعووں کی آزادانہ تصدیق مشکل ہے۔ حالیہ آفت نے ایک مرتبہ پھر یہ سوال کھڑا کر دیا ہے کہ جب کسی بڑے قدرتی سانحے کے دوران آزاد صحافت اور مقامی معلومات تک رسائی محدود ہو تو تباہی کی حقیقی شدت کا اندازہ کیسے لگایا جائے۔

کوئٹہ میں اہل خانہ کی ’لاپتہ‘ افراد کو بازیافت کرانے کی درخواست

کوئٹہ: جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر لاپتہ افراد کے اہل خانہ نے اپنے پیاروں کی فوری بازیابی اور غیر قانونی حراستوں کے خاتمے کا مطالبہ کرنے کے لیے بلوچستان میں ریلی نکالی۔ وائس فار بلوچ مسنگ پرسنز کے چیئرمین نصر اللہ بلوچ نے کوئٹہ پریس کلب کے باہر مظاہرے کی قیادت کی۔ انہوں نے حکومت اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ جبری طور پر لاپتہ کیے گئے افراد کو فوری طور پر تلاش کیا جائے، خاص طور پر بلوچ خواتین کی حالت زار کو اجاگر کرتے ہوئے، ان کے خاندانوں کی طرف سے برداشت کی جانے والی شدید ذہنی اذیت کو ختم کیا جائے۔ کارکنوں اور اہل خانہ نے حکام پر زور دیا کہ وہ غیر قانونی حراست کو روکیں اور کسی بھی مشتبہ شخص کو باقاعدہ قانونی نظام میں منتقل کریں۔ بلوچ نے کہا، ”اگر کسی نے جرم کیا ہے، تو اسے عدالت میں پیش کیا جانا چاہیے اور قانون کے تحت مناسب کارروائی کا حق دیا جانا چاہیے۔“ مظاہرے میں خواتین اور بچوں کی نمایاں شرکت تھی، جنہوں نے جبری گمشدگیوں کی مذمت کرنے والے بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے۔ ریلی کے مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ یہ دن انسانی حقوق کے جاری بحران کی واضح یاد دہانی کے طور پر کام کرتا ہے۔ انہوں نے اعلیٰ حکام سے جبری گمشدگیوں کا سلسلہ مستقل طور پر ختم کرنے اور متاثرہ خاندانوں کو دیرینہ امداد فراہم کرنے کی اپیل کی۔

ہمالیائی تباہی کے بعد چین کی ’خاموشی کی دیوار‘ معلومات پر سخت پابندیاں

بیجنگ: ہمالیہ میں آنے والی تباہ کن آفت کے بعد چین کے زیر انتظام تبت کے متاثرہ علاقوں سے آزادانہ معلومات کا حصول انتہائی مشکل ہو گیا ہے۔ غیر ملکی صحافیوں کی رسائی محدود ہونے، مواصلاتی نظام متاثر ہونے اور سوشل میڈیا پر سخت نگرانی کے باعث تباہی کی اصل شدت سے متعلق سوالات اٹھ رہے ہیں۔ چینی حکام کے مطابق تبت کے گی رونگ علاقے میں ہلاکتوں کی تعداد 16 تک پہنچ چکی ہے جبکہ 546 افراد اب بھی لاپتہ ہیں۔ ان میں 23 ممالک کے 261 غیر ملکی شہری بھی شامل ہیں۔ دشوار گزار پہاڑی علاقے، ٹوٹی سڑکوں اور مزید گلیشیئرز کے گرنے کے خطرے نے امدادی کارروائیوں کو مشکل بنا دیا ہے۔ سب سے زیادہ تشویش متاثرہ علاقے سے آزاد معلومات کی عدم دستیابی پر ظاہر کی جا رہی ہے۔ تبت میں غیر ملکی صحافیوں کو داخلے کے لیے خصوصی اجازت درکار ہوتی ہے جبکہ مقامی سطح پر بھی معلومات اور تصاویر کے آزادانہ تبادلے پر سخت نگرانی کی اطلاعات ہیں۔ تباہی کے ابتدائی لمحات کی ایک ویڈیو، جس میں کیچڑ اور ملبے کا بڑا ریلا عمارتوں، سڑکوں اور پلوں کو بہاتا دکھائی دیتا ہے، دنیا بھر میں پھیلی، تاہم چین کے اندر اس کی مکمل ویڈیو تلاش کرنا اب مشکل بتایا جا رہا ہے اور زیادہ تر مختصر یا ترمیم شدہ حصے ہی دستیاب ہیں۔ معلومات پر پابندی کے باعث یہ آزادانہ طور پر جانچنا بھی مشکل ہے کہ متاثرہ علاقوں میں حقیقی نقصان کتنا ہوا ہے۔ بعض دعووں کے مطابق سینکڑوں مکانات تباہ ہوئے اور لاپتہ افراد کی اصل تعداد سرکاری اعداد و شمار سے زیادہ ہو سکتی ہے، تاہم محدود رسائی کے باعث ان دعووں کی آزادانہ تصدیق مشکل ہے۔ حالیہ آفت نے ایک مرتبہ پھر یہ سوال کھڑا کر دیا ہے کہ جب کسی بڑے قدرتی سانحے کے دوران آزاد صحافت اور مقامی معلومات تک رسائی محدود ہو تو تباہی کی حقیقی شدت کا اندازہ کیسے لگایا جائے۔

بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کا بحران سنگین

چھ ماہ میں 800 سے زائد افراد لاپتہ ہونے کا دعویٰ

بلوچستان۔ 1 ستمبر۔ ایم این این۔ بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے بڑھتے واقعات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عالمی برادری اور انسانی حقوق کے اداروں سے مداخلت اور آزادانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ دعویٰ کیا گیا ہے کہ 2026 کے پہلے چھ ماہ کے دوران 800 سے زائد افراد جبری طور پر لاپتہ کیے گئے۔ جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر جاری بیان میں الزام عائد کیا گیا کہ پاکستانی فوج اور انٹیلی جنس ادارے بلوچستان میں لوگوں کو غیر قانونی طور پر حراست میں لینے اور لاپتہ کرنے میں ملوث ہیں۔ رپورٹ کے مطابق لاپتہ ہونے والوں میں طلبہ، سیاسی کارکن، اساتذہ، ڈاکٹر، مزدور، تاجر اور دیگر عام شہری شامل ہیں۔ خواتین، نوجوانوں اور معمر افراد کے لاپتہ ہونے کے واقعات بھی رپورٹ کیے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ الزام عائد کیا گیا کہ لوگوں کو گھروں، کام کی جگہوں اور تعلیمی اداروں سے، جبکہ بعض کو سفر کے دوران حراست میں لے کر نامعلوم مقامات پر منتقل کیا گیا۔ مسلسل گمشدگیوں نے بلوچستان کے متعدد خاندانوں میں خوف اور بے یقینی کی فضا پیدا کر دی ہے۔ مزید الزام لگایا گیا کہ بعض لاپتہ افراد کو خفیہ حراستی مراکز میں رکھا گیا ہے جہاں انہیں جسمانی اور ذہنی تشدد کا سامنا ہو سکتا ہے۔ یہ دعویٰ بھی کیا گیا کہ بعض افراد حراست کے دوران ہلاک ہوئے یا ماورائے عدالت کارروائیوں میں مارے گئے، جبکہ متعدد افراد کے بارے میں اب تک کوئی معلومات دستیاب نہیں۔ لاپتہ افراد میں زاہد بلوچ، ڈاکٹر مجید، اسد بلوچ اور شبیر بلوچ سمیت کئی سیاسی اور طلبہ کارکنوں کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ واحد قمبر بلوچ اور ڈاکٹر دین محمد بلوچ کے معاملات کا بھی حوالہ دیا گیا ہے۔ بلوچستان میں جبری

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کی مسجد نذرِ آتش کرنے کی کوشش

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف حملوں کا سلسلہ جاری ہے جس میں مذہبی مقامات بھی نشانہ بن رہے ہیں

فلسطینی خبر رساں ایجنسی وفا (Wafa) کے مطابق، منگل کی صبح مقبوضہ مغربی کنارے (West Bank) کے شمالی علاقے میں اسرائیلی آبادکاروں نے ایک مسجد کو آگ لگانے کی کوشش کی، جو اس علاقے میں مسلسل جاری حملوں کا تازہ ترین واقعہ ہے۔ مقامی ذرائع نے ’وفا‘ کو بتایا کہ حملہ آوروں نے نابلس کے شمال مغرب میں واقع قصبے بازاریا (Bazariya) میں نور الدین زنگی مسجد میں زبردستی گھسنے کی کوشش کی۔ مسجد کے دروازے کھولنے میں ناکام ہونے کے بعد، انہوں نے مسجد کے قریب واقع ایک کمرے کو آگ لگا دی اور وہاں کی دیواروں پر نسل پرستی پر مبنی نعرے لکھ دیئے۔ فلسطینی وزارتِ اوقاف و مذہبی امور نے اس حملے کی شدید مذمت کی۔ وزارت کا کہنا ہے کہ مساجد اور عبادت گاہوں کو نشانہ بنانا مسلمانوں کو اشتعال دلانے کی ایک ’خطرناک اور منظم کوشش‘ ہے۔ وزارت نے بین الاقوامی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ مقدس مقامات کی حفاظت کو یقینی بنائیں اور فلسطینی قصبوں اور دیہاتوں پر اسرائیلی غاصبوں کے مسلسل حملوں کو روکنے کیلئے عملی قدم اٹھائیں۔ یہ واقعہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب مقبوضہ مغربی کنارے میں غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں بے تحاشا اضافہ ہوا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے مطابق اگست میں ان حملوں میں تیزی دیکھی گئی، جہاں ۲۰۲۶ء میں اگست کے اوائل تک ۱۴۳۰ سے زائد ایسے حملے ریکارڈ کئے جا چکے ہیں جن میں جانی یا مالی نقصان ہوا ہے۔ اس سے پہلے بھی مساجد کو نشانہ بنایا جاتا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے ریکارڈ کے مطابق رواں سال جون میں بھی رامللہ کے علاقے میں مساجد کو آگ لگانے کی کوششیں اور ان کی دیواروں پر توہین آمیز نعرے لکھنے کے واقعات سامنے آئے تھے۔ مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر نابلس میں اسرائیلی آبادکاروں نے ایک مسجد کو نذرِ آتش کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ واقعہ منگل 1 ستمبر 2026 کو فجر کے وقت پیش آیا، جہاں شرپسند آبادکاروں نے نابلس کے شمال مغرب میں واقع قصبے بزاریا میں عماد الدین زنگی مسجد کو نشانہ بنایا۔ کمرے کو آگ لگانا: یہودی آبادکار مسجد میں زبردستی داخل ہونے اور اسے مکمل طور پر جلانے میں تو ناکام رہے، تاہم انہوں نے مسجد کے ایک بیرونی کمرے کو آگ لگا دی۔ نسل پرستانہ نعرے: حملہ آوروں نے مسجد کی دیواروں پر فلسطینیوں کے خلاف نفرت انگیز اور نسل پرستانہ نعرے بھی تحریر کیے۔ حملوں میں تیزی: مقامی ذرائع کے مطابق، قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کے گروپوں نے گزشتہ شب مغربی کنارے کے مختلف قصبوں میں بڑے پیمانے پر دھاوے بولے، توڑ پھوڑ کی اور متعدد فلسطینی نوجوانوں کو گرفتار بھی کیا۔ رپورٹس کے مطابق، سال 2026ء کے آغاز سے لے کر اب تک مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں کی جانب سے جلانے یا نقصان پہنچانے کی کوششوں کا نشانہ بننے والی مساجد کی تعداد کم از کم 11 ہو چکی ہے۔

خیبر پختونخواں میں نرسنگ بورڈ کو بے ضابطگیوں کی تحقیقات کا سامنا

پشاور: حکام نے آج بتایا کہ خیبر پختونخواہ کے محکمہ صحت نے نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ، پشاور کے کنٹرولر کی مبینہ مالی بے ضابطگیوں کی تحقیقات کے لیے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی ہے۔ انکوائری کمیٹی کو تین دن میں رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی کی سربراہی ایڈیشنل سیکرٹری صحت کر رہے ہیں جبکہ اس کے ارکان میں ڈپٹی سیکرٹری بجٹ، سیکشن آفیسر (ایم ٹی آئی)، ڈپٹی ڈائریکٹر نرسنگ اور دیگر متعلقہ حکام شامل ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ حال ہی میں نرسنگ ایگزامینیشن بورڈ کے کنٹرولر کے خلاف لاکھوں کی مالی بے ضابطگیوں کی شکایات سامنے آئی ہیں۔ ان الزامات نے محکمہ صحت کو بورڈ کے مالی اور انتظامی امور کی باضابطہ تحقیقات شروع کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ اس سے قبل، محکمہ صحت نے مبینہ طور پر کنٹرولر کو امتحانی پرچوں کی چیکنگ اور مارکنگ کے سیشن کے نتائج کے اعلان سے متعلق معاملات سے نمٹنے سے روک دیا تھا۔ یہ کارروائی مالاکنڈ کالج آف نرسنگ کی جانب سے محکمہ صحت کو جمع کرائی گئی تحریری شکایت کے بعد کی گئی، جس میں کنٹرولر کے خلاف سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔ شکایت کے مطابق، کنٹرولر نے مبینہ طور پر پیسوں کے عوض طلبہ کو امتحانات پاس کرنے میں سہولت فراہم کی اور ناکام امیدواروں کو کامیاب قرار دینے کا انتظام کیا۔

تبت میں تباہ کن سیلاب، چین کی

مسلط کردہ ’اطلاعاتی خاموشی‘ ایک بار پھر بے نقاب

لہاسا: تبت اور نیپال میں تباہ کن سیلاب اور لینڈ سلائیڈنگ کے بعد بڑی تعداد میں افراد لاپتہ ہیں، لیکن سرحد کے دونوں جانب معلومات کی دستیابی میں نمایاں فرق سامنے آیا ہے۔ نیپال سے زمینی صورتحال، متاثرین اور امدادی کارروائیوں کی مسلسل اطلاعات سامنے آ رہی ہیں، جبکہ تبت سے معلومات کا بڑا حصہ چین کے سخت کنٹرول والے ذرائع تک محدود ہے۔ قدرتی آفت کے نتیجے میں سڑکیں، بجلی اور مواصلاتی رابطے متاثر ہوئے ہیں جبکہ دشوار گزار علاقوں میں امدادی ٹیمیں لاپتہ افراد کی تلاش میں مصروف ہیں۔ متعدد غیر ملکی شہری بھی لاپتہ افراد میں شامل بتائے گئے ہیں۔ تبت میں صورتحال اس لیے مزید تشویشناک ہے کیونکہ چین طویل عرصے سے غیر ملکی صحافیوں، سفارت کاروں، محققین اور آزاد تنظیموں کی رسائی پر سخت پابندیاں عائد کرتا آیا ہے۔ کسی بڑے سانحے کے دوران یہی پابندیاں متاثرہ آبادی کی حقیقی ضروریات اور نقصان کی شدت کا آزادانہ اندازہ لگانے میں بڑی رکاوٹ بن سکتی ہیں۔ چینی صدر شی جن پنگ نے لاپتہ افراد کی تلاش کے لیے بھرپور کارروائی کا حکم دیا ہے اور بڑی تعداد میں امدادی اہلکار تعینات کیے گئے ہیں۔ تاہم امدادی سرگرمیوں کے باوجود آزاد صحافیوں اور انسانی امدادی اداروں کو متاثرہ علاقوں تک رسائی دینے کا سوال بدستور موجود ہے۔ یہ سانحہ صرف تبت تک محدود نہیں۔ ہمالیہ کے گلیشیئر، دریا اور موسمی خطرات قومی سرحدوں کے پابند نہیں ہیں۔ اس آفت کے اثرات نیپال تک پہنچنے کے باعث سرحد پار قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے بروقت اور قابل اعتماد معلومات کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ اس صورتحال نے چین کی جانب سے آبی، موسمی، گلیشیئر اور قدرتی آفات سے متعلق بروقت معلومات کے تبادلے کی ضرورت بھی اجاگر کر دی ہے۔ ہمالیائی خطے کے ممالک کے لیے قابل اعتماد ریئل ٹائم ڈیٹا اور سرحد پار پیشگی وارننگ نظام مستقبل میں جانیں بچانے کے لیے انتہائی اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ حالیہ سانحے نے ایک بنیادی سوال دوبارہ کھڑا کر دیا ہے: قدرتی آفت کو شاید روکا نہ جا سکے، لیکن متاثرہ علاقوں سے معلومات کے آزادانہ بہاؤ کو کیوں روکا جائے؟ تبت میں موجود اطلاعاتی خلا نے ایک انسانی المیے کے دوران چین کی سخت کنٹرول پالیسیوں کو ایک مرتبہ پھر عالمی توجہ کا مرکز بنا دیا ہے۔

زیادہ فوجی طاقت، کم خودمختاری؟ بنگلہ دیش کو نئے سکیورٹی مخمصے کا سامنا

بنگلہ دیش نے ابھی اس مشترکہ دفاعی معاہدے میں شمولیت اختیار نہیں کی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی دفاعی صلاحیت بڑھانے کی کوششوں اور نئی علاقائی سکیورٹی شراکت داریوں میں ممکنہ شمولیت نے ملک کی اسٹریٹجک خودمختاری سے متعلق اہم سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ایک جانب ڈھاکا چین سے جدید J-10CE لڑاکا طیاروں کی ممکنہ خریداری کی جانب بڑھ رہا ہے، جبکہ دوسری جانب سعودی عرب، ترکیہ اور پاکستان کے مشترکہ دفاعی معاہدے میں ممکنہ شمولیت پر بھی مثبت رویہ ظاہر کیا گیا ہے۔ بنگلہ دیش نے ابھی اس مشترکہ دفاعی معاہدے میں شمولیت اختیار نہیں کی۔ تاہم حکومت کی جانب سے اشارہ دیا گیا ہے کہ اگر باضابطہ دعوت دی گئی تو اس پر مثبت غور کیا جا سکتا ہے۔ ایسے دفاعی انتظام میں شمولیت مستقبل کے علاقائی تنازعات میں بنگلہ دیش کے لیے نئی ذمہ داریاں پیدا کر سکتی ہے۔ اسی دوران بنگلہ دیش چینی J-10CE ملٹی رول لڑاکا طیاروں، اٹیک ہیلی کاپٹروں اور ڈرون سسٹمز کی خریداری پر بھی پیش رفت کر رہا ہے۔ جدید لڑاکا طیاروں کی خریداری صرف ایک مرتبہ کا دفاعی سودا نہیں ہوتی۔ تربیت، اسپیئر پارٹس، ہتھیاروں، سافٹ ویئر، مرمت اور مستقبل کی اپ گریڈیشن کے باعث خریدار ملک کئی دہائیوں تک سپلائر پر انحصار کر سکتا ہے۔ چین پہلے ہی بنگلہ دیش کو دفاعی ساز و سامان فراہم کرنے والے اہم ترین ممالک میں شامل ہے۔ ایسے میں J-10CE طیاروں کی خریداری بیجنگ کے ساتھ بنگلہ دیش کے دفاعی تعلقات کو مزید گہرا کر سکتی ہے۔ کسی ایک ملک پر ضرورت سے زیادہ دفاعی انحصار مستقبل میں خارجہ پالیسی کے اختیارات محدود کرنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ اس پیش رفت کا ایک اہم پہلو بھارت بھی ہے۔ نئی دہلی بنگلہ دیش اور چین کے بڑھتے دفاعی تعلقات پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ اگر ڈھاکا ایک جانب چین پر جدید فوجی ٹیکنالوجی کے لیے انحصار بڑھاتا ہے اور دوسری جانب پاکستان کی شمولیت والے اجتماعی دفاعی اتحاد کے قریب جاتا ہے تو اس کے علاقائی توازن پر بھی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ بنگلہ دیش کے لیے اصل چیلنج دفاعی طاقت بڑھانے اور اپنی خارجہ پالیسی کی آزادی برقرار رکھنے کے درمیان توازن قائم کرنا ہے۔ چین اہم دفاعی شراکت دار، بھارت ناگزیر ہمسایہ، امریکا اہم اقتصادی و سکیورٹی پارٹنر، جاپان ترقیاتی شراکت دار اور خلیجی ممالک اہم اقتصادی مراکز ہیں۔ ایسے میں زیادہ ہتھیار یا زیادہ طاقتور اتحادی لازماً زیادہ اسٹریٹجک آزادی کی ضمانت نہیں۔ بنگلہ دیش کی اصل طاقت اس صلاحیت میں ہوگی کہ وہ اپنی دفاعی ضروریات پوری کرتے ہوئے کسی ایک ملک، فوجی سپلائر یا اتحاد پر اتنا منحصر نہ ہو جائے کہ مستقبل میں آزادانہ فیصلے کرنے کی گنجائش محدود ہونے لگے۔

چین میں ایغوروں کے خلاف کریک ڈاؤن، دانشور لاپتہ اور پناہ گزینوں کی جبری واپسی پر تشویش

متعدد دانشوروں، ماہرین تعلیم، ادیبوں، فنکاروں اور مذہبی شخصیات کے برسوں سے لاپتہ ہونے پر ایک بار پھر سنگین خدشات سامنے آئے ہیں

میونخ: چین میں ایغور برادری کے خلاف جاری کریک ڈاؤن کے دوران متعدد دانشوروں، ماہرین تعلیم، ادیبوں، فنکاروں اور مذہبی شخصیات کے برسوں سے لاپتہ ہونے پر ایک بار پھر سنگین خدشات سامنے آئے ہیں۔ انسانی حقوق سے وابستہ حلقوں نے دیگر ممالک سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ ایغور پناہ گزینوں کو جبراً چین واپس نہ بھیجا جائے۔ ورلڈ ایغور کانگریس کے مطابق 2017 سے بڑی تعداد میں ایغور افراد کو حراستی مراکز، جیلوں اور دیگر مقامات پر رکھا گیا ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ بہت سے زیر حراست افراد کا اپنے خاندانوں سے برسوں سے رابطہ منقطع ہے اور ان کی صحت، حالات اور سلوک کے بارے میں قابل اعتماد معلومات دستیاب نہیں۔ تنظیم کے مطابق بعض افراد رہائی کے بعد شدید جسمانی اور نفسیاتی مسائل کا شکار پائے گئے، جبکہ متعدد افراد کو ایسے الزامات کے تحت طویل سزائیں، حتیٰ کہ عمر قید تک دی گئی جنہیں تنظیم سیاسی نوعیت کا قرار دیتی ہے۔ حراست کے دوران یا رہائی کے کچھ عرصے بعد اموات کی اطلاعات نے بھی تشویش میں اضافہ کیا ہے۔ جن نمایاں ایغور شخصیات کے معاملات کا حوالہ دیا گیا ہے ان میں راحیلہ داؤت، الہام توختی، تاش پولات تینیپ، یالقون روزی اور ڈاکٹر عبد الکریم رحمان شامل ہیں۔ ان دانشوروں اور ثقافتی شخصیات کی طویل حراست یا ان کے بارے میں محدود معلومات پر بین الاقوامی سطح پر پہلے بھی سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ زیر حراست ایغوروں کے اعضا جبراً نکالے جانے کے الزامات پر بھی بین الاقوامی تحقیقات اور زیادہ شفافیت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تاہم ان الزامات کو رپورٹ میں دعووں اور خدشات کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ خصوصی تشویش ان 40 ایغور پناہ گزینوں کے حوالے سے ظاہر کی گئی ہے جنہیں فروری 2025 میں تھائی لینڈ سے جبراً چین واپس بھیج دیا گیا تھا۔ ان افراد کے موجودہ مقام اور حالت کے بارے میں اب بھی شفاف معلومات دستیاب نہ ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ انسانی حقوق کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ کسی بھی پناہ گزین کو ایسے ملک واپس بھیجنا جہاں اسے ظلم، تشدد، من مانی حراست یا جبری گمشدگی کا حقیقی خطرہ ہو، بین الاقوامی قانون کے عدم جبری واپسی کے اصول سے متصادم ہو سکتا ہے۔ دنیا بھر کی حکومتوں سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایغور پناہ گزینوں کو چین واپس بھیجنے سے گریز کیا جائے، کیونکہ خدشہ ہے کہ واپسی کے بعد انہیں حراست، تشدد یا جبری گمشدگی جیسے سنگین خطرات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ تائیوانی حکام کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ ماضی میں سامنے آنے والے اسی نوعیت کے دیگر معاملات سے مماثلت رکھتا ہے۔ حکام نے خبردار کیا ہے کہ چین میں افراد کی کئی برس پرانی سیاسی یا انسانی حقوق سے متعلق سرگرمیاں بھی ان کے خلاف پوچھ گچھ کی بنیاد بن سکتی ہیں۔ یہ خدشات ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب چین کے نئے داخلہ اور اخراج کے ضوابط 15 ستمبر سے نافذ ہونے والے ہیں۔ تائیوان کی مین لینڈ افیئرز کونسل کے مطابق نئے قواعد میں بعض شقیں وسیع اور غیر واضح ہیں، جس سے چینی حکام کو ان کے نفاذ میں زیادہ صوابدیدی اختیار حاصل ہو سکتا ہے۔ کونسل نے خبردار کیا ہے کہ تائیوان کمپٹریاٹ پرمٹ رکھنے والے مسافر بھی نئی نگرانی اور پوچھ گچھ کی زد میں آ سکتے ہیں۔ تائیوانی حکام نے شہریوں پر زور دیا ہے کہ چین کا سفر کرنے سے پہلے ممکنہ قانونی اور سلامتی کے خطرات کا بغور جائزہ لیں۔

پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف لندن میں بڑا احتجاج

سندھی، بلوچ اور پشتون کارکن سڑکوں پر اتر آئے

لندن: پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے خلاف برطانیہ میں مقیم سندھی، بلوچ، پشتون، کشمیری، سرائیکی، گلگتی اور بلتستانی کارکنوں نے لندن میں برطانوی وزیر اعظم کی سرکاری رہائش گاہ 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ کے باہر احتجاج کیا اور لاپتہ سیاسی کارکنوں اور شہریوں کی فوری بازیابی کا مطالبہ کیا۔ یہ مظاہرہ جبری گمشدگیوں کے متاثرین کے عالمی دن کے موقع پر کیا گیا۔ مظاہرین نے پلے کارڈز اور بینرز اٹھا رکھے تھے اور الزام عائد کیا کہ پاکستان میں سیاسی کارکنوں اور عام شہریوں کی جبری گمشدگیوں کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ مظاہرے سے قبل مختلف تنظیموں کے نمائندوں پر مشتمل ایک مشترکہ وفد نے 10 ڈاؤننگ اسٹریٹ میں یادداشت بھی جمع کرائی، جس میں برطانوی حکومت اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان پر لاپتہ افراد کی بازیابی اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے دباؤ ڈالا جائے۔ مقررین نے کہا کہ سندھ، بلوچستان، خیبر پختونخوا، پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر اور دیگر علاقوں میں جبری گمشدگیاں ایک سنگین انسانی حقوق کا مسئلہ بنی ہوئی ہیں۔ مظاہرین نے الزام لگایا کہ متعدد سکیورٹی اور قانون نافذ کرنے والے ادارے ایسے واقعات میں ملوث رہے ہیں۔ احتجاج کے دوران استاد قمبر واحد، علی وزیر، ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور سہیل رضا بھٹی سمیت مختلف افراد کے معاملات کا حوالہ دیا گیا اور کہا گیا کہ سیاسی سرگرمیوں اور حقوق کے لیے آواز اٹھانے والوں کو حراست اور جبری گمشدگی جیسے خطرات کا سامنا ہے۔ مظاہرین نے برطانوی وزیر اعظم سے مطالبہ کیا کہ وہ اسلام آباد کے ساتھ بات چیت میں جبری گمشدگیوں کا معاملہ اٹھائیں اور پاکستانی حکام سے تمام لاپتہ افراد کے بارے میں جواب طلب کریں۔ شرکاء کا کہنا تھا کہ لاپتہ افراد کے خاندان برسوں سے اپنے پیاروں کی واپسی، سچائی اور انصاف کے منتظر ہیں اور عالمی برادری کو اس معاملے پر خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ لندن کا یہ احتجاج پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے معاملے کو بین الاقوامی سطح پر اجاگر کرنے کی ایک اور کوشش کے طور پر سامنے آیا ہے، جہاں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے حقوق کے کارکن مسلسل اس مسئلے پر عالمی توجہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA
۲؍ستمبر۔ ۲۰۲۶

بی جے پی کی کٹر نظریات پر برقراری

گذشتہ دو تا ڈھائی ماہ میں ملک میں جو حالات پیدا ہوئے تھے ان کے بعد کہا جا رہا تھا کہ سیاسی جماعتوں کو ملک کے نوجوانوں اور طلباء کے جذبات اور احساسات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے موقف پر نظر ثانی کی ضرورت ہوگی اور انہیں اپنی روش میں تبدیلی لانی ہوگی۔ نوجوان آج اشتعال انگیز نعروں اور مذہبی منافرت پھیلانے والے اقدامات کو قبول کرنے تیار نہیں ہیں اور وہ اب تعلیم اور روزگار جیسے مسائل پر توجہ دے رہے ہیں اور اپنے حق کیلئے انہوں نے جدوجہد بھی خود اپنے ذمہ لے لی ہے۔ اس تعلق سے نوجوانوں میں ایک ایسا شعور بیدار ہوا ہے جس کے ذریعہ وہ سماج میں تبدیلی لانے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ قائد اپوزیشن راہول گاندھی کی قیادت میں کانگریس پارٹی نوجوانوں کے ان ہی جذبات اور احساسات کو آواز دینے کی کوشش کر رہی ہے اور انہوں نے چھاتروں کی گونج نام سے پروگرام شروع کیا ہے۔ نوجوانوں اور طلباء و طالبات کی ایک بڑی تعداد اس پروگرام سے خود کو جوڑ رہی ہے اور اس کا خیر مقدم بھی کر رہی ہے۔ بی جے پی نے بھی ابتدائی طور پر نوجوانوں کے جذبات سمجھنے اور اس کے مطابق خود کو ڈھالنے کا دکھاوا کیا۔ بی جے پی کے صدر نتن نابن نے پارٹی کے نوجوان قائدین کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔ ان کے ساتھ اجلاس منعقد کرتے ہوئے ملک کے نوجوانوں کے جذبات اور احساسات کو سمجھنے کی کوشش کا ڈھونگ کیا۔ پارٹی کی قومی عاملہ میں تبدیلیاں کرتے ہوئے نئے چہروں کو متعارف کروایا گیا۔ پرانے چہروں سے ذمہ داریاں واپس لے لی گئیں۔ یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی کہ پارٹی اپنی مقبولیت کو نوجوانوں میں بنائے رکھنے اور اس میں اضافہ کرنے کیلئے بنیادی سطح پر بھی تبدیلیاں کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ تاہم یہ سب کچھ ایک ڈھونگ کے سواء کچھ نہیں ہے کیونکہ بی جے پی اپنے اقدامات سے ثابت کر رہی ہے کہ وہ صرف ہندوتوا اور کٹر نظریات کی پالیسی پر ہی عمل پیرا رہے گی اور تبدیلیوں کا محض دکھاوا کرتے ہوئے ملک کے نوجوانوں کے ساتھ دغاء اور دھوکہ ہی کر رہی ہے۔ بی جے پی نے حالیہ عرصہ میں سوشیل میڈیا پر بھی دوبارہ سے توجہ مرکوز کی ہے۔ پارٹی کے آئی ٹی سیل کے ذمہ دار امیت مالویہ سے یہ ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔ نئے سربراہ کا تقرر بھی کر دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود سوشیل میڈیا پر پارٹی کے مواد میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے بلکہ کہا جا رہا ہے کہ پارٹی نے سخت اور کٹر نظریات کو ہی نئی شدت کے ساتھ آگے بڑھانے کی پالیسی اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جن ریاستوں میں انتخابات ہونے والے ہیں ان میں بھی ایسے چہروں کو فروغ دیا جا رہا ہے جو فرقہ پرستی اور منافرت پھیلانے میں مہارت رکھتے ہیں۔ سماج کے اہم طبقات میں دوریاں پیدا کرتے ہیں۔ فرضی خبریں پھیلانے کا ریکارڈ رکھتے ہیں۔ ناتھورام گوڈسے کی واہ واہی کرتے ہیں اور نفرت کو فروغ دینا ہی ان کا ایک نکاتی ایجنڈہ رہا ہے۔ ایسے چہروں کو آگے بڑھاتے ہوئے بی جے پی دوبارہ سے اپنے پرانے ایجنڈہ کے ساتھ نوجوانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور ان میں اپنے حقوق اور اپنے مستقبل کے تئیں جو شعور بیدار ہوا ہے اور وہ جس جدوجہد کا راستہ اختیار کر رہے ہیں اس سے بھٹکانا چاہتی ہے۔ وہ نہیں چاہتی کہ ملک کے نوجوان اپنے حق مانگنے کیلئے صدائے احتجاج بلند کریں۔ وہ نہیں چاہتی کہ نوجوان ملک و قوم کی ترقی کے مسائل پر اظہار خیال کریں۔ بی جے پی چاہتی ہے کہ ملک کے عوام اور خاص طور پر نوجوان نفرت کی سیاست کا کھلونا ہی بن کر رہیں۔ کچھ گوشے ایسے بھی ہیں جو نوجوانوں کے احتجاج کو ملک کی جمہوریت کیلئے استحکام کا ذریعہ سمجھتے ہیں اور اس تعلق سے شعور بیداری کی کوششوں کو جاری بھی رکھے ہوئے ہیں۔ راہول گاندھی کی مہم بھی نوجوانوں کو ان کے حقوق دلانے کی بات کر رہی ہے۔ ایسے میں بی جے پی کی جو شدت پسندی کی پالیسی ہے وہ شائد اس کیلئے کارآمد ثابت نہیں ہوگی تاہم اس سے پتہ چلتا ہے کہ بی جے پی کی ذہنیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور وہ ترقیاتی امور پر توجہ دینے کی بجائے منافرت کا کھیل کھیلنا ہی پسند کرے گی۔

موہن بھاگوت کا بیان: فکری کشادگی یا سیاسی ضرورت؟

نیویارک میں دیے گئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے حالیہ بیان کے بعد ہندوستانی سیاسی وسماجی حلقوں میں ایک بار پھر یہ سوال زیر بحث ہے کہ آر ایس ایس کے سربراہ کی جانب سے مسلمانوں کے حق وجود، مذہبی آزادی اور "تنوع میں وحدت" کی وکالت کو کس تناظر میں دیکھا جائے۔ موہن بھاگوت کسی حکومتی یا آئینی منصب پر فائز نہیں، تاہم موجودہ حکمراں جماعت کے ساتھ آر ایس ایس کے دیرینہ نظریاتی و تنظیمی تعلق کے باعث ان کے بیانات کو ہندوستانی سیاست کے وسیع تر تناظر سے الگ کر کے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا یہ خطاب محض ایک تقریر نہیں بلکہ ہندوستانی تکثیریت، ہندو مسلم تعلقات اور ممکنہ فکری کشادگی کے حوالے سے ایک اہم بحث کا نقطۂ آغاز بن گیا ہے۔

اسلم رحمانی

نیویارک میں دیے گئے آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت کے حالیہ بیان کے بعد ہندوستانی سیاسی وسماجی حلقوں میں ایک بار پھر یہ سوال زیر بحث ہے کہ آر ایس ایس کے سربراہ کی جانب سے مسلمانوں کے حق وجود، مذہبی آزادی اور "تنوع میں وحدت" کی وکالت کو کس تناظر میں دیکھا جائے۔ موہن بھاگوت کسی حکومتی یا آئینی منصب پر فائز نہیں، تاہم موجودہ حکمراں جماعت کے ساتھ آر ایس ایس کے دیرینہ نظریاتی و تنظیمی تعلق کے باعث ان کے بیانات کو ہندوستانی سیاست کے وسیع تر تناظر سے الگ کر کے بھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا یہ خطاب محض ایک تقریر نہیں بلکہ ہندوستانی تکثیریت، ہندو مسلم تعلقات اور ممکنہ فکری کشادگی کے حوالے سے ایک اہم بحث کا نقطۂ آغاز بن گیا ہے۔ کیوں کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس کی تاریخ، تہذیب اور اجتماعی زندگی کا بنیادی وصف اس کا تنوع ہے۔ یہاں مختلف مذاہب، مسالک، زبانوں، تہذیبوں اور ثقافتوں کے ماننے والے صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارتے آئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستان کی وحدت کو اگر محض جغرافیائی حدود یا سیاسی اقتدار کے تناظر میں دیکھا جائے تو شاید اس ملک کی اصل روح تک رسائی ممکن نہ ہو۔ ہندوستان کی وحدت دراصل اس کے کثیر المذہبی، کثیر الثقافتی اور کثیر اللسانی وجود میں پوشیدہ ہے۔ اسی تناظر میں جب ملک کی ایک بڑی نظریاتی تنظیم راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت بیرونِ ملک جا کر مسلمانوں کے ہندوستان میں وجود، مذہبی آزادی اور بقائے باہمی کے حق میں واضح الفاظ استعمال کرتے ہیں تو اس بیان کا تجزیہ جذباتی پسند یا ناپسند سے زیادہ سنجیدہ اور معروضی انداز میں ہونا چاہیے۔ 29 اگست 2026ء کو امریکی شہر نیویارک کے مشہور میڈیسن اسکوائر گارڈن میں منعقدہ عالمی وحدت کانفرنس میں موہن بھاگوت نے تنوع میں وحدت، مختلف مذاہب کے احترام اور انسانی یکجہتی پر گفتگو کی۔ اس خطاب کا سب سے زیادہ زیر بحث جملہ وہ تھا جس میں موہن بھاگوت نے کہا کہ اگر کوئی ہندو یہ سمجھتا ہے کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہونی چاہیے تو وہ حقیقی ہندو نہیں رہتا۔ بھارتی میڈیا نے ان کے اس بیان کو نمایاں طور پر رپورٹ کیا اور اسے ہندو مسلم تعلقات اور ہندوتوا کے تصور کے حوالے سے اہم قرار دیا۔ یہ بیان اپنی جگہ اہم ہے۔ اس کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اسے آر ایس ایس کے سربراہ نے ایسے وقت میں دیا جب ہندوستان میں اکثریت اور اقلیت کے تعلقات، مذہبی شناخت، شہریت، عبادت گاہوں، نفرت انگیز بیانات اور سماجی تقسیم کے موضوعات پر مسلسل بحث جاری ہے۔ اس لیے اس بیان کو نہ تو محض ایک تقریری جملہ سمجھ کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے اس قدر قطعی سمجھا جا سکتا ہے کہ اس کے بعد ہندوستان میں موجود تمام عملی مسائل خود بخود ختم ہو گئے۔ اصل سوال یہی ہے کہ کیا یہ بیان ہندوستانی معاشرے میں ایک حقیقی فکری تبدیلی کی علامت ہے، یا اسے عملی سیاست اور سماجی زندگی میں تبدیل کرنے کے لیے ابھی ایک طویل راستہ باقی ہے؟ جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی نے موہن بھاگوت کے بیان کے عملی پہلو پر سوال اٹھایا۔ ان کا بنیادی سوال یہ تھا کہ اگر مسلمانوں کو ہندوستان سے نکالنے کی خواہش رکھنے والا شخص حقیقی ہندو نہیں ہے تو پھر آر ایس ایس ایسے لوگوں کے خلاف عملی کارروائی کیوں نہیں کرتی؟ ان کا استدلال یہ ہے کہ امریکہ میں اتحاد، بھائی چارے اور مذہبی احترام کی بات اپنی جگہ قابلِ تعریف ہے، لیکن ہندوستان میں اسی پیغام کو عملی شکل دینا زیادہ ضروری ہے۔ مولانا مدنی نے اسی نکتے پر موہن بھاگوت سے جواب طلب کیا اور پوچھا کہ نفرت پھیلانے والوں کے خلاف عملی اقدام کب ہوگا۔

مولانا مدنی کا یہ سوال جمہوری معاشرے میں ایک جائز سوال ہے۔ کسی بھی بڑی تنظیم یا سیاسی وسماجی تحریک کے سربراہ کے بیانات کو صرف الفاظ کی سطح پر نہیں بلکہ اس تنظیم کے اجتماعی رویے اور عملی اقدامات کی روشنی میں بھی پرکھا جاتا ہے۔ اگر کوئی تنظیم مذہبی ہم آہنگی، مسلمانوں کے حقوق اور بقائے باہمی کی حمایت کرتی ہے تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ نفرت انگیزی کے ہر واقعے کے خلاف یکساں اور واضح آواز بلند کرے، خواہ نفرت پھیلانے والا کسی بھی مذہب یا سیاسی نظریے سے تعلق رکھتا ہو۔ تو کیا موہن بھاگوت کے موجودہ بیان کو آر ایس ایس کے اندر جاری ایک وسیع تر فکری بحث کے تناظر میں بھی دیکھنا چاہیے؟ خود موہن بھاگوت ماضی میں بھی مسلمانوں کے حوالے سے ایسے بیانات دے چکے ہیں جن میں انہوں نے ہندوستانی معاشرے میں ان کے وجود کو تسلیم کرنے اور ہندو راشٹر کے تصور کو مسلمانوں کے اخراج سے مختلف قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ یہاں ڈاکٹر اندریش کمار کا کردار بھی قابلِ توجہ ہے۔ آر ایس ایس سے وابستہ مسلم راشٹریہ منچ کے سرپرست ڈاکٹر اندریش کمار طویل عرصے سے ہندو مسلم سماجی قربت، قومی یکجہتی اور باہمی مکالمے کی بات کرتے رہے ہیں۔ ان کے موقف کا بنیادی تصور یہ ہے کہ ہندوستان میں رہنے والے لوگوں کے مذہبی عقائد اور عبادات مختلف ہو سکتی ہیں، لیکن وطن، قومی شناخت اور مشترکہ تاریخی ورثہ انہیں ایک دوسرے سے جوڑتا ہے۔ ان کی طرف سے مختلف مذاہب کے درمیان محبت، احترام اور باہمی اعتماد کو فروغ دینے کی کوششیں اسی وسیع تر تصور کا حصہ ہیں۔ یہ موقف نظریاتی اختلافات سے قطع نظر سماجی ہم آہنگی کے نقطۂ نظر سے اہم ہے۔ تاہم یہاں بھی بنیادی سوال یہی رہتا ہے کہ الفاظ کب معاشرتی عمل میں تبدیل ہوں گے؟ یہ سوال صرف آر ایس ایس سے نہیں بلکہ پورے ہندوستانی معاشرے سے ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ ہندوستان میں اقلیتوں، بالخصوص مسلمانوں کو متعدد النوع مسائل کا سامنا ہے۔ ان مسائل کی نوعیت ہر جگہ یکساں نہیں اور ان کی شدت بھی مختلف علاقوں میں مختلف ہو سکتی ہے، لیکن مذہبی شناخت کے تحفظ، عبادت گاہوں کی سلامتی، سماجی عزت، معاشی مواقع، جان و مال کے تحفظ اور مساوی شہری حقوق کے حوالے سے مسلمانوں میں پائے جانے والے خدشات کو محض سیاسی پروپیگنڈا کہہ کر مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح اکثریتی طبقے کے حقیقی خدشات اور احساسات کو بھی نظر انداز کرنا مسئلے کا حل نہیں۔

سب سے بنیادی مسئلہ ایمان وعقائد اور جان و مال کے تحفظ کا ہے۔ کسی بھی جمہوری اور آئینی ریاست میں شہری کا مذہب اس کے بنیادی حقوق کی ضمانت یا محرومی کا معیار نہیں ہونا چاہیے۔ مسلمان کو مسلمان رہتے ہوئے، ہندو کو ہندو رہتے ہوئے، سکھ کو سکھ اور عیسائی کو عیسائی رہتے ہوئے برابر شہری حقوق حاصل ہوں یہی حقیقی جمہوری اصول ہے۔ اسی مقام پر موہن بھاگوت کا نیویارک بیان ایک اہم اخلاقی پیغام دیتا ہے۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے جگہ نہ ہونے کا تصور ہندو فکر سے مطابقت نہیں رکھتا تو اس کا مثبت پہلو یہ ہے کہ ایک ہی بیان کا خیر مقدم بھی ہو سکتا ہے اور اس پر تنقید بھی۔ موہن بھاگوت کے بیان پر ہندوستان میں جو مختلف ردعمل سامنے آئے ہیں، انہیں جمہوری عمل کا حصہ سمجھنا چاہیے۔ کسی کو اس بیان میں امید کی کرن نظر آ سکتی ہے اور کسی کو یہ سوال اٹھانے کا حق ہے کہ اس امید کو عملی حقیقت میں کیسے تبدیل کیا جائے گا۔ نیویارک میں اس تقریب کے خلاف احتجاج بھی ہوا۔ نیویارک کے میئر زہران ممدانی نے تقریب کے انعقاد پر اپنی مخالفت ظاہر کی اور آر ایس ایس کے نظریاتی پس منظر پر سوالات اٹھائے۔ دوسری طرف تقریب کے منتظمین نے اسے بین المذاہب ہم آہنگی اور مشترکہ انسانی اقدار کا اجتماع قرار دیا۔ یہ تضاد بھی قابلِ فہم ہے۔ اگر کوئی شخص مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلاتا ہے تو اس کی مخالفت صرف اس لیے نہیں ہونی چاہیے کہ وہ مسلمان مخالف ہے، بلکہ اس لیے بھی ہونی چاہیے کہ نفرت کا اصول خود معاشرے کو کمزور کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی مسلمان کی طرف سے ہندوؤں یا کسی دوسرے مذہبی گروہ کے خلاف نفرت پھیلائی جاتی ہے تو اس کی مخالفت بھی اسی قوت کے ساتھ ہونی چاہیے۔ یک طرفہ سیکولرزم یا یک طرفہ رواداری دیرپا حل پیدا نہیں کرتی۔ حقیقی مذہبی ہم آہنگی وہی ہے جو اصول کو شخص اور جماعت سے بالاتر رکھے۔ یہاں ہندوستانی مسلمانوں کے لیے بھی ایک اہم ذمہ داری سامنے آتی ہے۔ اپنے حقوق کا مطالبہ کرنا ان کا آئینی حق ہے، لیکن اس مطالبے کے ساتھ قومی ذمہ داری، قانون پسندی، دوسرے مذاہب کا احترام اور معاشرتی امن کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اسی طرح اکثریتی طبقے کے لیے بھی یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اکثریت کا مطلب صرف تعداد نہیں بلکہ زیادہ ذمہ داری بھی ہے۔ جس طبقے کی تعداد زیادہ ہو، اس کے کندھوں پر اقلیت کے اعتماد کی حفاظت کی ذمہ داری بھی زیادہ ہوتی ہے۔ موہن بھاگوت کا یہ کہنا کہ سیاست محض سیاسی اقتدار کے ذریعے معاشرے کو تبدیل نہیں کر سکتی اور حقیقی تبدیلی سماج کے اندر سے آنی چاہیے، اپنے اندر ایک اہم نکتہ رکھتا ہے۔ سیاست یقیناً قانون سازی کر سکتی ہے، ادارے قائم کر سکتی ہے اور انتظامی فیصلے کر سکتی ہے، لیکن نفرت، تعصب، سماجی دوری اور باہمی بدگمانی کا خاتمہ صرف قانون کے ذریعے نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لیے خاندان، مدرسہ، اسکول، یونیورسٹی، مذہبی ادارے، میڈیا، سول سوسائٹی اور سیاسی جماعتیں سب کو اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسی طرح امریکہ میں مقیم ہندوستانی نژاد لوگوں سے ان کے خطاب کا یہ پہلو بھی قابلِ توجہ ہے کہ وہ جس ملک میں رہتے ہیں اسے اپنی "کرم بھومی" سمجھیں اور وہاں کے وفادار اور تعمیری شہری بنیں۔ یہ تصور دراصل عالمی ہندوستانی برادری کے لیے ایک ذمہ دارانہ پیغام ہے کہ تہذیبی جڑوں سے وابستگی اور موجودہ وطن سے وفاداری ایک دوسرے کی ضد نہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا موہن بھاگوت کے بیان کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیزی میں کمی آئے گی؟ اس کا جواب فی الحال یقین سے نہیں دیا جا سکتا۔ کسی بھی معاشرے میں نفرت کا خاتمہ ایک تقریر سے نہیں ہوتا۔ اس کے لیے مسلسل بیانیہ، عملی کارروائی، قانون کا یکساں نفاذ، سیاسی ارادے اور سماجی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ اگر موہن بھاگوت کا نیویارک خطاب محض ایک تقریری واقعہ نہ رہ کر ہندوستان کے اندر ایک واضح سماجی مہم کا آغاز بنتا ہے تو اس کے دوررس اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ اگر وہ نفرت پھیلانے والوں، مذہبی اشتعال انگیزی کرنے والوں اور فرقہ وارانہ تقسیم کی سیاست کرنے والوں کے خلاف واضح اور مسلسل موقف اختیار کرتے ہیں تو ان کے موجودہ بیان کی معنویت کہیں زیادہ بڑھ جائے گی۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

ہندوستان میں مسلمانوں کیلئے جگہ نہ ہونے کا تصور درست نہیں

مسلمانوں کے مذہبی و سماجی رہنماؤں پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس موقع کو محض سیاسی ردعمل کے لیے استعمال نہ کریں بلکہ مثبت مکالمے کا راستہ اختیار کریں۔ اگر ایک طرف موہن بھاگوت مسلمانوں کے وجود اور حقوق کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف مسلم قیادت ان سے عملی اقدامات کا مطالبہ کرتی ہے تو اس اختلاف کو تصادم کے بجائے مکالمے میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ مولانا ارشد مدنی کا سوال اسی مکالمے کی بنیاد بن سکتا ہے: اگر اصول تسلیم ہے تو عملی سطح پر اس کا اظہار کیسے ہوگا؟ اور موہن بھاگوت کے بیان کا مثبت پہلو یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کم از کم اصولی سطح پر اس سوال کا ایک جواب پیش کیا ہے: ہندوستان میں مسلمانوں کے لیے جگہ نہ ہونے کا تصور درست نہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ ہندوستانی معاشرہ اس اصول کو آگے بڑھائے۔ ملک کی ترقی صرف اقتصادی اعداد و شمار، انفراسٹرکچر، ٹیکنالوجی اور عالمی طاقت بننے سے نہیں ہوتی۔ ایک ترقی یافتہ ملک وہ بھی ہے جہاں شہری اپنے مذہب کے ساتھ محفوظ محسوس کرے، جہاں کسی کو اپنی عبادت، شناخت یا عقیدے کی وجہ سے خوف نہ ہو، جہاں قانون اکثریت اور اقلیت کے لیے الگ الگ معیار نہ رکھتا ہو اور جہاں اختلاف کو غداری یا دشمنی کا نام نہ دیا جائے۔ ہندوستان کی طاقت اس کی کثرت میں ہے۔ اگر ہندو اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکتا ہے تو مسلمان بھی اپنے ایمان وعقائد پر آزادی سے عمل کر سکے، اگر مسلمان اپنی مسجد، مدرسہ اور مذہبی تہذیب کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے تو ہندو، سکھ، عیسائی، جین، بدھ اور دیگر برادریاں بھی اپنی مذہبی شناخت کے ساتھ عزت سے زندگی گزار سکیں تو یہی ہندوستانی جمہوریت کی اصل کامیابی ہوگی۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مذہب کے نام پر تفریق کرنے والوں کے خلاف دونوں جانب سے مضبوط آواز بلند ہو۔ نفرت کسی ایک مذہب کی میراث نہیں، اور محبت بھی کسی ایک مذہب کی جاگیر نہیں۔ جو شخص اپنے مذہب سے محبت کرتا ہے اسے دوسرے کے مذہب کے وجود کا احترام بھی سیکھنا ہوگا۔ یہی تہذیب ہے، یہی جمہوریت ہے اور یہی قومی یکجہتی کی بنیاد ہے۔ موہن بھاگوت کا نیویارک بیان اس اعتبار سے ایک اہم موقع فراہم کرتا ہے۔ اس بیان کو نہ اندھی خوش فہمی کے ساتھ قبول کرنا چاہیے اور نہ تعصب کی بنیاد پر یکسر مسترد کرنا چاہیے۔ مولانا ارشد مدنی کا سوال اسی لیے اہم ہے کہ وہ الفاظ سے آگے بڑھ کر عمل کا مطالبہ کرتا ہے۔ ڈاکٹر اندریش کمار کے بیانات اس لیے قابلِ ذکر ہیں کہ وہ تنظیم کے اندر سے ہندو مسلم قربت اور مشترکہ ہندوستانی شناخت کی بات کرتے ہیں۔ اور ہندوستانی مسلمانوں کے خدشات اس لیے سنجیدگی سے سنے جانے چاہئیں کہ کسی بھی جمہوری ریاست میں اقلیت کا احساسِ تحفظ قومی استحکام کا بنیادی پیمانہ ہوتا ہے۔ بالآخر ہندوستان کو نہ ہندو کے خلاف مسلمان چاہیے، نہ مسلمان کے خلاف ہندو، ہندوستان کو ایسا شہری چاہیے جو اپنے مذہب پر قائم رہتے ہوئے دوسرے کے مذہبی وجود کا احترام کرے۔ وطن کسی ایک مذہب کی جاگیر نہیں بلکہ تمام شہریوں کا مشترکہ گھر ہے۔ آج اگر نفرت کے ماحول میں کوئی ایسا بیان سامنے آتا ہے جو مسلمانوں کے وجود اور مذہبی آزادی کو تسلیم کرتا ہے تو اس کا خیر مقدم ہونا چاہیے، لیکن اسی کے ساتھ یہ سوال بھی زندہ رہنا چاہیے کہ اس بیان کی روشنی زمین پر کہاں تک پہنچتی ہے۔ شاید یہی معروضیت ہے، اچھے بیان کی تعریف بھی کی جائے اور عمل

۵ ستمبر آتے ہی ہمیں اچانک یاد آجاتا ہے کہ استاد بھی انسان ہے، اس کے بھی جذبات ہیں، اس کا بھی احترام ہونا چاہیے اور قوم کی تعمیر میں اس کا بھی کوئی معمولی سا ہاتھ نہیں؛ حالاں کہ باقی تین سو چونسٹھ دن ہم پوری یکسوئی کے ساتھ یہ ثابت کرنے میں مصروف رہتے ہیں کہ استاد دراصل وہ سرکاری مخلوق ہے جسے کم سے کم سہولت، زیادہ سے زیادہ ذمہ داری اور ہر ممکن شکایت کے ساتھ زندہ رہنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔ یوم اساتذہ کا دن آتا ہے تو اسکول میں بچے پھول لے کر آتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، اساتذہ کے فضائل بیان کیے جاتے ہیں، استاد قوم کا معمار ہے" کے نعرے لگتے ہیں اور آخر میں وہی استاد اسٹاف روم میں بیٹھ کر سوچتا ہے کہ اگر میں واقعی قوم کا معمار ہوں تو کم از کم میری چھت تو ٹھیک کروا دیجیے

استاد: چراغ بھی، معمار بھی، اور مظلوم بھی

عبدالرحیم، سرسیہ سمستی پور

۵ ستمبر آتے ہی ہمیں اچانک یاد آ جاتا ہے کہ استاد بھی انسان ہے، اس کے بھی جذبات ہیں، اس کا بھی احترام ہونا چاہیے اور قوم کی تعمیر میں اس کا بھی کوئی معمولی سا ہاتھ نہیں؛ حالاں کہ باقی تین سو چونسٹھ دن ہم پوری یکسوئی کے ساتھ یہ ثابت کرنے میں مصروف رہتے ہیں کہ استاد دراصل وہ سرکاری مخلوق ہے جسے کم سے کم سہولت، زیادہ سے زیادہ ذمہ داری اور ہر ممکن شکایت کے ساتھ زندہ رہنے کی تربیت دی جانی چاہیے۔ یومِ اساتذہ کا دن آتا ہے تو اسکول میں بچے پھول لے کر آتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، اساتذہ کے فضائل بیان کیے جاتے ہیں، استاد قوم کا معمار ہے۔ کے نعرے لگتے ہیں اور آخر میں وہی استاد اسٹاف روم میں بیٹھ کر سوچتا ہے کہ اگر میں واقعی قوم کا معمار ہوں تو کم از کم میری چھت تو ٹھیک کروا دیجیے استاد کو قوم کا معمار کہا جاتا ہے، لیکن عجیب بات ہے کہ جس قوم کی عمارت وہ تعمیر کرتا ہے، اس عمارت میں اس کے لیے اکثر کوئی مناسب کمرہ نہیں ہوتا۔ شاید یہی ہمارے عہد کا سب سے کامیاب لطیفہ ہے کہ معمار سے محلِ تعمیر کرایا جاتا ہے اور اسے خود کرائے کے مکان کی چھت ٹپکنے کا تجربہ حاصل رہتا ہے ۵ ستمبر کی تاریخ ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کی یاد سے وابستہ ہے، جو ہندوستان کے عظیم فلسفی، ماہرِ تعلیم، مفکر اور صدرِ جمہوریہ تھے۔ ان کی پیدائش ۵ ستمبر 1888 کو ہوئی تھی اور ان کی شخصیت نے تعلیم، فلسفے اور قومی زندگی میں ایسا نقش چھوڑا جسے محض ایک سرکاری عہدے سے بیان کرنا ممکن نہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب ان کے شاگردوں نے ان کی سالگرہ منانے کی خواہش ظاہر کی تو انہوں نے اپنی ذات کا جشن منانے کے بجائے اس دن کو اساتذہ کے احترام کے لیے مخصوص کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ یوں ایک شخص کی تاریخِ پیدائش کروڑوں اساتذہ کے احترام کی تاریخ بن گئی۔

یہ واقعہ آج کے زمانے میں خاصا غیر معمولی معلوم ہوتا ہے، کیونکہ ہمارے عہد کا کامیاب آدمی اپنی سالگرہ پر یہ گنتا ہے کہ کتنے لوگوں نے مبارک باد دی، کس نے تحفہ بھیجا، کس نے صرف پیغام بھیجا اور کس نے پیغام بھیجنے کے بجائے صرف "لائک" کر کے قومی ذمہ داری پوری کر دی۔ رادھا کرشنن نے اپنی سالگرہ اپنے لیے نہیں مانگی، استاد کے نام کر دی؛ شاید اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ ایک استاد کی زندگی میں اپنی ذات سے زیادہ دوسروں کی شخصیت اہم ہوتی ہے، اور استاد کی کامیابی کا سب سے معتبر ثبوت اس کا شاگرد ہوتا ہے استاد بھی عجیب مخلوق ہے؛ وہ بچے کو پڑھاتا ہے، اس کی غلطیاں درست کرتا ہے، اس کے سوال سنتا ہے، اس کی شرارتیں برداشت کرتا ہے اور آخر میں اگر بچہ کامیاب ہو جائے تو کامیابی کا کریڈٹ گھر والوں، بچے کی ذہانت اور کبھی کبھی قسمت کو مل جاتا ہے بچہ فیل ہو جائے تو استاد ذمہ دار، پاس ہو جائے تو بچہ ذہین، ٹاپ کر جائے تو والدین کی تربیت شاندار، اور اگر کسی امتحان میں بچے کے نمبر توقع سے کم آ جائیں تو فوراً یہ تحقیق شروع ہو جاتی ہے کہ استاد نے آخر پڑھایا کیا تھا یہ بھی ہماری قومی عادت ہے کہ ناکامی کی ذمہ داری ہمیشہ دوسروں پر ڈالنے کے لیے ہمارے پاس ایک لمبی فہرست موجود ہوتی ہے؛ استاد، اسکول، نصاب، حکومت، امتحان، موسم، بجلی، موبائل، نیند اور آخر میں قسمت۔ صرف طالب علم بے قصور رہتا ہے، کیونکہ اس سے سوال پوچھنا شاید ہماری تعلیمی روایت کے خلاف ہے آج کے طالب علم کے ہاتھ میں کتاب سے زیادہ موبائل ہے اور موبائل میں پوری دنیا سمٹ آئی ہے، اس لیے استاد کے لیے مقابلہ بھی دلچسپ ہو گیا ہے؛ استاد پانچ منٹ میں کوئی تصور سمجھاتا ہے اور موبائل پانچ سیکنڈ میں پانچ سو ویڈیوز دکھا دیتا ہے۔

استاد کہتا ہے، "کتاب کھولو"، طالب علم کہتا ہے، "سر، پی ڈی ایف ہے"؛ استاد کہتا ہے، "سبق پڑھو"، طالب علم کہتا ہے، "سر، یوٹیوب پر لیکچر موجود ہے"؛ استاد کہتا ہے، "خود سوچو"، طالب علم فوراً گوگل کھول لیتا ہے۔ پہلے زمانے میں استاد اگر کسی سوال کا جواب نہ جانتا تو کہہ دیتا تھا کہ "اس پر غور کر کے کل بتاؤں گا"، مگر آج طالب علم کے پاس جواب تلاش کرنے کے اتنے ذرائع ہیں کہ استاد کو کبھی کبھی جواب دینے سے پہلے یہ بھی دیکھنا پڑتا ہے کہ کہیں بچے نے اس سے پہلے ہی تین متضاد جوابات نہ تلاش کر لیے ہوں مصنوعی ذہانت نے استاد کی مشکلات میں ایک اور خوب صورت اضافہ کر دیا ہے؛ اب طالب علم مضمون بھی لکھوا سکتا ہے، خلاصہ بھی بنوا سکتا ہے، تقریر بھی تیار کرا سکتا ہے اور اگر استاد نے زیادہ سوالات کیے تو ممکن ہے اگلے دن مصنوعی ذہانت سے استاد کے لیے جواب بھی تیار کروا لائے استاد غور سے مضمون پڑھتا ہے، زبان دیکھتا ہے، الفاظ دیکھتا ہے اور آخر میں طالب علم سے پوچھتا ہے، یہ تم نے لکھا ہے؟ طالب علم کہتا ہے، جی سر! استاد مسکراتا ہے، کیونکہ اسے مضمون سے زیادہ اس جی سر کی مصنوعی ذہانت سمجھ آ رہی ہوتی ہے۔ لیکن مسئلہ مصنوعی ذہانت نہیں، مسئلہ یہ ہے کہ ہم ذہانت کو صرف جواب حاصل کرنے کا نام سمجھ بیٹھے ہیں؛ حالاں کہ تعلیم کا اصل مقصد جواب یاد کرانا نہیں بلکہ صحیح سوال پیدا کرنا، دلیل سمجھنا، غلطی پہچاننا اور درست بات کے لیے کھڑے ہونے کا حوصلہ پیدا کرنا ہے

مشین معلومات دے سکتی ہے، مگر معلومات اور علم میں فرق بتانے کے لیے انسان چاہیے؛ علم فراہم کیا جا سکتا ہے، مگر علم کو کردار میں ڈھالنے کے لیے تربیت چاہیے؛ اور تربیت صرف کتاب سے نہیں ہوتی، اس کے لیے ایک زندہ مثال چاہیے جسے ہم استاد کہتے ہیں۔ ہم نے تعلیم کو نمبروں کا کھیل بنا دیا ہے؛ بچے سے پوچھا جاتا ہے کتنے نمبر آئے، والدین پوچھتے ہیں کتنی فیصد بنی، رشتہ دار پوچھتے ہیں کون سا کالج ملا اور معاشرہ پوچھتا ہے کہ آخر نوکری کتنے کی لگی، مگر کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ اتنی تعلیم حاصل کرنے کے بعد تم کتنے اچھے انسان بنے۔ ایک شخص کے پاس بڑی ڈگری ہو سکتی ہے مگر چھوٹے دل کا ہو سکتا ہے، وہ کئی زبانیں بول سکتا ہے مگر کسی غریب کی خاموشی نہیں سمجھ سکتا، وہ بڑے عہدے پر پہنچ سکتا ہے مگر اپنے سے کمزور آدمی کی عزت نہیں کر سکتا؛ ایسی تعلیم کی ڈگری تو ہے، مگر شاید روح ابھی غیر حاضر ہے۔ اچھا استاد اسی غیر حاضر روح کو حاضر کرنے کی کوشش کرتا ہے؛ وہ بچے کو صرف یہ نہیں بتاتا کہ امتحان کیسے پاس کرنا ہے، بلکہ یہ بھی سمجھاتا ہے کہ زندگی کے امتحان میں نقل نہیں چلتی، وہاں آدمی کے نمبر اس کے کردار، دیانت اور رویے سے ملتے ہیں۔ استاد کہتا ہے، سچ بولو، دنیا کہتی ہے، اتنا بھی سادہ نہ بنو؛ استاد کہتا ہے، کمزور کی مدد کرو، دنیا کہتی ہے، اپنا فائدہ دیکھو"؛ استاد کہتا ہے، اختلاف کرو مگر تہذیب کے ساتھ، سوشل میڈیا کہتا ہے، پہلے گالی دو، پھر دلیل تلاش کرنا۔ اس کشمکش میں استاد کا کام پہلے سے زیادہ مشکل ہو گیا ہے، کیونکہ اسے صرف کتاب سے نہیں بلکہ ایک ایسی دنیا سے مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے جو ہر لمحہ بچے کے ذہن پر نئی تصویر، نیا نظریہ اور نئی خواہش ڈال رہی ہے۔

پھر بھی استاد پڑھاتا ہے، ڈانٹتا ہے، سمجھاتا ہے، حوصلہ دیتا ہے اور اگلے دن دوبارہ کلاس میں داخل ہو جاتا ہے؛ شاید اس لیے کہ اسے معلوم ہے کہ قومیں صرف تقریروں سے نہیں بنتیں، قومیں خاموش کلاس روموں میں بنتی ہیں جہاں ایک استاد چند بچوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور دراصل آنے والے کل سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے۔ استاد درخت لگانے والے باغبان کی طرح ہے؛ وہ بیج بوتا ہے، پانی دیتا ہے، مٹی سنوارتا ہے، شاخیں درست کرتا ہے اور پھر ایک دن دیکھتا ہے کہ وہ پودا اس کے قد سے کہیں بلند ہو گیا ہے، مگر وہ درخت سے شکایت نہیں کرتا کہ تم مجھ سے بڑے کیوں ہو گئے اس کے برعکس استاد خوش ہوتا ہے کہ اس کا شاگرد اس سے آگے نکل گیا؛ کیونکہ استاد کی اصل کامیابی یہ نہیں کہ شاگرد ہمیشہ اس کے پیچھے رہے، بلکہ یہ ہے کہ شاگرد ایک دن اس مقام پر پہنچے جہاں استاد اسے دیکھ کر فخر سے کہہ سکے کہ میری محنت ضائع نہیں ہوئی ہمیں شاید یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ استاد کوئی مشین نہیں؛ اس کے گھر میں بھی بجلی کا بل آتا ہے، اس کے بچوں کی بھی فیس ہوتی ہے، اسے بھی بیماری ہوتی ہے، اسے بھی تھکن ہوتی ہے اور کبھی کبھی اسے بھی یہ فکر لاحق ہوتی ہے کہ جس شخص کو قوم کا مستقبل سنوارنا ہے، اس کے اپنے مستقبل کا انتظام کون کرے گا ہم استاد سے توقع کرتے ہیں کہ وہ محدود وسائل میں بہترین نسل تیار کرے، ہر بچے کو برابر توجہ دے، والدین کو مطمئن رکھے، انتظامیہ کے احکامات پورے کرے، نتائج سو فیصد دے اور پھر بھی چہرے پر ایسی مسکراہٹ سجائے جیسے اسے دنیا کی سب سے زیادہ مراعات یافتہ ملازمت حاصل ہو۔

استاد کی عزت صرف ایک دن پھول دینے سے نہیں ہوتی؛ استاد کی عزت اس وقت ہوتی ہے جب معاشرہ اس کے علم، وقت، محنت، وقار اور ضروریات کو بھی اہمیت دے، کیونکہ جس معاشرے میں استاد عزت سے محروم ہو جائے وہاں علم بھی آہستہ آہستہ اپنی عزت کھونے لگتا ہے ہمیں یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ استاد کا کام صرف نصاب مکمل کرنا نہیں؛ نصاب تو کتاب کے آخری صفحے پر ختم ہو جاتا ہے، استاد کا سبق وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں کتاب خاموش ہو جاتی ہے اور زندگی سوال پوچھنا شروع کرتی ہے۔ جب بچہ ناکام ہو کر ٹوٹ جاتا ہے تو استاد اسے اٹھاتا ہے؛ جب کامیابی اسے مغرور کرتی ہے تو استاد اسے زمین دکھاتا ہے؛ جب غلط راستہ آسان لگتا ہے تو استاد اسے مشکل مگر درست راستے کی طرف بلاتا ہے۔ ہر شخص کی زندگی میں کم از کم ایک ایسا استاد ضرور ہوتا ہے جس کا چہرہ وقت کے ساتھ دھندلا جاتا ہے، آواز پوری طرح یاد نہیں رہتی، کلاس روم کی دیواریں حافظے سے اتر جاتی ہیں، مگر اس کا ایک جملہ عمر بھر دل میں روشن رہتا ہے۔ کسی استاد نے شاید کبھی کہا ہوگا، "تم یہ کر سکتے ہو"، اور اس وقت طالب علم نے شاید اس بات کو معمولی سمجھا ہو، مگر برسوں بعد جب وہ کسی مشکل مقام پر کھڑا ہوا ہوگا تو اسے احساس ہوا ہوگا کہ اس کی ہمت کا پہلا چراغ اسی استاد نے جلایا تھا۔ اسی لیے یومِ اساتذہ صرف مبارک باد دینے کا دن نہیں؛ یہ اپنے اندر جھانکنے کا دن بھی ہے کہ ہم نے تعلیم کو کیا بنا دیا ہے اور استاد کو کس مقام پر کھڑا کیا ہے کیا ہم نے استاد کو صرف نمبروں کی مشین بنا دیا ہے؟۔ کیا ہم نے بچے کی پوری شخصیت کو صرف اس کے امتحانی نتیجے میں قید کر دیا ہے؟۔ کیا ہم نے تعلیم کو روزگار تک محدود کر کے انسان سازی کو بھلا دیا ہے؟

اور کیا ہم نے استاد سے قوم بنانے کی توقع رکھتے ہوئے اسے خود ایک باوقار زندگی دینے کا حق بھی ادا کیا ہے؟ ان سوالوں کے جواب شاید اتنے خوش گوار نہ ہوں، مگر استاد نے ہمیں ہمیشہ یہی تو سکھایا ہے کہ مشکل سوال سے بھاگنا نہیں چاہیے ۵ ستمبر کو ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن کو یاد کرتے ہوئے ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ استاد کی عظمت اس کے عہدے سے نہیں، اس کے اثر سے ہوتی ہے؛ صدر کا عہدہ ایک مدت کے لیے ہوتا ہے، استاد کا اثر نسلوں تک رہ سکتا ہے۔ صدر کے فیصلے سرکاری فائلوں میں محفوظ رہتے ہیں، استاد کے فیصلے انسانوں کی شخصیت میں محفوظ رہتے ہیں؛ صدر ملک کی قیادت کرتا ہے، استاد ان لوگوں کی تربیت کرتا ہے جو کل ملک کی قیادت کریں گے اس لیے استاد کو سلام صرف اس لیے نہیں کہ وہ ہمیں پڑھاتا ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ زندگی کو پڑھا کیسے جاتا ہے؛ وہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہر سوال کا فوری جواب ضروری نہیں، مگر صحیح سوال کرنا ضروری ہے اگر زندگی کی مصروفیت میں کبھی کوئی پرانا استاد یاد آ جائے تو صرف سوشل میڈیا پر Happy Teacher's y لکھ کر فرض ادا نہ سمجھیے؛ اگر ممکن ہو تو اسے فون کیجیے، اس کا حال پوچھیے اور اسے بتائیے کہ اس کا پڑھایا ہوا کوئی سبق آج بھی آپ کی زندگی میں زندہ ہے کیونکہ استاد کے لیے اس سے بڑا انعام شاید کوئی نہیں کہ اس کا شاگرد برسوں بعد یہ کہے کہ اے استادِ محترم! آپ نے مجھے صرف کتاب نہیں پڑھائی تھی، آپ نے مجھے زندگی سمجھنے کا سلیقہ دیا تھا۔

اور اگر استاد دنیا سے رخصت ہو چکا ہو تو اس کے لیے دعا کیجیے، کیونکہ بعض استاد جسمانی طور پر رخصت ہو جاتے ہیں مگر ان کی آواز، ان کے جملے، ان کی نصیحتیں اور ان کا کردار شاگردوں کے اندر بہت دیر تک زندہ رہتا ہے۔ استاد کی اصل یادگار کوئی مجسمہ، تختی یا تعریفی سند نہیں؛ اس کی اصل یادگار اس کا شاگرد ہے، جس کے کردار میں استاد کی محنت دکھائی دیتی ہے اور جس کی کامیابی میں استاد کی خاموش خوشی شامل ہوتی ہے۔ لہٰذا 5 ستمبر کو استاد کو پھول ضرور دیجیے، مبارک باد ضرور دیجیے، تصویر بھی بنائیے، مگر ایک وعدہ بھی کیجیے کہ اس کے پڑھائے ہوئے سبق کو صرف امتحان کی کاپی تک محدود نہیں رکھیں گے ورنہ خطرہ یہ ہے کہ ہم ہر سال بڑے فخر سے لکھتے رہیں گے کہ استاد قوم کا معمار ہے"، اور استاد اسٹاف روم کے کسی کونے میں بیٹھا خاموشی سے سوچتا رہے گا کہ حضور، اگر میں واقعی قوم کا معمار ہوں تو کبھی میری اپنی عمارت کا بھی نقشہ دیکھ لیجیے۔ کیونکہ استاد آخر انسان ہے؛ اسے بھی عزت چاہیے، اسے بھی محبت چاہیے، اسے بھی حوصلہ چاہیے اور کبھی کبھی صرف اتنا سننے کی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی اس سے کہہ دے" استاد محترم! آپ نے جو چراغ جلایا تھا، وہ آج بھی روشن ہے"

دل نے کہا انسانیت کہاں ہے؟

محمد عالم گیر مصباحی

کافی دنوں بعد اپنے گاؤں مونا ولی پور سے رونی سید پور ہوتے ہوئے محبی فاؤنڈیشن کی سرگرمی اور عظیم منصوبہ کے تحت شہر آنا ہوا۔ راستے وہی تھے، چہرے وہی تھے، مگر جانے کیوں اس بار بہت کچھ بدلا بدلا محسوس ہوا۔ بہار کا مشہور و معروف ضلع سیتامڑھی، جو بین الاقوامی سرحد نیپال سے متصل ہے، آج کل میرے قیام کا مرکز بنا ہوا ہے۔ اس لیے شہر کی طرف یہ سفر محض ایک سفر نہیں بلکہ اپنے اردگرد کی زندگی کو نئے سرے سے دیکھنے کا موقع بھی بن گیا۔ گاڑی آگے بڑھتی رہی، بازار آتے گئے، دکانوں کی روشنیاں نظر آئیں، لوگوں کی بھیڑ دکھائی دی، مگر اسی ہجوم میں ایک عجیب سی ویرانی محسوس ہوئی۔ انسان بہت تھے، مگر انسانیت کم دکھائی دے رہی تھی۔ دل نے سوال کیا کہ کیا ہم واقعی ترقی کر رہے ہیں یا صرف سہولتوں میں اضافہ کر رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل و شعور، احساس، محبت، رحم اور ہمدردی عطا کی ہے۔ یہی صفات اسے انسان بناتی ہے۔ اصل عظمت دولت، عہدہ یا شہرت میں نہیں، بلکہ اس دل میں ہے جو دوسرے کے درد کو محسوس کرے، کسی مجبور کو دیکھ کر رک جائے اور کسی ضرورت مند کے کام آنا اپنے لیے سعادت سمجھے۔ افسوس کہ آج ہمارے پاس دنیا سے رابطے کے بے شمار ذرائع ہیں، مگر اپنے قریب موجود انسان سے تعلق کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ آنکھیں دوسروں کا دکھ دیکھتی ہیں، مگر دل پہلے جیسا نہیں پگھلتا۔ کسی گھر سے رونے کی آواز آئے تو ہم کھڑکیاں بند کر لیتے ہیں، غریب مدد چاہے تو نگاہیں چرا لیتے ہیں اور بے سہارا سڑک کنارے بیٹھا ہو تو ہم اسے اپنی مصروف زندگی کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔

کبھی ایسا زمانہ تھا جب ایک گھر کی پریشانی پورے محلہ کی فکر بن جاتی تھی۔ کسی کے گھر چولہا نہ جلتا تو آس پاس کے لوگ خاموشی سے اس کا انتظام کرتے، کسی کے والدین بیمار ہوتے تو رشتہ دار حال پوچھنے پہنچ جاتے اور کسی گھر میں خوشی آتی تو پورا محلہ شریک ہوتا۔ آج ہمارے گھروں میں آسائشیں بڑھ گئی ہیں مگر دلوں میں گنجائش کم ہوتی جا رہی ہے۔ ہمارے دسترخوان پر کئی نعمتیں ہوتی ہیں، مگر کبھی خیال نہیں آتا کہ شاید چند قدم کے فاصلے پر کوئی بچہ بھوکا سو رہا ہو۔ ہماری الماریوں میں اضافہ کپڑے موجود ہیں، مگر کسی ضرورت مند کے پاس پہننے تک کے لیے لباس نہیں۔ والدین نے ہماری خاطر اپنی زندگیاں گزار دیں، مگر آج ہمارے پاس ان کے ساتھ بیٹھنے کے لیے وقت نہیں۔ موبائل کے لیے گھنٹوں ہیں، دوستوں کے لیے وقت ہے، تفریح کے لیے فرصت ہے، مگر ماں کی بات سننے اور باپ کا حال پوچھنے کے لیے چند لمحے بھی مشکل ہیں۔ رشتے بھی ہماری بے حسی کا شکار ہیں۔ معمولی باتیں برسوں کی محبت توڑ دیتی ہیں، انا سلام کو روک دیتی ہے اور غلط فہمی خاندان میں فاصلے پیدا کر دیتی ہے۔ سوشل میڈیا نے

ہمیں دنیا کے قریب کر دیا، مگر اپنے ہی گھر سے دور کر دیا۔ ہم ہزاروں لوگوں کی زندگی دیکھتے ہیں، ہر واقعہ پر رائے دیتے ہیں، دوسروں کے مسائل پر جذباتی الفاظ لکھتے ہیں، مگر اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے پریشان شخص کا چہرہ پڑھنے کی فرصت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ موبائل ہمارے ہاتھ میں رہتے رہتے کہیں انسان کا درد ہمارے دل سے تو نہیں نکل گیا؟ اس سے بھی بڑھ کر المیہ یہ ہے کہ نیکی بھی نمائش کا ذریعہ بنتی جا رہی ہے۔ کسی کی مدد کریں تو تصویر، کسی کو کھانا کھلائیں تو تشہیر اور کسی کے کام آئیں تو تعریف مطلوب ہوتی ہے۔ مگر اصل نیکی وہ ہے جسے کرنے کے بعد انسان کو کسی گواہ، تصویر یا واہ واہ کی ضرورت محسوس نہ ہو۔ شاید اس سارے منظر کا سب سے بڑا سوال دوسروں سے نہیں، ہم سے ہے۔

ہم دوسروں کی بے حسی کا شکوہ کرنے سے پہلے اپنے دل سے پوچھیں کہ کیا ہم نے کبھی کسی غریب کا حال پوچھا؟ کسی بیمار کی عیادت کی؟ کسی یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا؟ والدین کے پاس بیٹھا؟ کسی ناراض رشتہ دار کو منانے میں پہل کی؟ پڑوسی کے گھر کی ضرورت محسوس کی؟ کسی ایسے انسان کے کام آئے جس سے ہمیں کوئی فائدہ حاصل نہیں ہونا تھا؟ اگر جواب نفی میں ہے تو ابھی دیر نہیں ہوئی۔ انسانیت بڑے نعروں سے نہیں بلکہ چھوٹے مخلص اعمال سے زندہ رہتی ہے۔ کسی بھوکے کو کھانا کھلا دینا، کسی مجبور کا ہاتھ تھام لینا، کسی غم زدہ کو تسلی دے دینا، کسی کی بات خاموشی سے سن لینا، والدین کے پاس بیٹھ جانا، بچھڑے رشتے کو جوڑنے کے لیے فون کر لینا اور پڑوسی کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھ لینا بھی انسانیت ہے۔ یاد رکھیے، ایک دن یہ دنیا پیچھے رہ جائے گی۔ نہ مال ساتھ ہوگا، نہ منصب، نہ شہرت اور نہ لوگوں کی تعریف۔ ہمارے ساتھ وہی جائے گا جو ہم نے اپنے کردار سے کمایا۔ کسی کی آنکھ سے پونچھا ہوا آنسو، کسی مجبور دل کی نکلی ہوئی دعا اور کسی چہرے پر لائی ہوئی مسکراہٹ شاید ہمارے لیے سب سے قیمتی سرمایہ بن جائے۔ انسان ہونا پیدائشی حقیقت ہے، لیکن انسانیت کردار سے ثابت ہوتی ہے۔ دنیا بدلنے کے لیے ہمیشہ بڑے انقلاب کی ضرورت نہیں، کبھی ایک نرم لفظ، ایک سچی مسکراہٹ، ایک خلوص بھرا سلام اور ایک بے لوث مدد بھی کسی کی زندگی بدل دیتی ہے۔ اس لیے اپنے اندر کے انسان کو جگائیے۔ دل میں رحم رکھیے، رویے میں نرمی لائیے اور خدمتِ خلق کو زندگی کا حصہ بنائیے۔ شاید شہر کی طرف آتے ہوئے میرے دل میں اٹھنے والا یہ سوال دراصل ہم سب کے لیے ہے کہ اگر انسان کے دل میں انسان کے لیے درد باقی نہ رہا تو ترقی کی یہ ساری چمک آخر کس کام کی؟

□□□

غزلہ

حیرت ہے تیرگی کے گھڑے بھر نہیں رہے
کیسے چراغ ہیں جو ضیاء کر نہیں رہے
وائے نصیب دشمناں، شہرِ ستم میں آج
ہم آئنہ بنے ہیں تو پتھر نہیں رہے
ہم مستقل مزاج، محبت سے بے نیاز
اکثر رہے ہیں ساتھ تو اکثر نہیں رہے
صد حیف! چھت تو بن گئی چوکھٹ نہیں بنی
چوکھٹ بنی تو چھت کے پلستر نہیں رہے
کاندھوں پہ گھر کا بوجھ تھا ہاتھوں پہ غم کا بار
یہ ایسے ٹوکرے ہیں جو سر پر نہیں رہے
چپ چاپ سن رہے ہیں تری ہر پلید بات
یہ فرقِ تربیت ہے میاں ڈر نہیں رہے
اک لا وجود عشق تلاشا وجود میں
اک گھر کی آرزو میں کبھی گھر نہیں رہے
پہلی دفع کا ہجر ہے اور ہجر زوردار
کاندھے کو تھپتھپائیں کہ ہم مر نہیں رہے
فیضان کس مقام پہ دیکھا ہے آسمان
پنجرہ کھلا ہے آج تو یہ پَر نہیں رہے

فیضان احمد فیضی

سارا چمن اداس ہے کہ مالی چلا گیا
مولانا ابوالبرکات مظاہری، حیات وخدمات کے روشن نقوش

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

(دوسری قسط) تیسری منزل پر آفس اور انکا کمرہ تھا، وہیں نماز ادا کرتے تھے لیکن کبھی کبھار جائزہ لینے اور نماز کے بہانے مسجد میں ضرور تشریف لے آتے، اس دوران بچوں کی تعلیم وتربیت اور اساتذہ کی کارکردگی پر ایک نظر ضرور ڈالتے اور گہرائی سے اسکا جائزہ لیتے، کوئی چیز قابل اصلاح ہوتی تو اس کی نشاندہی فرماتے، گویا وہ مدرسے کے حالات، طلباء کی نقل وحرکت اور اساتذہ کی سرگرمیوں سے بے خبر نہیں بلکہ ہمیشہ باخبر رہتے، نماز ہوگئی تو اس دن کچھ دیر کے بعد مجھے حضرت مولانا نے کسی خادم کے ذریعے آفس میں بلوایا، میں ڈرتے ڈرتے حاضر خدمت ہوا اور باہر سے ہی سلام کیا تو حکم ہوا کہ اندر آئیے اور بیٹھ جائیے، میں نے حکم کی تعمیل کی اور ایک طرف کونے میں بیٹھ گیا، حضرت مولانا اسوقت کسی کتاب کے مطالعے میں مصروف تھے، کچھ دیر کے بعد نظر اٹھائی اور میری جانب دیکھ کر فرمانے لگے کہ آج فجر کی نماز آپ نے پڑھائی؟ میں نے ڈرتے ڈرتے ہاں میں جواب دیا تو فرمانے لگے ماشاءاللہ آپ کی آواز اور تلاوت تو بہت اچھی ہے، اس کے بعد فرمایا کہ آپ نے قرآن کہاں سے حفظ کیا اور کہاں پڑھا؟ اس طرح کے کئی سوالات کچھ منٹ تک وہ مجھ سے کرتے رہے اور میں اسکا جواب دیتا رہا، بات کرتے کرتے ایک دم، اچانک سے کھڑے ہوگئے، پیچھے الماری تھی اسے کھولا اور کچھ نکالا، پھر مصافحے کے لیے میری طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہوئے اور فرمایا کہ جائیے محنت سے پڑھیئے، کوئی ضرورت ہو تو ہم سے ضرور بتائیے، میں مفتی عبدالقدوس صاحب سے کہہ دوں گا کہ وہ جہری نماز پڑھانے کی ذمہ داری آپ کو دیدیں۔ سلام مصافحہ کے بعد میں دفتر سے باہر نکلا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں ایک اچھی خاصی رقم تھی جو میری حوصلہ افزائی کے لیے مولانا نے عنایت فرمایا تھا، اس کے بعد بھی کئی ایسے مواقع آتے رہے، جب میں مولانا کی خردنوازی، حوصلہ افزائی اور ان کی شفقت ومحبت سے بھرپور استفادہ کرتا رہا، وہ طلباء سے متعلق کسی طرح کے کمپرومائز کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے، چاہے وہ تعلیم کا مسئلہ ہو یا پھر دیگر کوئی اور معاملہ ہو، ہمیشہ طلباء کے حق میں ڈٹے رہتے اور طلباء کے خلاف بہت کم سنتے تھے، کسی طلباء کے اخراج کی رپوٹ اگر دفتر میں پہونچ جاتی تب بھی اس معاملے میں نرمی اختیار کرتے اور حتی الامکان اخراج سے گریز کرتے، اساتذہ کو بھی ہمیشہ یہی تاکید کرتے کہ طلباء کے ساتھ جہاں تک ہوسکے خیرخواہی اور ہمدردی کا مظاہرہ کیا جائے، شاید اسی لئے وہ مدرسے کی ایک ایک چیز پر باریکی سے نظر رکھتے، مدرسے میں کھانا کیا بن رہا ہے؟ طلباء کو کونسا کھانا نامل رہا ہے، کھانے میں کوئی شکایت تو نہیں ہے؟ طلباء کو بلا کر پوچھتے آج کھانے میں کیا بنا تھا؟ کھانا کیسا تھا وغیرہ وغیرہ، حضرت مولانا بیک وقت مدرسے کے شیخ الحدیث بھی تھے، بہترین ناظم ومنتظم بھی، اذان بلال کے ایڈیٹر بھی اور سب سے بڑھکر وہ طلباء کے محسن ومربی بھی تھے، دنیا بھر کے حالات سے باخبر رہنے کے لئے پابندی سے اخبارات کا مطالعہ بھی کرتے، کئی بار تو صبح صبح بازار سے مجھ سے اخبار منگواتے، طلباء کے سالانہ اور مسابقاتی پروگرام میں ناچیز نے بھی کسی عنوان پر تقریر میں حصہ لیا، اس میں میری پوزیشن آئی، جب انعامی تقریب منعقد ہوئی تو میری تقریر سن کر حضرت مولانا اتنے خوش ہوئے کہ مجھے دفتر بلا کر فرمایا کہ یہ تقریر تو آپ نے کسی کتاب سے یا نہیں کی ہے، کس نے تیار کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ حضرت یہ تقریر میں نے خود لکھی ہے اور اپنے سے تیار کی ہے، تقریر انکو اتنی پسند آئی کہ دوبارہ مجھ سے دفتر میں سنا اور حوصلہ افزائی فرمائی، اس طرح اور بھی کئی مواقع ایسے آئے جن سے میں مستفید ہوتا رہا، ششماہی اور سالانہ امتحان میں ناچیز کی اول پوزیشن آئی تو اس موقع پر بھی حضرت مولانا نے انعام واکرام سے نوازا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس طرح طلبہ کی حوصلہ افزائی اور ان کی خیرخواہی کا میں مشاہدہ کرتا رہا، درس میں اکثر بزرگوں کے کوئی اہم واقعات ضرور سناتے اور اکثر وبیشتر فرماتے کہ میں سفر میں جانا نہیں چاہتا لیکن مجبوراً صرف اسلئے جاتا ہوں کہ آپ لوگوں کی ذمہ داری میرے سر ہے، کم از کم اتنا انتظام تو ہو جائے جس سے آپ حضرات کے کھانے، پینے اور وظیفہ وغیرہ کے جو اخراجات ہیں وہ پورے ہو جائیں، صرف اسی فکر کو لے کر میں سفر میں جاتا ہوں اور میرا کوئی دوسرا مقصد نہیں ہوتا، آپ کی ضروریات کا بہتر سے بہتر نظم ہو بس اسی لئے میں سفر کرتا ہوں، انکا دعوی تھا کہ ہندوستان میں دارالعلوم دیوبند کے بعد طلباء کو معیاری کھانا، میرے علاوہ کوئی نہیں دیتا، میں چاہتا ہوں کہ میرے یہاں کے طلباء کو ساری چیزیں معیاری فراہم کی جائیں، کیونکہ آپ مہمان رسول ہیں اور مہمان رسول کی جتنی تکریم کی جائے وہ کم ہے، اکثر اسفار انکے امریکہ اور دیگر ممالک کے ہوتے تھے، اس وقت طلباء کے درمیان یہ مشہور تھا کہ ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ غیر ممالک کے اسفار اگر کوئی عال

دہشت گردی کے پورے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنا ہوگا: مودی

انہوں نے زور دے کر کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کسی بھی طرح کے ''دوہرے معیار'' کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔

بشکیک: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے 26ویں سربراہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی کے پورے ماحولیاتی نظام، بشمول اس کی مالی معاونت، بھرتی، انتہا پسندی اور دہشت گردوں کو محفوظ پناہ گاہیں فراہم کرنے کے نظام کو ختم کرنا ہوگا۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں کسی بھی طرح کے ''دوہرے معیار'' کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ دہشت گردی پوری انسانیت کے لیے ایک ''سنگین چیلنج'' بنی ہوئی ہے اور اس کے خلاف جنگ صرف ''کارروائی اور جوابی کارروائی'' کی سوچ تک محدود نہیں رہ سکتی۔ انہوں نے کہا، ''ہمیں دہشت گردی کے پورے ماحولیاتی نظام کو ختم کرنا ہوگا، جس میں اس کی مالی معاونت، بھرتی، انتہا پسندی اور محفوظ پناہ گاہیں شامل ہیں۔ ہمیں ایک آواز میں یہ کہنا ہوگا کہ اس سنگین مسئلے پر دوہرے معیار کی کوئی جگہ نہیں ہو سکتی۔'' مودی نے مزید کہا کہ جو ممالک دہشت گردی کو اپنی پالیسی کے ایک آلے کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور دہشت گردوں کو پناہ اور حمایت فراہم کرتے ہیں، انہیں واضح پیغام دیا جانا چاہیے کہ دہشت گردی کسی کے لیے بھی ''اسٹریٹجک اثاثہ'' نہیں بن سکتی۔ وزیر اعظم نے کہا کہ امن اور سلامتی SCO کے لیے ہندوستان کے وژن کا پہلا ستون ہے، جس کے ساتھ ''رابطہ'' اور ''مواقع'' بھی اہم ستون ہیں۔ افغانستان کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ پرامن اور محفوظ یوریشیا کی مشترکہ خواہش افغانستان میں امن اور استحکام سے بھی جڑی ہوئی ہے۔ ہندوستان افغانستان کے عوام کی ترقی اور انسانی امداد کے لیے اپنا کردار ادا کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی کرتا رہے گا۔ مغربی ایشیا کے بحران پر مودی نے کہا کہ کسی ایک خطے میں ہونے والا تنازع صرف وہیں تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کے اثرات پوری دنیا کی ''توانائی سلامتی، بحری تجارت اور سپلائی چین'' پر پڑتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کے ممالک کو ایسے بحرانوں کا سب سے زیادہ خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اسی لیے ہندوستان کا موقف ہے کہ تمام کشیدگی اور جنگوں کا حل میدان جنگ میں نہیں بلکہ مکالمے اور سفارت کاری کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ وزیر اعظم نے منشیات کی اسمگلنگ کو نوجوان نسل اور علاقائی سلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے ایس سی او کے ان میکانزم کے ذریعے مزید مضبوط تعاون پر زور دیا جو سلامتی کے خطرات، منظم جرائم، معلوماتی سلامتی اور منشیات سے نمٹنے کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان نظاموں کو عملی تعاون اور بروقت کارروائی کے مؤثر ذرائع بنانا ہوگا۔ مودی نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ایس سی او کے تعاون کے فوائد براہ راست عوام تک پہنچنے چاہئیں اور عوام سے عوام کے تعلقات کو اس تعاون کے مرکز میں رکھا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''ہمارا سب سے بڑا سرمایہ ہمارے عوام کے درمیان تعلقات ہیں۔ ہندوستان کے لیے ایس سی او کے عظیم تہذیبوں، ثقافتوں اور خیالات کا سنگم ہے۔ ایس سی او کے اگلے 25 برسوں میں عوام سے عوام کے تعلقات کو ہمارے تعاون کے مرکز میں رکھا جانا چاہیے۔ ہماری کامیابی کا حقیقی پیمانہ یہ ہونا چاہیے کہ ہماری کوششوں سے نوجوانوں کے لیے کتنے نئے مواقع پیدا ہوئے، ہمارے تاجروں کے لیے کتنی نئی منڈیاں کھلیں، ہمارے کسانوں کو ٹیکنالوجی سے کتنا فائدہ ہوا اور ہمارے شہریوں کی زندگی کتنی بہتر ہوئی۔

بھارت کی معیشت کی 8.7 فیصد شاندار ترقی

چین، امریکا اور یورپ کو بہت پیچھے چھوڑ دیا

نئی دہلی: بھارت نے عالمی معاشی غیر یقینی صورتحال کے باوجود اپنی مضبوط رفتار برقرار رکھتے ہوئے اپریل سے جون 2026 کی سہ ماہی میں 7.8 فیصد حقیقی جی ڈی پی نمو ریکارڈ کی ہے، جس کے ساتھ وہ دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں سرفہرست رہا۔ یہ شرح چین، امریکا اور بڑی یورپی معیشتوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر زیادہ ہے۔ اسی مدت میں چین کی شرح نمو 3.4 فیصد رہی، جبکہ امریکا اور برطانیہ نے 1.2 فیصد، کینیڈا نے 1.5 فیصد، جرمنی نے ایک فیصد، اٹلی نے 0.8 فیصد اور فرانس و جاپان نے صرف 0.5 فیصد نمو ریکارڈ کی۔ ایشیا میں ملائیشیا 6 فیصد، سنگاپور 9.5 فیصد اور انڈونیشیا 5.29 فیصد کی شرح سے بڑھے۔ بھارت کی 8.7 فیصد شرح نمو مارکیٹ کی توقعات سے بھی بہتر رہی۔ ماہرین نے تقریباً 1.7 فیصد جبکہ ریزرو بینک آف انڈیا نے 7 فیصد ترقی کی پیش گوئی کی تھی۔ مضبوط سرمایہ کاری، مینوفیکچرنگ اور گھریلو کھپت نے ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ مینوفیکچرنگ سیکٹر میں 2.9 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ مالیاتی، رئیل اسٹیٹ اور پیشہ ورانہ خدمات میں بھی مضبوط نمو سامنے آئی۔ مجموعی ویلیو ایڈڈ یعنی GVA میں حقیقی بنیادوں پر 2.8 فیصد اضافہ ہوا۔ معیشت کی مضبوطی دوسرے اشاریوں میں بھی دکھائی دے رہی ہے۔ جولائی میں مسافر گاڑیوں کی فروخت 3.34 فیصد بڑھ کر 4.58 لاکھ یونٹس تک پہنچ گئی، ٹریکٹر فروخت میں 28.1 فیصد اور دو پہیہ گاڑیوں کی فروخت میں 28.3 فیصد اضافہ ہوا۔ جی ایس ٹی آمدنی میں 15.4 فیصد جبکہ ڈیجیٹل ادائیگیوں کے حجم میں 16.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ برآمدی محاذ پر بھی بھارت نے مضبوط کارکردگی دکھائی۔ جولائی میں اشیا کی برآمدات 24.44 ارب ڈالر تک پہنچیں۔ الیکٹرانکس برآمدات میں 4.57 فیصد، انجینئرنگ مصنوعات میں 7.17 فیصد اور کیمیکل برآمدات میں 4.14 فیصد اضافہ ہوا۔ غیر ملکی سرمایہ کاری نے بھی رفتار پکڑی اور اپریل سے جون 2026 کے دوران مجموعی اندرونی ایف ڈی آئی تقریباً 30.7 ارب ڈالر رہی۔ تازہ اعداد و شمار ایسے وقت میں سامنے آئے ہیں جب عالمی معیشت بلند توانائی قیمتوں، جغرافیائی کشیدگی اور سپلائی چین کے خطرات کا سامنا کر رہی ہے۔ اس کے باوجود بھارت کی مضبوط گھریلو طلب، سرمایہ کاری، مینوفیکچرنگ اور برآمدات نے اسے چین، امریکا اور یورپ کی بڑی معیشتوں کے مقابلے میں نمایاں مقام دلایا ہے۔

بھارت اور برطانیہ دفاعی تعاون کے

نئے مرحلے میں مشترکہ ہتھیار سازی اور ٹیکنالوجی پر زور

نئی دہلی: بھارت اور برطانیہ اپنے دفاعی تعلقات کو روایتی خرید و فروخت سے آگے بڑھاتے ہوئے مشترکہ تحقیق، ترقی اور جدید دفاعی نظاموں کی تیاری کی جانب لے جا رہے ہیں۔ دونوں ممالک کا مقصد ایسی طویل مدتی شراکت داری قائم کرنا ہے جس میں اہم فوجی ٹیکنالوجیز کی مشترکہ تیاری اور پیداوار کو مرکزی حیثیت حاصل ہو۔ دونوں ممالک کے درمیان لائٹ ویٹ ملٹی رول میزائل سے متعلق تعاون اس نئی حکمت عملی کا نمایاں حصہ ہے۔ اس منصوبے کے ذریعے بھارت میں میزائلوں کی تیاری اور مستقبل میں ان کی ٹیکنالوجی اور پیداواری صلاحیت کو مزید مقامی بنانے کی راہ ہموار ہونے کی توقع ہے۔ دفاعی تعاون کا ایک اور اہم شعبہ الیکٹرک پروپلشن سسٹم ہے، جسے مستقبل کے بھارتی بحری جنگی جہازوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹیکنالوجی جدید جنگی بحری جہازوں کی توانائی، رفتار اور آپریشنل صلاحیت کے لیے اہم سمجھی جاتی ہے۔ بھارت اور برطانیہ جیٹ انجن ٹیکنالوجی، جدید میزائل نظام، بحری ٹیکنالوجی اور دیگر اہم دفاعی شعبوں میں بھی مشترکہ مواقع تلاش کر رہے ہیں۔ نئی دہلی کی کوشش ہے کہ مستقبل کے دفاعی معاہدوں میں محض تیار شدہ ہتھیار خریدنے کے بجائے ٹیکنالوجی کی منتقلی اور بھارت میں پیداوار کو زیادہ اہمیت دی جائے۔ یہ حکمت عملی بھارت کے آتم نربھر بھارت اور مقامی دفاعی مینوفیکچرنگ کے اہداف سے بھی مطابقت رکھتی ہے۔ بھارت دنیا کے بڑے دفاعی درآمد کنندگان میں شامل رہا ہے، لیکن حالیہ برسوں میں ملکی پیداوار اور دفاعی برآمدات بڑھانے پر تیزی سے توجہ دی گئی ہے۔ برطانیہ کے لیے بھی بھارت دنیا کی سب سے بڑی اور تیزی سے جدید ہونے والی دفاعی منڈیوں میں سے ایک ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان بڑھتی اسٹریٹجک قربت کے باعث برطانوی دفاعی کمپنیوں کیلئے بھارت میں مشترکہ پیداوار، تحقیق اور سپلائی چین قائم کرنے کے نئے مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کی مسلح افواج مشترکہ مشقوں اور تربیتی سرگرمیوں کے ذریعے بھی تعاون بڑھا رہی ہیں۔ بحر ہند اور وسیع تر انڈو پیسیفک خطے میں سمندری سلامتی دونوں ممالک کے دفاعی تعلقات کا اہم ستون بنتی جا رہی ہے۔ بھارت اور برطانیہ کے بڑھتے دفاعی تعلقات کا بنیادی پیغام واضح ہے: مستقبل کی شراکت داری صرف 'خریدار اور فروخت کنندہ' کے تعلق تک محدود نہیں رہے گی بلکہ مشترکہ طور پر دفاعی ٹیکنالوجی تیار کرنے، بھارت میں اسے بنانے اور ممکنہ طور پر عالمی منڈیوں تک پہنچانے پر مرکوز ہوگی۔

شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہ اجلاس میں مودی کی شی جن پنگ اور پوتن کی ملاقات

اجلاس کا مقصد علاقائی اور عالمی امور پر بات چیت اور تعاون کو آگے بڑھانا ہے

بشکیک: شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے رکن ممالک کے سربراہان منگل کو بشکیک کے پرس اورد و کانگریس ہال میں 26ویں سربراہ اجلاس کی سرکاری گروپ فوٹو کے لیے جمع ہوئے۔ یہ سالانہ علاقائی اجلاس کی ایک اہم روایت ہے۔ خاندانی تصویر کے لیے رہنماؤں کے جمع ہونے کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی کو چینی صدر شی جن پنگ اور روسی صدر ولادیمیر پوتن سے مختصر گفتگو کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ 26ویں ایس سی او سربراہ اجلاس کے موقع پر پرس اورد و کانگریس ہال میں رکن ممالک کے رہنماؤں کی گول میز نشست بھی ہوئی۔ کرغزستان کے صدر اور اجلاس کے میزبان سادر ژاپاروف نے اس نشست کی صدارت کی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے علاوہ چینی صدر شی جن پنگ، روسی صدر ولادیمیر پوتن، پاکستانی وزیر اعظم شہباز شریف، ایرانی صدر مسعود پزشکیان، بیلاروس کے صدر الیگزینڈر لوکاشینکو، قازقستان کے صدر قاسم ژومارت توکایف، ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایف اور تاجکستان کے صدر امام علی رحمان بھی اجلاس میں موجود ہیں۔ 26ویں ایس سی او سربراہ اجلاس میں 10 رکن ممالک، 15 شراکت دار ممالک اور دو مبصر ممالک شریک ہیں۔ اجلاس کا مقصد علاقائی اور عالمی امور پر بات چیت اور تعاون کو آگے بڑھانا ہے۔ 10 ممالک کی رکنیت کے ساتھ شنگھائی تعاون تنظیم دنیا کی مجموعی جی ڈی پی کے تقریباً 25 فیصد کی نمائندگی کرتی ہے۔ ایس سی او ممالک باہمی مفادات کے شعبوں میں بین الاقوامی قانون کے تسلیم شدہ اصولوں اور ضابطوں کی بنیاد پر ہمسایہ ممالک کے درمیان دوستی، تعاون اور اچھے تعلقات کو فروغ دے رہے ہیں۔ تنظیم کے اہم مقاصد میں باہمی اعتماد، دوستی اور اچھے ہمسایہ تعلقات کو مضبوط بنانا، خطے میں امن، سلامتی اور استحکام برقرار رکھنے کے لیے کثیر الجہتی تعاون کو فروغ دینا، نئے چیلنجز اور خطرات سے مشترکہ طور پر نمٹنا، مختلف شعبوں میں مؤثر اور باہمی مفید تعاون کو فروغ دینا اور اقتصادی، سماجی و ثقافتی ترقی کو آگے بڑھانا شامل ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں، جو شنگھائی تعاون تنظیم کے قیام کی 25ویں سالگرہ کے موقع پر منعقد ہو رہا ہے۔ ہندوستان 2017 سے اس تنظیم کا مکمل رکن ہے۔ وزیر اعظم مودی اجلاس سے خطاب کریں گے اور اس فورم پر سلامتی، رابطے اور مواقع سے متعلق ہندوستان کی ترجیحات کو اجاگر کریں گے۔ اجلاس کا انعقاد وسیع تر ایس سی او پلس فارمیٹ میں بھی کیا جا رہا ہے، جس میں ایک درجن سے زائد متعلقہ ممالک کے رہنما شریک ہیں۔ اس توسیعی اجلاس میں ترکی کے صدر رجب طیب اردوان، آذربائیجان کے صدر الہام علییف، آرمینیا کے وزیر اعظم نیکول پاشینیان، منگولیا کے صدر اوخنا گین خورلیسوخ، لاؤس کے صدر تھونگ لون سیسولیت اور ٹوگو کے صدر فاؤرے گناسنگبے سمیت دیگر رہنما شرکت کر رہے ہیں۔

بھارت کی دفاعی خود انحصاری کو تقویت

AK-203 رائفلز کی مقامی پیداوار میں بڑی پیش رفت

نئی دہلی: بھارت نے دفاعی شعبے میں خود انحصاری کی جانب ایک اور اہم قدم اٹھاتے ہوئے جدید AK-203 اسالٹ رائفلز کی مقامی پیداوار میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ اتر پردیش کے امیٹھی میں قائم کورووا فیکٹری میں تیار ہونے والی یہ رائفلیں بھارتی فوج کے پرانے ہتھیاروں کی جگہ لینے کے ساتھ ملک کی دفاعی مینوفیکچرنگ صلاحیت کو بھی مضبوط کر رہی ہیں۔ AK-203 معروف کلاشنکوف خاندان کی جدید رائفل ہے، جسے بھارتی فوج کی عملی ضروریات کے مطابق اپنایا گیا ہے۔ یہ 7.39×62 ملی میٹر گولہ بارود استعمال کرتی ہے اور مشکل موسمی و جغرافیائی حالات میں قابل اعتماد کارکردگی کے لیے جانی جاتی ہے۔ بھارت اور روس کے مشترکہ منصوبے انڈو۔روشین رائفلز پرائیویٹ لمیٹڈ کے تحت تقریباً 01.6 لاکھ AK-203 رائفلز بھارت میں تیار کرنے کا منصوبہ ہے۔ پیداوار میں مقامی حصوں کا تناسب مسلسل بڑھایا گیا ہے، جس کا مقصد بالآخر رائفل کو تقریباً مکمل طور پر بھارت میں تیار کرنا ہے۔ اس پروگرام کی اہمیت صرف بھارتی فوج کو نئی رائفل فراہم کرنے تک محدود نہیں۔ مقامی مینوفیکچرنگ کے ذریعے بھارت اہم ہتھیاروں کے لیے بیرونی سپلائی چین پر انحصار کم کرنے، ہلکی دفاعی صنعت میں نئی مہارت پیدا کرنے اور مستقبل میں برآمدی امکانات بڑھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ AK-203 کو بھارتی فوج کی INSAS رائفلز کی جگہ مرحلہ وار شامل کیا جا رہا ہے۔ نئی رائفل نسبتاً جدید ڈیزائن، بہتر قابل اعتماد کارکردگی اور مختلف جنگی حالات میں استعمال کی صلاحیت فراہم کرتی ہے۔ بھارت حالیہ برسوں میں لڑاکا طیاروں، میزائلوں، توپ خانوں، بحری جہازوں، ڈرونز اور چھوٹے ہتھیاروں سمیت متعدد دفاعی شعبوں میں مقامی پیداوار بڑھا رہا ہے۔ AK-203 پروگرام اسی وسیع 'میک ان انڈیا' اور آتم نربھر بھارت حکمت عملی کا حصہ ہے۔ بڑے پیمانے پر مقامی پیداوار کا کامیابی سے مکمل ہونے کی صورت میں AK-203 منصوبہ بھارت کو نہ صرف اپنی مسلح افواج کی ضروریات پوری کرنے بلکہ مستقبل میں عالمی چھوٹے ہتھیاروں کی مارکیٹ میں ایک اہم مینوفیکچرنگ اور برآمدی مرکز کے طور پر ابھرنے میں بھی مدد دے سکتا ہے۔

مالدیپ کے صدر نے گریٹر میل کنی کنیکٹیویٹی پروجیکٹ کا خیر مقدم کیا

کہا کہ ہندوستان کے ساتھ منصوبوں کو ترجیح دیں گے

مالے: مالدیپ کے صدر محمد موزیزو نے تھیلامالے پل کو ایک تاریخی انفراسٹرکچر پروجیکٹ قرار دیا ہے جو مالدیپ اور ہندوستان کے درمیان قریبی اور پائیدار تعلقات کی علامت ہے۔ سرکاری طور پر گریٹر مالے کنیکٹیویٹی پروجیکٹ (GMCP) کے نام سے جانا جاتا ہے، تھیلامالے برج مالدیپ میں بنیادی ڈھانچے کا سب سے بڑا اقدام ہے، جو ہندوستان اور مالدیپ کے درمیان دوطرفہ تعلقات کی بنیاد کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس منصوبے کی مالی اعانت 500 ملین ڈالر ہندوستانی امدادی پیکج (100 ملین ڈالر گرانٹ 400+ ملین ڈالر رعایتی لائن آف کریڈٹ) کے ذریعے کی گئی ہے۔ موزیزو نے یہ تبصرہ قومی انجینئرز ڈے کے موقع پر ایک خصوصی میڈیا بریفنگ کے دوران کیا، جو مالے سے ولیمالے تک نئے منسلک پل کے حصے میں دوپہر کی سیر کے بعد ہوا۔ صدر کے دفتر کے ایک سرکاری بیان کے مطابق، موزیزو نے ہندوستانی حکومت، خاص طور پر وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے گریٹر مالے کنیکٹیویٹی پروجیکٹ کو دی گئی خصوصی ترجیح پر زور دیا۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی، ہندوستانی حکومت اور ہندوستانی ہائی کمشنر جی بالاسوبرامنین کے لئے خلوص تشکر کا اظہار کیا۔ دونوں جزیروں کے اب مکمل طور پر منسلک ہونے کے ساتھ، موزیزو نے نوٹ کیا کہ یہ سنگ میل دونوں ممالک کی تکنیکی ٹیموں کی سرشار کوششوں سے ممکن ہوا، اور اس میں شامل تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔ صدر نے اس امید کا اظہار کیا کہ موجودہ رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے، پورے پراجیکٹ کو ایک سال کے اندر مکمل کر لیا جائے گا، جو کہ گریٹر مالے ایریا میں ترقی کے لیے ایک اہم اتپریرک کے طور پر کام کرے گا۔

بھارت میں UPI لین دین 20 فیصد بڑھ کر 82.29 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا

نئی دہلی: یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (UPI) ٹرانزیکشن کا حجم اگست کے مہینے میں 22 فیصد (سال بہ سال) بڑھ کر 24.51 بلین ہو گیا، جبکہ یو پی آئی ٹرانزیکشن ویلیو گزشتہ ماہ 20 فیصد بڑھ کر 29.82 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی۔ منگل کو نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (NPCI) کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق اوسطاً، یو پی آئی نے اگست میں روزانہ تقریباً 791 ملین ٹرانزیکشنز پر کارروائی کی، جس میں یومیہ لین دین کی اوسط قدر تقریباً 205,96 کروڑ روپے ہے۔ جولائی میں، یو پی آئی لین دین کا حجم 23.66 بلین تھا، جبکہ یو پی آئی لین دین کی قیمت 19 فیصد بڑھ کر 29.88 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گئی۔ یو پی آئی نے جولائی میں روزانہ تقریباً 763 ملین لین دین پر کارروائی کی، جس میں روزانہ کی اوسط لین دین کی قیمت تقریباً 96,383 کروڑ ہے۔ دریں اثنا، اگست میں آئی ایم پی ایس فوری فنڈ کی منتقلی کی تعداد 360 ملین تھی، جس میں لین دین کی رقم میں 18 فیصد اضافہ ہوا 7.04 لاکھ کروڑ روپے۔ این پی سی آئی کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یومیہ آئی ایم پی ایس لین دین کی اوسط تعداد 11.61 ملین تھی، جس میں 701,22 کروڑ روپے روزانہ کی اوسط لین دین کی رقم تھی۔

پہلی سہ ماہی میں 7.8 فیصد شرح

نمو باقی سال کے لیے نیک شگون: نرملا سیتارمن

نئی دہلی: مرکزی وزیر خزانہ نرملا سیتا رمن نے منگل کو کہا کہ مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں ہندوستان کی مجموعی گھریلو پیداوار میں 8.7 فیصد کی شرح سے اضافہ باقی مالی سال کے لیے نیک شگون ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی چیلنجوں کے باوجود ملک کی معیشت میں اہم شعبوں میں وسیع پیمانے پر ترقی دیکھی گئی ہے۔ انسٹاگرام پر جاری ایک ویڈیو پیغام میں نرملا سیتا رمن نے کہا کہ امریکہ کی ریاست شمالی کیرولائنا کے شہر ایشویل میں منعقدہ جی 20 اجلاس میں جہاں وہ مختلف نشستوں میں شرکت کر رہی ہیں ہندوستان کی تازہ اقتصادی شرح نمو کو بھی سراہا گیا۔ انہوں نے کہا کہ مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی کے اعداد و شمار گزشتہ روز جاری ہوئے ہیں اور ہم نے 8.7 فیصد کی شرح نمو حاصل کی ہے۔ دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت عالمی منظرنامے میں نمایاں مقام رکھتی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ اجلاس میں شریک تمام ممالک ہندوستان کی اقتصادی کارکردگی کی تعریف کر رہے ہیں کیونکہ عالمی سطح پر موجود مشکلات کے باوجود ملک نے رواں مالی سال کی پہلی سہ ماہی میں یہ شرح نمو حاصل کی ہے جو باقی سال کے لیے بھی ایک مثبت اشارہ ہے۔ نرملا سیتارمن نے اس ترقی کو وسیع اور متوازن قرار دیتے ہوئے کہا کہ مختلف شعبوں میں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صنعتی پیداوار کے شعبے میں 2.9 فیصد جبکہ مالیاتی اور پیشہ ورانہ خدمات کے شعبے میں 1.12 فیصد کی شرح سے ترقی ہوئی ہے۔ وزیر خزانہ نے ہندوستان کے زرمبادلہ کے ذخائر کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ یہ تقریباً 700 ارب امریکی ڈالر سے کچھ زیادہ ہیں۔ ان کے یہ بیانات سرکاری اعداد و شمار جاری ہونے کے ایک روز بعد سامنے آئے ہیں جن کے مطابق اپریل سے جون 2026 کی سہ ماہی میں ہندوستان کی حقیقی مجموعی گھریلو پیداوار میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ شرح ریزرو بینک آف انڈیا کے پہلے کے 7 فیصد کے تخمینے سے زیادہ ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 2026-27 کی پہلی سہ ماہی میں حقیقی مجموعی گھریلو پیداوار کا تخمینہ 81.36 لاکھ کروڑ روپے لگایا گیا جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی سہ ماہی میں یہ 75.46 لاکھ کروڑ روپے تھی۔ اسی دوران برائے نام مجموعی گھریلو پیداوار 10.3 فیصد بڑھ کر 88.27 لاکھ کروڑ روپے ہو گئی جو مالی سال 2025-26 کی پہلی سہ ماہی میں 80 لاکھ کروڑ روپے تھی۔

مودی۔ پزشکیان ملاقات میں 'خاص کیمسٹری'

بدلتے مغربی ایشیا میں بھارت۔ ایران تعلقات کی اہمیت بڑھی

نئی دہلی: شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کے موقع پر وزیر اعظم نریندر مودی اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان کی ملاقات کو بدلتے ہوئے مغربی ایشیائی حالات میں خاص اہمیت کا حامل قرار دیا جا رہا ہے۔ دونوں رہنماؤں کی بات چیت میں گرمجوشی اور قریبی ہم آہنگی دکھائی دی، جو بھارت اور ایران کے گہرے تاریخی اور تہذیبی تعلقات کی عکاسی کرتی ہے۔ مغربی ایشیا میں تیزی سے بدلتے اتحاد اور نئی علاقائی صف بندیوں کے درمیان بھارت اور ایران کے تعلقات کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ دونوں ممالک اپنے باہمی روابط کو کسی تیسرے ملک یا اتحاد کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے آزادانہ طور پر آگے بڑھاتے رہے ہیں۔ بھارت اور ایران کے تعلقات محض موجودہ جغرافیائی سیاست تک محدود نہیں بلکہ دونوں ممالک کے درمیان تاریخ، ثقافت اور عوامی روابط کی مضبوط بنیاد موجود ہے، جس کی وجہ سے نئی دہلی اور تہران براہ راست دوطرفہ سفارت کاری کو خصوصی اہمیت دیتے ہیں۔ وزیر اعظم مودی اور صدر پزشکیان نے ملاقات کے دوران دوطرفہ تعلقات کے ساتھ مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا۔ مودی نے خطے میں بڑھتی کشیدگی پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے بھارت کے اس موقف کو دہرایا کہ مسائل کا حل مذاکرات اور سفارت کاری کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے۔ دونوں رہنماؤں نے بھارت اور ایران کے درمیان اقتصادی تعاون اور تجارت کو مزید وسعت دینے پر بھی زور دیا۔ بھارت ایران کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کو مختلف شعبوں میں مضبوط کرنے کے ساتھ دوطرفہ تجارت کو بڑھانے اور متنوع بنانے کا خواہاں ہے۔ بات چیت میں سمندری تجارت اور خطے کے اہم بحری راستوں کی سلامتی بھی نمایاں رہی۔ آزادانہ جہاز رانی اور تجارت کو یقینی بنانے کے ساتھ تنازعات کے دوران عام شہریوں، تجارتی جہازوں، بحری عملے اور شہری بنیادی ڈھانچے کے تحفظ کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ بھارت اور ایران نے برکس اور ایس سی او سمیت کثیر الجہتی فورمز پر تعاون جاری رکھنے کی خواہش بھی ظاہر کی، جبکہ صدر پزشکیان کو بھارت میں ہونے والے آئندہ برکس سربراہی اجلاس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بدلتے عالمی اور علاقائی حالات کے درمیان مودی۔ پزشکیان ملاقات اس بات کا اشارہ ہے کہ نئی دہلی مغربی ایشیا میں اپنی آزاد خارجہ پالیسی برقرار رکھتے ہوئے ایران کے ساتھ تاریخی، اقتصادی اور اسٹریٹجک تعلقات کو مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے۔

بھارت کی چین پر انحصار کم کرنے کی کوشش

جاپانی کمپنیوں کی بھارت میں سرمایہ کاری تیزی سے بڑھنے لگی

نئی دہلی: چین سے وابستہ بڑھتے کاروباری اور جغرافیائی سیاسی خطرات کے درمیان جاپانی کمپنیاں بھارت میں اپنی موجودگی تیزی سے بڑھا رہی ہیں۔ آٹو موبائل اور مینوفیکچرنگ کے بعد اب رئیل، بینکاری، ٹیکنالوجی اور تحقیق و ترقی کے شعبوں میں بھی جاپانی سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ جاپانی کمپنیوں کی حکمت عملی میں بھارت کو صرف ایک بڑی صارف منڈی کے طور پر نہیں بلکہ چین پر ضرورت سے زیادہ انحصار کم کرنے کے لیے ایک اہم متبادل پیداواری اور کاروباری مرکز کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ جاپان کی اپنی آبادی اور گھریلو مارکیٹ سکڑ رہی ہے، جبکہ چین میں کاروباری خطرات اور غیر یقینی صورتحال نے کمپنیوں کو نئے مواقع تلاش کرنے پر مجبور کیا ہے۔ بھارت کی بڑی نوجوان آبادی، تیزی سے بڑھتی متوسط طبقے کی مارکیٹ اور مینوفیکچرنگ کو فروغ دینے کی حکومتی پالیسیوں نے جاپانی کمپنیوں کی دلچسپی مزید بڑھائی ہے۔ رئیٹیل کے شعبے میں UNIQLO، MUJI اور Onitsuka Tiger جیسی جاپانی کمپنیاں بھارت میں اپنے اسٹورز کی تعداد بڑھا رہی ہیں، جبکہ Nitori بھی بھارتی مارکیٹ میں داخل ہو چکی ہے۔ جاپانی کنوینینس اسٹور کمپنی Lawson بھی بھارت میں بڑے پیمانے پر توسیع کے امکانات دیکھ رہی ہے۔ مالیاتی شعبے میں بھی جاپانی ادارے بڑے سرمایہ کاری فیصلے کر رہے ہیں۔ MUFG نے بھارتی مالیاتی کمپنی شری رام فائننس میں تقریباً 4.4 ارب ڈالر میں 20 فیصد حصص حاصل کیے، جبکہ ایس ایم بی سی تقریباً 22.24 فیصد حصص کے ساتھ یس بنک کا سب سے بڑا شیئر ہولڈر بن چکا ہے۔ بھارت جاپانی کمپنیوں کے لیے ٹیکنالوجی اور تحقیق و ترقی کا مرکز بھی بنتا جا رہا ہے۔ 100 سے زائد جاپانی کمپنیاں بھارت میں گلوبل کیپیبلٹی سینٹرز قائم کر چکی ہیں، جہاں مصنوعی ذہانت، تحقیق، انجینئرنگ اور کاروباری حکمت عملی جیسے اعلیٰ مہارت والے شعبوں میں کام کیا جا رہا ہے۔ جولائی میں جاپانی وزیر اعظم کے دورۂ بھارت کے دوران جاپانی کمپنیوں نے تقریباً 5.12 ارب ڈالر مالیت کے 120 سرمایہ کاری معاہدوں کا اعلان کیا، جن میں سیمی کنڈکٹرز، گرین انرجی اور جدید مینوفیکچرنگ سمیت مختلف شعبے شامل ہیں۔ بھارت اور جاپان نے طویل مدتی سرمایہ کاری کے بڑے اہداف بھی مقرر کر رکھے ہیں اور موجودہ رفتار برقرار رہنے کی صورت میں یہ اہداف مقررہ مدت سے پہلے حاصل ہونے کے امکانات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ تاہم بھارت میں سرمایہ کاری کے راستے میں بیوروکریسی، زمین کے حصول، ماحولیاتی منظوری، ٹیکس پالیسی اور بعض ریگولیٹری پیچیدگیاں اب بھی جاپانی کمپنیوں کے لیے چیلنج ہیں۔ جاپانی کمپنیوں کی موجودہ حکمت عملی کو مکمل طور پر چین چھوڑنے کے بجائے چائنا ون پلس پالیسی کے طور پر دیکھا جا رہا ہے، جس کے تحت کمپنیاں اپنی سپلائی چین اور سرمایہ کاری کو مختلف ممالک میں تقسیم کرنا چاہتی ہیں۔ اس تبدیلی میں بھارت جاپانی کاروباری اداروں کے لیے سب سے اہم متبادل مقامات میں سے ایک بن کر ابھر رہا ہے۔

بھارتی سفارت خانے نے متحدہ عرب امارات میں ہندوستانیوں کو

چہرے کے اسکین اور فنگر پرنٹس کا اشتراک کرنے کے خلاف خبردار کیا

ابوظہبی: متحدہ عرب امارات میں رہنے والے یا آنے والے ہندوستانی شہریوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ وہ دھوکہ دہی کرنے والے ایجنٹوں اور افراد کے خلاف ہوشیار رہیں جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ویزا سے متعلق خدمات اور سرکاری دستاویزات میں مدد کر سکتے ہیں۔ ابوظہبی میں ہندوستان کے سفارت خانے نے کہا کہ اس کے نوٹس میں آیا ہے کہ متحدہ عرب امارات میں متعدد ہندوستانی، خاص طور پر بلیو کالر ورکرز، اس طرح کے گھوٹالوں کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ افراد اور ایجنٹ مبینہ طور پر ویزا ریگولرائزیشن، ایمرجنسی سرٹیفکیٹ، ایگزٹ پرمٹ یا آؤٹ پاسز، ایمرٹیس آئی ڈی اور یہاں تک کہ روزگار کے مواقع میں مدد کی پیشکش کر کے لوگوں سے رابطہ کرتے ہیں۔ لیکن اس اسکینڈل کے سنگین نتائج ہو سکتے ہیں۔ ایڈوائزری کے مطابق، متاثرین سے بعض اوقات اپنے چہرے کو اسکین کرنے یا اس عمل کے دوران فنگر پرنٹس فراہم کرنے کو کہا جاتا ہے۔ پھر ان بائیومیٹرک تفصیلات کا مبینہ طور پر مالی لین دین، بینک اکاؤنٹ کھولنے یا متاثرہ کے نام پر ان کی معلومات یا رضامندی کے بغیر قرض اور کریڈٹ کارڈ حاصل کرنے کے لیے غلط استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایک شخص بعد میں مالی لین دین یا قرضوں کا پتہ لگا سکتا ہے جس کے بارے میں وہ کبھی نہیں جانتا تھا۔ اس کے نتائج سنگین ہو سکتے ہیں۔ متاثرین کو مالی ذمہ داریوں، متعدد جرمانے، سفری پابندیوں اور بعض صورتوں میں جیل تک کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ایڈوائزری میں واضح کیا گیا ہے کہ یہ تفصیلات نجی افراد یا ایجنٹوں کے حوالے نہیں کی جانی چاہئیں جو یہ دعویٰ کریں کہ وہ سرکاری خدمات کا بندوبست کر سکتے ہیں۔ بائیومیٹرک اسکین کی کچھ خاص کارروائیوں کے لیے ضرورت پڑ سکتی ہے، بشمول ایگزٹ پرمٹ یا آؤٹ پاس، ایمرٹیس آئی ڈی حاصل کرنا یا ویزا ریگولرائزیشن مکمل کرنا۔ تاہم، ہندوستانی شہریوں کو بتایا گیا ہے کہ اس طرح کے اسکین صرف متحدہ عرب امارات کی سرکاری سہولیات یا کاؤنٹرز پر فراہم کیے جائیں۔ سفارتخانے نے پاسپورٹ اور ایمرجنسی سرٹیفکیٹس کے حوالے سے ایک انتہائی اہم وضاحت بھی جاری کی ہے۔ ابوظہبی میں ہندوستان کا سفارت خانہ پاسپورٹ یا ایمرجنسی سرٹیفکیٹ کے اجراء کے لیے درخواست دہندگان کو فنگر پرنٹ اسکین یا چہرے اور آنکھوں کے اسکین فراہم کرنے کی ضرورت نہیں رکھتا ہے۔ لہٰذا، اگر کوئی فرد یا ایجنٹ ایمبیسی کی جانب سے کام کرنے کا دعویٰ کرتے ہوئے ایسی بائیومیٹرک معلومات طلب کرتا ہے، تو سفارت خانے نے کہا ہے کہ وہ شخص دھوکہ دہی میں ملوث ہے اور اس سے تفریح نہیں کی جانی چاہیے۔ ہندوستانی شہری جن سے بائیومیٹرک ڈیٹا یا ایمرٹیس آئی ڈی کا مطالبہ کرنے والے کسی غیر مجاز شخص یا ایجنٹ سے رابطہ کیا جاتا ہے انہیں آگے بڑھنے سے پہلے اس شخص کی اسناد کی تصدیق کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ وہ توثیق یا مدد کے لیے پرواسی بھارتیہ سہائیتا مرکز سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

بھارت اور امریکہ مشترکہ فوجی مشق 'یدھ ابھیاس' کے آئندہ ۲۰۲۶ء کے ایڈیشن کیلئے تیار

نئی دہلی: ہندوستان اور امریکہ کے درمیان خصوصی سالانہ فوجی مشق یودھ ابھیاس کا 22 واں ایڈیشن جلد ہی منعقد ہوگا، ہندوستان میں امریکی سفارت خانے نے منگل کو اعلان کیا۔ یہ اس وقت سامنے آیا ہے جب ریاستہائے متحدہ اور ہندوستان اپنی دفاعی صف بندی کو مزید گہرا کرنے کے لیے جاری رکھے ہوئے ہیں، یودھ ابھیاس، جو یو ایس آرمی پیسیفک کے زیر اہتمام ایک اہم دو طرفہ فوجی مشق ہے، جو دو دہائیوں سے زیادہ کی آپریشنل تاریخ میں داخل ہو چکی ہے۔ مشترکہ انٹرآپریبلٹی اور آزاد اور کھلے ہند-بحرالکاہل کی حمایت میں امریکہ-بھارت کی اہم دفاعی شراکت داری کو مضبوط بنایا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ گزشتہ سال مشق یودھ ابھیاس کا 21 واں ایڈیشن، جس میں مدراس رجمنٹ کی ایک بٹالین کی قیادت میں 450 اہلکاروں پر مشتمل تھا جس میں پہلی بٹالین، 5 ویں انفنٹری رجمنٹ کے امریکی فوجیوں کے ساتھ تربیت حاصل کی گئی تھی۔

وزیر اعظم مودی نے ازبکستان

کرغزستان کا دو ملکی دورہ مکمل کیا، وطن لوٹے

بشکیک رنئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے منگل کو ازبکستان اور کرغزستان کا اپنا دو ملکی دورہ مکمل کیا اور واپس وطن لوٹ آئے۔ اس دوران انہوں نے کئی ممالک کے سربراہان کے ساتھ دو طرفہ ملاقاتیں کیں اور بشکیک میں سالانہ ایس سی او سربراہی اجلاس میں شرکت کی، جہاں انہوں نے دہشت گردی کے پورے نظام کو ختم کرنے کی اپیل کی۔ بشکیک ہوائی اڈے پر کرغز جمہوریہ کی کابینہ کے چیئرمین عادل بیک قاسملییف نے وزیر اعظم مودی کو رخصت کیا۔ وزارت خارجہ نے 'ایکس' پر ایک پوسٹ میں کہا، ''کامیاب دورے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی بشکیک سے ہندوستان کے لیے روانہ ہو گئے۔ کرغزستان کی کابینہ کے چیئرمین عادل بیک قاسملییف نے وزیر اعظم کو رخصت کیا۔'' وزارت نے کہا، ''اس دورے کے دوران بامعنی بات چیت اور ٹھوس نتائج سامنے آئے، جس سے اس خطے کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات مزید مضبوط ہوئے ہیں۔'' وزیر اعظم مودی نے ہفتے کو ازبکستان کا دورہ شروع کیا تھا۔ ازبکستان کے صدر شوکت مرزیایوف کے ساتھ بات چیت کے بعد دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو 'جامع اسٹریٹجک شراکت داری' کی سطح تک لے جانے اور 2030 تک سالانہ پانچ ارب امریکی ڈالر کی تجارت کا ہدف مقرر کرنے کا فیصلہ کیا۔ دونوں فریقوں نے کان کنی اور سیاحت سمیت کئی اہم شعبوں میں تعاون بڑھانے کے لیے 11 معاہدوں پر بھی دستخط کیے۔ دونوں ممالک شہری جوہری توانائی کے شعبے میں تعاون کے تحت ازبکستان سے ہندوستان کو طویل مدتی بنیاد پر یورینیم کی فراہمی کے لیے ایک فریم ورک تیار کرنے پر بھی متفق ہوئے۔ اتوار کو شنگھائی تعاون تنظیم (ایس سی او) کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے کرغزستان پہنچنے کے بعد وزیر اعظم مودی نے کئی دو طرفہ ملاقاتیں کیں۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن کے ساتھ ملاقات میں مودی نے روس-یوکرین تنازع کو فوری طور پر ختم کرنے کی اپیل کی اور کہا کہ اس تنازع کا پرامن حل پوری انسانیت کی مشترکہ ترجیح ہے۔ پھر کوکرغزستان کے دارالحکومت میں منعقدہ 'ورلڈ نومیڈ گیمز' کی افتتاحی تقریب میں وزیر اعظم مودی نے ایس سی او کے کئی رہنماؤں کے ساتھ شرکت کی۔ ایران کے صدر مسعود پزشکیان کے ساتھ ملاقات میں مودی نے کہا کہ ہندوستان آنے والے وقت میں ایران کے ساتھ تجارت کا دائرہ وسیع اور اسے مزید متنوع بنانا چاہتا ہے۔ انہوں نے بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے مغربی ایشیا کے تنازع کو حل کرنے کی اپیل بھی کی۔ کرغزستان کے صدر صادیر جاپاروف اور وزیر اعظم مودی نے دو طرفہ ملاقات کے دوران دونوں معیشتوں کی باہمی تکمیلیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اقتصادی اور تجارتی تعاون کو مزید بڑھانے پر اتفاق کیا۔ منگل کو سربراہی اجلاس میں مودی نے ایس سی او سے دہشت گردی اور اس کی مالی معاونت کے پورے نظام کو ختم کرنے کے لیے متحد ہو کر کام کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اس خطرے سے نمٹنے میں دوہرے معیار کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

قابل تجدید توانائی کی توسیع میں ہندوستان ایک رول ماڈل ہے

جرمنی اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کا خواہاں ہے

نئی دہلی: جرمن وزیر برائے ماحولیات، موسمیاتی تحفظ، فطرت کے تحفظ اور نیوکلیئر سیفٹی کارسٹن شنائیڈر نے آج نئی دہلی میں کہا کہ ہندوستان کی قابل تجدید توانائی کی تیزی سے توسیع، جس میں ملک بھر میں سولر پینلز اور ونڈ ٹربائن آ رہے ہیں، اسے دنیا کے دیگر خطوں کے لیے ایک رول ماڈل بناتا ہے۔ وہ چوتھے ہند-جرمن ماحولیات فورم (IGEF) سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان صحیح معنوں میں مستقبل کا ایک ملک ہے، جس میں رفتار اور ترقی کے مضبوط احساس اور اس کی نوجوان آبادی میں ایک متاثر کن اختراعی جذبہ موجود ہے۔ جرمن وزیر نے نوٹ کیا کہ ہندوستان-جرمنی تعلقات کی بنیادیں مضبوط ہیں، دونوں ممالک اس سال سفارتی تعلقات کے 75 سال منا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور جرمنی نے اس بات کو یقینی بنانے کے مشترکہ مقصد کا اشتراک کیا ہے کہ پائیدار ترقی اقتصادی ترقی کے ساتھ ساتھ ہو۔ موسمیاتی موافقت اور ویٹ لینڈ کے تحفظ پر تعاون کو بڑھانے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک مشترکہ منصوبے تیار کریں گے اور علم اور تجربہ کا تبادلہ کریں گے۔ شنائیڈر نے ایک دو طرفہ میٹنگ کی اور ماحولیاتی استحکام اور موسمیاتی کارروائی کو آگے بڑھانے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزراء نے بین الاقوامی اہمیت کی آبی زمینوں کے تحفظ اور دانشمندانہ استعمال سے متعلق مشترکہ اعلامیہ پر بھی دستخط کیے۔ اس موقع پر بھارتی وزیر ماحولیات جناب بھوپیندر یادو نے کہا کہ جے ڈی آئی سائنسی تفہیم کو مضبوط کرنے، ویٹ لینڈ کے انتظام میں اچھے طریقوں کو بانٹنے، بحالی کے طریقوں کو فروغ دینے اور کمیونٹی کی شرکت کو بڑھانے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ اس سے پہلے تقریب کے دوران، شری یادو نے تقریب کے موقع پر انڈو-جرمن بزنس فورم سے خطاب کیا۔ انہوں نے گرین ٹرانزیشن میں تعاون کے بے پناہ امکانات کے بارے میں بات کی، خاص طور پر قابل تجدید توانائی، توانائی ذخیرہ کرنے، گرین ہائیڈروجن، توانائی کی کارکردگی، پائیدار مینوفیکچرنگ اور متعلقہ ٹیکنالوجیز میں۔ انہوں نے کہا کہ ہند-جرمن شراکت داری کی مضبوط بنیاد ہے، اور دونوں ممالک اقتصادی لچک کو مضبوط بنانے کے لیے مل کر کام کر رہے ہیں جبکہ بیک وقت کم کاربن، وسائل کے لحاظ سے موثر اور موسمیاتی لچکدار معیشتوں کی طرف منتقلی کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

بھارت نے اہم معدنیات کو محفوظ بنانے کیلئے زیمبیا سے مذاکرات دوبارہ شروع کئے

بھارت نے زامبیا کے ساتھ تانبے اور دیگر اہم معدنیات میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کے لیے دوبارہ بات چیت شروع کر دی ہے

نئی دہلی: بھارت نے زامبیا کے ساتھ تانبے اور دیگر اہم معدنیات میں سرمایہ کاری کے مواقع تلاش کرنے کے لیے دوبارہ بات چیت شروع کر دی ہے۔ دو ذرائع نے بتایا کیونکہ نئی دہلی اپنی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت سے بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کرنے کے لیے خام مال کے لیے تیزی سے بیرون ملک دیکھ رہا ہے۔ ہندوستان کی وزارت کانکنی کے حکام نے 26 اگست کو زیمبیا کے حکام کے ساتھ ابتدائی بات چیت کی، بات چیت سے واقف دو لوگوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ بات چیت خفیہ تھی۔ ذرائع میں سے ایک نے کہا کہ دونوں فریقوں نے کسی تعطل کے منصوبے پر بات نہیں کی جس نے پہلے بات چیت روک دی تھی۔ رائٹرز نے اپریل میں اطلاع دی تھی کہ ہندوستان اور زیمبیا کے درمیان بات چیت گزشتہ سال ہندوستان کو دیے گئے 9,000 مربع کلومیٹر (3,475 مربع میل) کے رقبے کے لیے کان کنی کے حقوق پر لوساکا کی طرف سے یقین دہانیوں کی کمی کی وجہ سے رک گئی تھی۔ ہندوستان کی کانوں کی وزارت نے تبصرہ کے لیے رائٹرز کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔ زیمبیا کی وزارت کانوں کے ترجمان نے کہا کہ وہ فی الحال کسی بھی چیز کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ صحیح بدیش انڈیا لمیٹڈ بیرون ملک اہم معدنیات کی فراہمی کو محفوظ بنانے کے لیے ہندوستان کی اہم گاڑی، آسٹریلیا، برازیل، کینیڈا، روس اور انڈونیشیا میں بھی سرمایہ کاری کے مواقع کا جائزہ لے رہی ہے، اور ملاوی میں ایک پروجیکٹ کے بارے میں بات چیت کر رہی ہے۔ بھارت کئی افریقی ممالک کے ساتھ حکومت سے حکومت کی بنیاد پر اہم معدنی بلاکس کے حصول کے لیے بات چیت کر رہا ہے، جبکہ آسٹریلیا اور لاطینی امریکہ میں بھی مواقع تلاش کر رہا ہے۔ فیڈریشن آف انڈین منرل انڈسٹریز کے ترجمان نے کہا کہ افریقہ، اور خاص طور پر جمہوری جمہوریہ کانگو اور زیمبیا، تانبے اور کوبالٹ کے لیے ہندوستان کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ ترجمان نے کہا، ''ہم سمجھتے ہیں کہ ہندوستانی کمپنیوں کو بنیادی طور پر براؤن فیلڈ اور قریب پیداواری منصوبوں کو آگے بڑھانے کے لیے حوصلہ افزائی کی جانی چاہیے، ساتھ ہی طویل مدتی آفٹیک کے انتظامات بھی۔ ہندوستان ریفائنڈ تانبے کا دنیا کا دوسرا سب سے بڑا خریدار ہے اور ویدانتا کے سٹرلائٹ کاپر سمیلٹر کے 2018 کی بندش کے بعد سے اس کے تانبے کی درآمدات میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ حکومت نے کہا ہے کہ اسے 2047 تک اپنے 91% تا 97% تانبے کو درآمد کرنا پڑ سکتا ہے۔ بھارت نے ملک کی تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت اور توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زیمبیا کے ساتھ اہم معدنیات بالخصوص تانبے اور کوبالٹ کے شعبے میں سرمایہ کاری کے لیے مذاکرات دوبارہ شروع کر دیے ہیں۔ دونوں ممالک کے متعلقہ حکام کے درمیان اس سلسلے میں 26 اگست 2026 کو ابتدائی دور کی خفیہ بات چیت ہوئی ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر کی شنگھائی تعاون تنظیم کے

سربراہی اجلاس مختلف وزرائے خارجہ سے ملاقات

بشکیک: وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے منگل کو کرغزستان کے شہر بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس کے موقع پر ایرانی وزیر خارجہ سید عباس عراقچی اور روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف کے ساتھ ایک مختصر ملاقات کی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ملاقاتوں کی تصویریں شیئر کرتے ہوئے، جے شنکر نے انہیں دونوں وزرائے خارجہ کے ساتھ ''فوری ملاقات'' قرار دیا۔ یہ ملاقاتیں ایسے وقت میں ہوئی ہیں جب مغربی ایشیا میں ایران، امریکہ اور اسرائیل کے درمیان جاری تنازعہ کے بعد کشیدگی پائی جاتی ہے۔ اس بحران نے آبنائے ہرمز کے ذریعے توانائی کی سپلائی اور جہاز رانی پر بھی تشویش پیدا کر دی ہے۔ اس سے قبل پیر کو وزیر اعظم نریندر مودی نے ایس سی او سربراہی اجلاس کے موقع پر ایرانی صدر مسعود پیزشکیان سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران مودی نے مغربی ایشیا میں کشیدگی میں اضافے پر تشویش کا اظہار کیا اور بھارت کے اس موقف کو دہرایا کہ تنازعات کو بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔ وزیر اعظم نے نیوی گیشن اور تجارت کی آزادی کے تحفظ کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ شہریوں، تجارتی جہاز رانی اور سمندری مسافروں کو نشانہ نہیں بنایا جانا چاہیے۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات اور مغربی ایشیا کی صورتحال پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ کرغزستان کے صدر صدیر جاپاروف شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہے ہیں اور اس کے چیئرمین کی حیثیت سے خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کے ساتھ چینی صدر شی جن پنگ، روسی صدر ولادی میر پوتن، پاکستان کے وزیر اعظم شہباز شریف، ایرانی صدر مسعود پیزشکیان، بیلاروسی صدر الیگزینڈر لوکاشینکو، قازقستان کے صدر کاسیم جومارٹ توکایف، ازبک صدر شوکت مرزیوئیف اور تاجک صدر امام علی رحمان بھی اس موقع پر موجود تھے۔ 26 ویں ایس سی او لیڈرز سمٹ علاقائی اور عالمی مسائل پر بات چیت اور تعاون کو آگے بڑھانے کے لیے 10 رکن ممالک، 15 شراکت دار ممالک اور دو مبصر ممالک کو اکٹھا کرتا ہے۔

بھارت بنگلہ دیش کے ساتھ عوام سے عوام کے تعلقات کو مضبوط کرنا چاہتا ہے: دنیش ترویدی

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہندوستان کے ہائی کمشنر دنیش ترویدی نے منگل کو بنگلہ دیش کے مقامی حکومت، دیہی ترقی اور کوآپریٹیو کے وزیر عبدالمعین خان سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان عوام کے درمیان تعلقات کو مزید گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر مملکت میر شاہ عالم نے بھی میٹنگ میں شرکت کی۔ بعد میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے ترویدی نے کہا کہ ہندوستان بنگلہ دیش کے اندرونی معاملات پر تبصرہ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں بنگلہ دیش کی داخلی سیاست کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ ہمیں بھی کچھ نہیں کہنا چاہیے۔ ملک کے عوام بہتر طور پر سمجھیں گے۔ منتخب حکومت کو بہتر معلوم ہوگا کہ عوام کے لیے کیا اچھا ہے۔ ہائی کمشنر نے حکمران بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کے 48 ویں یوم تاسیس کے موقع پر اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ آج بی این پی کی یوم تاسیس ہے اور اس موقع پر میں بی این پی کے ساتھ ساتھ پارٹی کے تمام اراکین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بات چیت ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان عوام سے عوام کے تعلقات کو گہرا کرنے پر مرکوز تھی۔ انہوں نے مقامی حکومتوں کے ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے طریقوں پر بھی تبادلہ خیال کیا، جو دونوں جمہوریتوں کی مشترکہ ترجیح ہے۔ ہم لوگوں سے لوگوں کے تعلقات (مضبوط کرنا) چاہتے ہیں۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں اور اگر میں اردگرد نہیں ہوں تو جو شخص میری جگہ لے گا وہ بھی یہی چاہے گا۔ اور دہلی میں آپ کا نمائندہ بھی یہی چاہتا ہے۔ ہم جو بھی فیصلے کرتے ہیں اس کا اثر عام لوگوں پر ہوتا ہے۔ جو بھی عام لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، وہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ہم ایک خواب بانٹتے ہیں، ہم سرحدیں بھی بانٹتے ہیں، اس لیے ہماری ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ پڑوسی ہونے کے ناطے، یہ ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ میں ہمیشہ کہتا ہوں، ہم برابر ہیں، کوئی بڑا نہیں ہوتا، کوئی چھوٹا نہیں ہوتا۔

جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے تحت درسِ قرآن کا انعقاد

قرآن کی ہدایت ہی کامیابی کی بنیاد ہے: صلاح الدین احمد صاحب

نئی دہلی: جماعت اسلامی ہند لکشمی نگر یونٹ کے تحت مغرب کے بعد للیتا پارک میں ایڈیٹر و رجدید ایس ٹی رضا صاحب کے ہال میں درسِ قرآن کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں صلاح الدین احمد صاحب نے سورۂ بقرہ کی آیات نمبر 30 سے 39 تک کا ترجمہ، تشریح اور تفصیلی تفسیر بیان کی۔ درسِ قرآن کے دوران صلاح الدین احمد صاحب نے انسان کی تخلیق، زمین پر اس کی خلافت اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے اسے دی گئی ذمہ داریوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کہ وہ زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ کیا آپ زمین میں ایسے شخص کو مقرر کریں گے جو وہاں فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا، جبکہ ہم آپ کی حمد کے ساتھ تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔'' اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے نام سکھائے، پھر انہیں فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ فرشتوں نے اپنی علمی حدود کا اعتراف کرتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں اتنا ہی علم ہے جتنا آپ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس واقعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو علم اور سمجھ کی خصوصی صلاحیت عطا فرمائی ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک بڑی ذمہ داری بھی سونپی ہے۔ صلاح الدین احمد صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام کے جنت میں قیام اور شیطان کے بہکانے کے واقعے کی بھی تفصیلی وضاحت کی۔ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ کو جنت میں رہنے اور وہاں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دی، تاہم ایک مخصوص درخت کے قریب جانے سے منع فرمایا۔ شیطان نے انہیں بہکایا، جس کے نتیجے میں وہ اس آزمائش میں مبتلا ہوئے۔ بعد ازاں حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے رب کے حضور توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔ انہوں نے کہا کہ ان آیات میں انسان کے لیے نہایت اہم پیغام موجود ہے۔ انسان کو دنیا میں بے مقصد نہیں بھیجا گیا، بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کی بندگی، اس کی ہدایت پر عمل اور زمین پر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ انسان کو عطا کیا گیا علم، عقل اور اختیار اس کے لیے نعمت بھی ہے اور آزمائش بھی۔ اس لیے ضروری ہے کہ وہ ان صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارے۔ درس میں اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ انسان کی حقیقی کامیابی صرف دنیاوی کامیابی اور آسائشوں میں نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو قبول کرنے اور صراطِ مستقیم پر چلنے میں ہے۔ قرآن مجید انسان کو صحیح راستہ دکھاتا ہے اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں، ان کے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کی بشارت ہے، جبکہ اللہ کی آیات کا انکار اور تکذیب کرنے والوں کے لیے آخرت میں سخت انجام کی وعید بیان کی گئی ہے۔ صلاح الدین احمد صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام کے واقعے سے توبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کا اہم سبق بھی بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ انسان سے غلطی ہو سکتی ہے، لیکن غلطی کے بعد اپنی اصلاح کرنا، اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا اور سچے دل سے توبہ کرنا بندۂ مومن کی صفت ہے۔ اس کے برعکس شیطان کا راستہ تکبر، ضد اور نافرمانی کا راستہ ہے، جس سے انسان کو ہر حال میں بچنا چاہیے۔ اس درسِ قرآن کا ایک اہم دعوتی پہلو یہ بھی رہا کہ ہر شِت مشرا نامی ایک غیر مسلم گزشتہ دو ہفتوں سے مسلسل درسِ قرآن میں شریک ہو رہے ہیں۔ ان کی شرکت اس بات کی ایک مثبت مثال ہے کہ قرآن مجید کے پیغام کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے کے لیے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان مکالمے اور مطالعۂ قرآن کے مواقع پیدا کیے جانے چاہئیں۔ پروگرام میں رکنِ جماعت محمد اسلم صاحب، علیم الدین صاحب سابق طلبہ تنظیم، افتخار صاحب، اطہر حسین انصاری صاحب، زیشان قاسمی صاحب، آصف اقبال فلاحی صاحب، امیرِ مقامی فلاح الدین فلاحی صاحب، ثناء اللہ فاروقی صاحب، مسرور عالم صاحب سمیت مختلف افراد موجود تھے۔ درسِ قرآن کے اختتام پر قرآن مجید کی آیات کے پیغام کو سمجھنے، اسے اپنی عملی زندگی میں نافذ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔

ماحولیاتی چیلنجوں سے نپٹنے کیلئے مربوط اور باہمی تعاون سے حل کی ضرورت

انہوں نے مزید کہا کہ علم، ٹیکنالوجی اور اختراع پر بین الاقوامی تعاون اس منتقلی کو آگے بڑھانے میں اہم ہوگا۔

نئی دہلی: ماحولیات، جنگلات اور موسمیاتی تبدیلی کے مرکزی وزیر جناب بھوپیندر یادو نے آج کہا کہ ماحولیاتی چیلنجوں جیسے کہ موسمیاتی تبدیلی، حیاتیاتی تنوع میں کمی، آلودگی اور وسائل کی کمی کے لیے مربوط اور باہمی تعاون سے حل کی ضرورت ہے۔ چوتھے ہند-جرمن ماحولیات فورم کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے، شری یادو نے کہا کہ تھیم ''مزید لچک کے لیے ایک ساتھ'' آب وہوا کے لیے لچکدار، وسائل سے موثر اور پائیدار ترقی کے راستے بنانے کے لیے مضبوط تعاون کی ضرورت کو ظاہر کرتا ہے۔ وزیر نے جرمنی کے وزیر برائے ماحولیات، موسمیاتی تحفظ، فطرت کے تحفظ اور نیوکلیئر سیفٹی کارسٹن شنائیڈر کے ساتھ نئی دہلی میں اس تقریب کی مشترکہ صدارت کی۔ فورم سے خطاب کرتے ہوئے، شری یادو نے نوٹ کیا کہ ماحولیاتی پائیداری کو اب تنہائی میں حل نہیں کیا جا سکتا، اور آب وہوا سے مزاحم مستقبل کی تعمیر میں تعاون کی ضرورت پر زور دیا۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان کے ترقی کے تجربے نے ثابت کیا ہے کہ ماحولیاتی خواہش اور اقتصادی ترقی کو مسابقتی مقاصد کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اپنے قومی طے شدہ شراکت (این ڈی سی) کے تحت اپنے وعدوں کو مقررہ وقت سے پہلے ہی حاصل کر رہا ہے، جس سے ملک میں ماحولیاتی تبدیلی جس پیمانے پر ہو رہی ہے اس کی عکاسی کرتا ہے۔ وسائل کی کارکردگی اور سرکلرٹی کی اقتصادی صلاحیت کو اجاگر کرتے ہوئے وزیر نے کہا کہ ہندوستان کی سرکلرٹی کا قومی میں 2 ٹریلین امریکی ڈالر سے زیادہ کی مارکیٹ ویلیو پیدا کرنے اور 2050 تک تقریباً 10 ملین ملازمتیں پیدا کرنے کی صلاحیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ وسائل کی کارکردگی اور سرکلرا کانومی انڈسٹری کولیشن کا قیام ہندوستان کی وسائل کی کارکردگی میں ایک اہم قدم تھا۔ اور عالمی اقتصادی گفتگو میں سرکلرٹی۔ وزیر موصوف نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ صنعت کی منتقلی کے اگلے مرحلے میں اسٹیل، سیمنٹ اور کیمیکل جیسے توانائی سے بھرپور شعبوں کو ڈیکاربنائز کرنے کے پیچیدہ چیلنج سے نمٹنا چاہیے۔ انہوں نے زور دیا کہ اس منتقلی کے لیے جدت، صاف توانائی، وسائل کی کارکردگی، مناسب پالیسی فریم ورک اور نئے پیداواری عمل کی ضرورت ہوگی۔ جناب یادو نے انڈو-جرمن ماحولیات فورم سے مطالبہ کیا کہ وہ ماحولیاتی فیصلہ سازی کے لیے علم اور ثبوت کی بنیاد کو مضبوط بنانے، آب وہوا، حیاتیاتی تنوع اور وسائل کی کارکردگی کے لیے عملی اور قابل توسیع نقطہ نظر کو آگے بڑھانے، اور نفاذ کے لیے مضبوط ادارہ جاتی صلاحیتوں کی تعمیر پر توجہ مرکوز کرے۔ انہوں نے مزید کہا کہ علم، ٹیکنالوجی اور اختراع پر بین الاقوامی تعاون اس منتقلی کو آگے بڑھانے میں اہم ہوگا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

عمران خان کو بنیادی انسانی حقوق ملنے چاہئیں

نیوزی لینڈ کے سابق کپتان کرس کیرنز بھی حمایت میں سامنے آگئے

ویلنگٹن: پاکستان کے سابق وزیراعظم اور عالمی شہرت یافتہ سابق کرکٹر عمران خان کی صحت اور جیل میں

انہیں طبی سہولیات کی فراہمی کے حوالے سے بڑھتی تشویش کے درمیان نیوزی لینڈ کے سابق آل راؤنڈر کرس کیرنز بھی ان کی حمایت میں سامنے آگئے ہیں۔ کیرنز نے کہا کہ عمران خان کو کسی بھی دوسرے شخص کی طرح بنیادی انسانی حقوق فراہم کیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے عالمی کرکٹ برادری کی جانب سے عمران خان کے معاملے کو عوامی سطح پر اٹھانے اور ان کی مناسب طبی دیکھ بھال کا مطالبہ کرنے کی حمایت کی۔ عمران خان کی صحت گزشتہ چند ہفتوں سے پاکستان میں شدید بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ ان کے بیٹوں اور خاندان نے مطالبہ کیا ہے کہ انہیں مناسب اور آزادانہ طبی معائنہ فراہم کیا جائے اور ان کے ذاتی ڈاکٹر کو بھی ان تک رسائی دی جائے۔ پاکستان کی سپریم کورٹ نے عمران خان کو اسلام آباد کے شفا انٹرنیشنل اسپتال منتقل کرکے طبی معائنہ کرانے کا حکم دیا تھا، تاہم انہیں سرکاری پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لے جایا گیا اور مختصر طبی معائنے کے بعد دوبارہ جیل منتقل کر دیا گیا۔ ان کے خاندان اور وکلا نے اس اقدام پر اعتراض کرتے ہوئے عدالتی حکم پر مکمل عمل درآمد کا مطالبہ کیا ہے۔ عمران خان کے حق میں عالمی کرکٹ برادری کی آواز بھی مسلسل مضبوط ہو رہی ہے۔ سابق بین الاقوامی کپتانوں کے ایک بڑے گروپ نے وزیراعظم شہباز شریف کو خط لکھ کر عمران خان کے لیے مناسب طبی علاج، آزادانہ طبی معائنے اور خاندان سے باقاعدہ ملاقاتوں کا مطالبہ کیا ہے۔ ان سابق کپتانوں میں سنیل گواسکر، کپل دیو، ایلن بارڈر، گریگ چیپل، ایون چیپل، ایلسٹر کک، ایڈم گلکرسٹ، ناصر حسین، کلائیو لائیڈ، ارجنا رانا تنگا، اسٹیو واو اور دلیپ وینگسر کر سمیت کئی معروف کرکٹر شامل ہیں۔ آسٹریلیا کے کپتان پیٹ کمنز نے بھی اس اپیل کی حمایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ عدالتی حکم کے مطابق عمران خان کا طبی معائنہ مکمل ہونا چاہیے، خاندان سے ملاقاتیں جاری رہنی چاہئیں اور ان کے ساتھ وہی عزت اور وقار کا برتاؤ ہونا چاہیے جس کا ہر انسان مستحق ہے۔ عالمی کرکٹ شخصیات کی بڑھتی حمایت نے عمران خان کی قید، صحت اور طبی سہولیات کا معاملہ ایک مرتبہ پھر بین الاقوامی سطح پر نمایاں کر دیا ہے۔

لارڈز ٹیسٹ میں شکست کے بعد پاکستانی ٹیم کی سرزنش

سابق وائٹ بال کپتان سلمان علی آغا، وکٹ کیپر محمد رضوان اور اوپننگ بلے باز امام الحق کے ساتھ ساتھ علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس ظفر اور خرم شہزاد کو ٹیم سے باہر کر دیا ہے۔

پاکستان کرکٹ بورڈ نے سابق وائٹ بال کپتان سلمان علی آغا، وکٹ کیپر محمد رضوان اور اوپننگ بلے باز امام الحق کے ساتھ ساتھ علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس ظفر اور خرم شہزاد کو ٹیم سے باہر کر دیا ہے۔ پاکستانی ٹیم نے اتوار کے روز لارڈز میں انگلینڈ کے خلاف دوسرا ٹیسٹ میچ 194 رنز سے گنوا دیا، جس کے اگلے ہی دن پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے دورے کے درمیان ہی بڑا قدم اٹھاتے ہوئے 7 کھلاڑیوں کو ٹیم سے باہر کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی کوچنگ اسٹاف کے ارکان کو بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔ یہ تبدیلیاں ایسے وقت میں کی گئی ہیں، جب پاکستان 3 میچوں کی سیریز میں 0-2 سے پیچھے ہے اور گزشتہ 6 ٹیسٹ میچوں میں سے 5 ہار چکا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) نے سابق وائٹ بال کپتان سلمان علی آغا، وکٹ کیپر محمد رضوان اور اوپننگ بلے باز امام الحق کے ساتھ ساتھ علی عثمان، عامر جمال، محمد اویس ظفر اور خرم شہزاد کو ٹیم سے باہر کر دیا ہے۔ پی سی بی نے پیر کے روز جاری بیان میں کہا ہے کہ ’’پاکستان کرکٹ بورڈ نے آج اعلان کیا ہے کہ لارڈز ٹیسٹ کے بعد ٹیسٹ ٹیم سے 7 کھلاڑیوں کو باہر کر دیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر 7 نئے کھلاڑیوں کو ٹیم میں شامل کیا گیا ہے، جن میں ٹیسٹ سطح پر 5 ’ان کیپڈ‘ اور 2 کیپڈ کھلاڑی شامل ہیں۔‘‘ نئے شامل کیے گئے کھلاڑیوں میں پہلے ٹیسٹ کھیل چکے بلے باز صائم ایوب اور عبداللہ فضل کے ساتھ ساتھ بائیں ہاتھ سے اسپن گیند کرنے والے آل راؤنڈر عرفات منہاس شامل ہیں۔ برمنگھم کے ایجبسٹن میں 9 ستمبر سے شروع ہونے والے تیسرے ٹیسٹ سے قبل ’ان کیپڈ‘ کھلاڑی محمد عمران جونیئر، سعد بیگ، محمد عمران اور رضاء اللہ بھی ٹیم سے وابستہ ہو جائیں گے۔ بورڈ نے کہا کہ ’’نئے کھلاڑیوں کے طور پر بلے باز صائم ایوب اور عبداللہ فضل نے بالترتیب 8 اور 2 ٹیسٹ میچ کھیلے ہیں، جبکہ بائیں ہاتھ سے اسپن گیند کرنے والے آل راؤنڈر عرفات منہاس نے پاکستان کے لیے 3 ون ڈے اور 4 ٹی 20 میچ کھیلے ہیں۔ باقی 4 کھلاڑیوں میں بائیں ہاتھ کے تیز گیند باز محمد عمران جونیئر، وکٹ کیپر بلے باز اور قائداعظم ٹرافی 2025-26 کے ’پلیئر آف دی ٹورنامنٹ‘ سعد بیگ، اور دائیں ہاتھ سے تیز گیند بازی کرنے والے آل راؤنڈر محمد عمران اور رضاء اللہ شامل ہیں۔ یہ تبدیلی صرف پلیئنگ اسکواڈ تک ہی محدود نہیں ہے، پاکستان کی خراب کارکردگی کے بعد ریڈ بال ہیڈ کوچ سرفراز احمد اور باؤلنگ کوچ عمر گل کو ان کی ذمہ داریوں سے فارغ کر دیا گیا ہے۔ اسی خراب دور میں شان مسعود کی جگہ بابر اعظم کو ٹیسٹ کپتان بنایا گیا تھا۔ باقی دورے کے لیے بیک روم کی ذمہ داریاں وائٹ بال ہیڈ کوچ مائیک ہیسن اور ایشلے نوفکے سنبھالیں گے۔ برمنگھم ٹیسٹ کے لیے پاکستان کی تبدیل شدہ ٹیسٹ ٹیم: ٹیم کے بابر اعظم (کپتان)، عبداللہ فضل، عرفات منہاس، اذان اویس، محمد عباس، محمد علی، محمد عمران، محمد عمران جونیئر، محمد غازی غوری (وکٹ کیپر)، رضاء اللہ، سعد بیگ (وکٹ کیپر)، صائم ایوب، ساجد خان، سعود شکیل، شان مسعود اور عبید شاہ پر مبنی ہے۔ لارڈز ٹیسٹ میں انگلینڈ کے ہاتھوں 194 رنز کی بھاری شکست کے بعد پاکستان کرکٹ بورڈ (PCB) اور کرکٹ شائقین کی جانب سے ٹیم پر سخت برہمی اور سرزنش کا اظہار کیا گیا ہے۔ مسلسل ناکامیوں اور لارڈز کے میدان میں 16 سال بعد ملنے والی اس کراری ہار پر پی سی بی نے ہنگامی اقدامات اٹھاتے ہوئے اسکواڈ اور مینجمنٹ میں بڑی تبدیلیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ وکٹ کیپر بیٹر محمد رضوان کو لیڈز ٹیسٹ کے بعد لارڈز میں بھی غیر ذمہ دارانہ انداز میں اپنی وکٹ گنوانے پر شدید تنقید اور سرزنش کا سامنا ہے۔ امام الحق اور رضوان کی واپسی: بورڈ نے ہنگامی بنیادوں پر محمد رضوان اور اوپنر امام الحق کو فوری طور پر دورہ ادھورا چھوڑ کر پاکستان واپس بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سرفراز احمد کے مستقبل کو خطرہ: ریڈ بال ٹیم کے ہیڈ کوچ سرفراز احمد کی کوچنگ کو اس بدترین شکست کے بعد شدید خطرات لاحق ہو گئے ہیں اور انہیں دورے کے بعد عہدے سے ہٹائے جانے کا قوی امکان ہے۔

کپل دیو کے بعد ٹیسٹ میں بھارت کے دوسرے کامیاب ترین تیز گیند باز

ڈومیسٹک کرکٹ میں ڈیبیو کے ٹھیک ایک سال بعد بھارتی ٹیم میں جگہ بنانے والے ایشانت نے بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی گیند بازی سے متاثر کیا

نئی دہلی: ڈومیسٹک کرکٹ میں ڈیبیو کے ٹھیک ایک سال بعد بھارتی ٹیم میں جگہ بنانے والے ایشانت نے بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی گیند بازی سے متاثر کیا اور جلد ہی ٹیسٹ اور ون ڈے فارمیٹ میں بھارتی تیز گیند بازی کا اہم چہرہ بن گئے۔ بھارتی کرکٹ ٹیم کے تیز گیند باز ایشانت شرما اپنی قد و قامت، مستقل مزاجی اور تقریباً 150 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گیند بازی کے لیے جانے جاتے ہیں۔ ایشانت ٹیسٹ کرکٹ میں بھارت کے چھٹے سب سے کامیاب گیند باز ہیں۔ وہیں کپل دیو کے بعد ٹیسٹ کرکٹ میں بھارت کے دوسرے سب سے کامیاب تیز گیند باز ہیں۔ ایشانت شرما کی پیدائش 2 ستمبر 1988 کو دہلی میں ہوئی تھی۔ دائیں ہاتھ کے اس تیز گیند باز نے 2006 میں دہلی کے لیے ڈیبیو کیا۔ 6 فٹ 4 انچ قد کے ایشانت شرما میں ایک تیز گیند باز کے لیے درکار تمام صلاحیتیں موجود تھیں۔ رفتار کے علاوہ ان کے پاس سوئنگ اور باؤنس بھی تھا، جو حریف بلے بازوں کے لیے ہمیشہ مشکل پیدا کرتا تھا۔ وراٹ کوہلی، شکھر دھون اور گوتم گمبھیر جیسے عظیم کرکٹرز کے ساتھ ڈومیسٹک کرکٹ کھیلنے والے ایشانت کو مئی 2007 میں بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو کا موقع ملا۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں ڈیبیو کے ٹھیک ایک سال بعد بھارتی ٹیم میں جگہ بنانے والے ایشانت نے بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی گیند بازی سے متاثر کیا اور جلد ہی ٹیسٹ اور ون ڈے فارمیٹ میں بھارتی تیز گیند بازی کا اہم چہرہ بن گئے۔ ایشانت نے کرکٹ کھیلنے والے ایشانت کو مئی 2007 میں بنگلہ دیش کے خلاف ٹیسٹ ڈیبیو کا موقع ملا۔ ڈومیسٹک کرکٹ میں ڈیبیو کے ٹھیک ایک سال بعد بھارتی ٹیم میں جگہ بنانے والے ایشانت نے بین الاقوامی سطح پر بھی اپنی گیند بازی سے متاثر کیا اور جلد ہی ٹیسٹ اور ون ڈے فارمیٹ میں بھارتی تیز گیند بازی کا اہم چہرہ بن گئے۔ ایشانت نے ملک اور بیرون ملک دونوں جگہ کامیابی حاصل کی۔ ایم ایس دھونی کی کپتانی میں 2013 میں انگلینڈ کو شکست دے کر آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی جیتنے والی ٹیم کے ایشانت اہم رکن رہے۔ ایشانت کا سب سے وسیع اثر ٹیسٹ کرکٹ میں نظر آیا۔ وراٹ کوہلی کی کپتانی میں ملک اور بیرون ملک ٹیسٹ کرکٹ میں بھارتی ٹیم کو حاصل ہونے والی کامیابیوں کی ایک وجہ ایشانت کی گیند بازی بھی رہی۔ شرما بھارت کے ان چند کرکٹرز میں شامل ہیں جنہیں 100 ٹیسٹ میچ کھیلنے کا اعزاز حاصل ہوا۔ 38 سال کے ہونے جا رہے ایشانت شرما نے بھارتی ٹیم کے لیے 105 ٹیسٹ، 80 ون ڈے اور 14 ٹی 20 میچ کھیلے ہیں۔ ٹیسٹ میچوں میں ان کے نام 311، ون ڈے میں 115 اور ٹی 20 میں 8 وکٹیں درج ہیں۔ ایشانت نومبر 2021 کے بعد سے بھارتی ٹیم کے لیے نہیں کھیلے ہیں۔ ایشانت یقیناً اب بھارتی ٹیم کے منصوبوں میں شامل نہیں ہیں، لیکن انہوں نے اب تک ریٹائرمنٹ نہیں لی ہے۔ وہ آئی پی ایل میں گجرات ٹائٹنز کا حصہ ہیں۔ 2008 سے آئی پی ایل کھیل رہے ایشانت نے لیگ کے 117 میچوں میں 96 وکٹیں حاصل کیے ہیں۔ آئی پی ایل میں وراٹ کوہلی کے ساتھ ایشانت کی دوستانہ مسابقت ہمیشہ تو جہ کا مرکز رہی ہے۔ 2020 میں حکومتِ ہند نے کرکٹ میں ان کی خدمات کو دیکھتے ہوئے ایشانت شرما کو ارجن ایوارڈ سے نوازا تھا۔

افغانستان کے خلاف ٹی ۲۰ سیریز کیلئے بھارتی ٹیم کا اعلان

ویبھو سوریہ ونشی کو ملا موقع، ان کھلاڑیوں کی ہوئی واپسی

نئی دہلی: بھارت اور افغانستان کے درمیان 13 ستمبر کو ون ڈے سیریز کا پہلا میچ کھیلا جائے گا، جس کے بعد 15 ستمبر کو دوسرا مقابلہ ہوگا۔ سیریز کا تیسرا اور آخری میچ 17 ستمبر کو کھیلا جانا ہے۔ تینوں مقابلے دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ہوں گے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے افغانستان کے خلاف 3 میچوں کی ٹی 20 سیریز کے لیے منگل کو 15 رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا۔ شریئس ایئر ٹیم کی قیادت کریں گے، جبکہ تلک ورما کو نائب کپتان کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ 15 سالہ ویبھو سوریہ ونشی ایک بار پھر بھارتی ٹی 20 ٹیم کا حصہ ہیں، جنہوں نے گزشتہ موقع کا بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔ اس ٹیم میں نتیش کمار ریڈی، واشنگٹن سندر، جسپریت بمراہ اور ہرشت رانا کو فٹنس کی بنیاد پر شامل کیا گیا ہے، لیکن مڈل آرڈر کے جارحانہ بلے باز رنکو سنگھ کو موقع نہیں ملا۔ ٹیم میں ابھیشیک شرما، ویبھو سوریہ ونشی، شیوم دوبے، ارشدیپ سنگھ اور ورون چکرورتی جیسے مستقل کھلاڑی شامل ہیں۔ ہرشت رانا کی بھی ٹیم میں واپسی ہوئی ہے، جبکہ جولائی میں زمبابوے میں کھیلنے والی ٹیم میں کچھ تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ زمبابوے ٹی 20 سیریز میں منتخب نہ کیے جانے کے بعد سنجو سیمسن کی بھی واپسی ہوئی ہے۔ مستقل تیز گیند بازوں کی واپسی سے بولنگ شعبے میں بھی تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ ارشدیپ کے ساتھ بمراہ اور ہرشت کو شامل کیا گیا ہے۔ پرنس یادو، ایش ٹھاکر، اشوک شرما اور مینک یادو، جو بھی زمبابوے کے دورے پر گئی ٹیم کا حصہ تھے، اس بار ٹیم میں جگہ نہیں بنا سکے۔ ہاردک پانڈیا کو بھی ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ بھارت اور افغانستان کے درمیان 13 ستمبر کو ون ڈے سیریز کا پہلا میچ کھیلا جائے گا، جس کے بعد 15 ستمبر کو دوسرا مقابلہ ہوگا۔ سیریز کا تیسرا اور آخری میچ 17 ستمبر کو کھیلا جانا ہے۔ تینوں مقابلے دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ہوں گے۔ ویبھو سوریہ ونشی نے حال ہی میں دلیپ ٹرافی 2026 میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے یسی فائنل مقابلے میں ایسٹ زون کی جانب سے کھیلتے ہوئے سینٹرل زون کے خلاف 92 اور 40 رنز کی اننگز کھیلی تھیں۔ ویبھو نے انگلینڈ کے دورے پر سینئر ٹیم کے لیے اپنا بین الاقوامی ڈیبیو کیا تھا۔ تاہم انگلینڈ کے خلاف 3 مقابلوں میں وہ صرف 14، 13 اور 15 رنز بنا سکے۔ اس کے بعد زمبابوے کے دورے پر انہوں نے 50، 20 اور 81 رنز کی اننگز کھیل کر ’پلیئر آف دی سیریز‘ کا خطاب حاصل کیا۔ شریئس ایئر (کپتان)، ابھیشیک شرما، ویبھو سوریہ ونشی، سنجو سیمسن (وکٹ کیپر)، ایشان کشن (وکٹ کیپر)، تلک ورما (نائب کپتان)، شیوم دوبے، نتیش کمار ریڈی، اکشر پٹیل، واشنگٹن سندر، ورون چکرورتی، روی بشنوئی، جسپریت بمراہ، ارشدیپ سنگھ، ہرشت رانا۔

علی فضل لکھنؤ پہنچے، نانا کی پہلوانی کی وراثت میں نظر آئی ’’گڈو پنڈت‘‘ کی جھلک

اس موقع پر علی فضل ایک اکھاڑے میں پہنچے اور دیسی کشتی و پہلوانی کی اس روایت کو قریب سے محسوس کیا

’’مرزاپور: دی مووی‘‘ کی سنیما گھروں میں ریلیز سے قبل اداکار علی فضل نے لکھنؤ کا خصوصی دورہ کیا، جہاں وہ اپنے نانا احمد سعید صاحب کی پہلوانی سے جڑی یادوں اور خاندانی وراثت سے دوبارہ جڑے۔ اس موقع پر علی فضل ایک اکھاڑے میں پہنچے اور دیسی کشتی و پہلوانی کی اس روایت کو قریب سے محسوس کیا، جو ان کے نانا کی پرورش کا اہم حصہ رہی تھی۔ ’’مرزاپور: دی مووی‘‘ کی سنیما گھروں میں ریلیز سے قبل اداکار علی فضل نے لکھنؤ کا خصوصی دورہ کیا، جہاں وہ اپنے نانا احمد سعید صاحب کی پہلوانی سے جڑی یادوں اور خاندانی وراثت سے دوبارہ جڑے۔ اس موقع پر علی فضل ایک اکھاڑے میں پہنچے اور دیسی کشتی و پہلوانی کی اس روایت کو قریب سے محسوس کیا، جو ان کے نانا کی پرورش کا اہم حصہ رہی تھی۔ علی فضل کے لیے یہ دورہ خاص اہمیت رکھتا تھا، کیونکہ اکھاڑے میں کھڑے ہو کر انہیں اپنے نانا اور بچپن میں سنی ہوئی ان کی تربیت و زندگی کی باتیں یاد آ گئیں۔ اکھاڑے کی اہمیت کے بارے میں بات کرتے ہوئے علی نے کہا ’’جب آپ اس جگہ میں قدم رکھتے ہیں تو آپ کا غرور ختم ہو جاتا ہے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ ان کے نانا کی تربیت پہلوانی کے ماحول میں ہوئی تھی۔ علی کے مطابق ’’میرے نانا کی تربیت پہلوانی میں ہوئی ہے۔‘‘ علی فضل نے بتایا کہ انہوں نے خود کبھی کشتی نہیں لڑی اور ابتدا میں اکھاڑے میں جانے کو لے کر قدرے جھجک بھی محسوس کر رہے تھے۔ تاہم اس جگہ کا ماحول انہیں اپنی طرف کھینچ لایا۔ ان کے مطابق، پہلے وہ وہاں آنے کے بارے میں تھوڑا ہچکچا رہے تھے کیونکہ انہوں نے کبھی کشتی نہیں کی، لیکن اکھاڑے میں کچھ ایسا احساس تھا جو انہیں واپس اپنی جڑوں کی طرف کھینچ رہا تھا۔ اکھاڑے کا یہ تجربہ علی فضل کو اس مارشل آرٹ کی یاد بھی دلاتا ہے جسے انہوں نے فلم ’’مرزاپور‘‘ میں گڈو پنڈت کے کردار میں واپسی کی تیاری کے دوران سیکھا تھا۔ علی نے پہلوانی اور جوجوتسو کے درمیان مماثلت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح وہ دوبارہ جوجوتسو کی طرف کھنچے چلے گئے، اسی طرح اکھاڑے کا ماحول بھی انہیں اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ انہوں نے جوجوتسو کے حوالے سے بتایا کہ اس میں تکنیک اور جسمانی توازن بہت اہم ہے اور مقابلے کے دوران پیٹھ کے بل گرنے سے پوائنٹس ضائع ہو سکتے ہیں۔ گڈو پنڈت کے کردار میں واپس آنے کے لیے علی فضل نے صرف عام ورزش پر انحصار نہیں کیا بلکہ جوجوتسو کو بھی اپنی تربیت کا حصہ بنایا۔ اس کا مقصد کردار کے لیے درکار طاقت، لڑنے کی صلاحیت، جسمانی پھرتی اور مضبوطی کو بہتر بنانا تھا۔ اب لکھنؤ کے اکھاڑے میں پہلوانی کی روایت سے ان کا یہ ذاتی تعلق گڈو پنڈت کی جسمانی تیاری کو ایک جذباتی اور ذاتی پہلو بھی فراہم کرتا ہے۔

لیونل میسی کی ریٹائرمنٹ کی خبر پر کرینہ کپور کا بیٹا دل برداشتہ

میسی کے فیصلے نے کرینہ کے فٹبال کے شوقین خاندان کو بھی متاثر کیا

بالی ووڈ اداکارہ کرینہ کپور بھی ان معروف شخصیات میں شامل ہو گئی ہیں جنہوں نے ارجنٹائن کے عظیم فٹبالر لیونل میسی کی بین الاقوامی فٹبال سے ریٹائرمنٹ کے اعلان پر جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میسی کے فیصلے نے کرینہ کے فٹبال کے شوقین خاندان کو بھی متاثر کیا، خاص طور پر ان کے ایک بیٹے کی تصویر نے مداحوں کی توجہ حاصل کی۔ بالی ووڈ اداکارہ کرینہ کپور بھی ان معروف شخصیات میں شامل ہو گئی ہیں جنہوں نے ارجنٹائن کے عظیم فٹبالر لیونل میسی کی بین الاقوامی فٹبال سے ریٹائرمنٹ کے اعلان پر جذبات کا اظہار کیا ہے۔ میسی کے فیصلے نے کرینہ کے فٹبال کے شوقین خاندان کو بھی متاثر کیا، خاص طور پر ان کے ایک بیٹے کی تصویر نے مداحوں کی توجہ حاصل کی۔ ’’جب وی میٹ‘‘ کی اداکارہ نے اپنی انسٹاگرام اسٹوری پر میسی کے فٹبال کریئر کے یادگار لمحات پر مشتمل ایک ویڈیو دوبارہ شیئر کیا۔ ارجنٹائن کے اسٹار کے لیے اپنی محبت اور احترام کا اظہار کرتے ہوئے کرینہ نے لکھا ’’نمبر ۱۰ ہمیشہ‘‘۔ اس کے ساتھ انہوں نے سرخ دل والے ایموجیز بھی شامل کیے۔ کرینہ نے اپنے ایک بیٹے کی ایک تصویر بھی شیئر کی جس میں وہ کیمرے کی طرف پیٹھ کیے کھڑا ہے اور اس نے ارجنٹائن کے مشہور کھلاڑی کی نمبر ۱۰ اور والی نیلی جرسی پہن رکھی ہے۔ یہ واضح نہیں ہے کہ تصویر میں کرینہ کا بڑا بیٹا تیمور علی خان ہے یا چھوٹا بیٹا جہانگیر علی خان۔ دونوں بچے اس سے قبل بھی میسی کی جرسی پہنے ہوئے دیکھے جا چکے ہیں۔ کرینہ کپور اور ان کے دونوں بیٹوں کی لیونل میسی سے پہلے بھی ملاقات ہو چکی ہے۔ دسمبر ۲۰۲۵ء میں میسی اپنے تین روزہ تشہیری دورے پر ہندوستان آئے تھے، جس دوران کرینہ اپنے دونوں بیٹوں تیمور اور جہ کو فٹبال اسٹار سے خصوصی ملاقات کے لیے لے گئی تھیں۔ ملاقات سے قبل کرینہ نے سوشل میڈیا پر اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ ایک تصویر شیئر کی تھی، جس میں تینوں کیمرے کی طرف پیٹھ کیے ہوئے تھے۔ تیمور نے میسی کے نام والی جرسی پہن رکھی تھی جبکہ جہ نے ارجنٹائنا کی جرسی پہن رکھی تھی۔ بعد میں کرینہ کو ممبئی کے وانکھیڈے اسٹیڈیم سے باہر نکلتے ہوئے بھی دیکھا گیا، جہاں انہوں نے میسی سے ملاقات کی تھی۔ میسی نے ۳۱ اگست ۲۰۲۶ء کو بین الاقوامی فٹبال سے الگ ہونے کے اپنے فیصلے کی تصدیق کی۔ ان کے اعلان کے بعد دنیا بھر کے فٹبالرز، شائقین اور معروف شخصیات نے جذباتی انداز میں انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔ میسی کو فٹبال کی تاریخ کے عظیم ترین کھلاڑیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ارجنٹائنا کے لیے ان کا سفر خاص طور پر یادگار رہا، جس میں ۲۰۲۲ء فیفا ورلڈ کپ کی تاریخی فتح بھی شامل ہے۔

کبھی یش چوپڑا سے عمر چھپا کر بنیں ٹاپ اداکارہ سونم خان کی کہانی

راجیو رائے سے علیحدگی کے بعد سونم نے ۲۰۱۷ء میں مرلی پوڈووال سے شادی کی۔ اداکارہ اگرچہ آج سنیما کی چمک دمک سے دور ہیں لیکن اب بھی سوشل میڈیا کے ذریعے مداحوں کے درمیان اپنی موجودگی برقرار رکھتی ہیں اور وقتاً فوقتاً فلموں سے جڑی پرانی کہانیاں شیئر کرتی رہتی ہیں۔

ممبئی: راجیو رائے سے علیحدگی کے بعد سونم نے 2017 میں مرلی پوڈووال سے شادی کی۔ اداکارہ اگرچہ آج سنیما کی چمک دمک سے دور ہیں، لیکن اب بھی سوشل میڈیا کے ذریعے مداحوں کے درمیان اپنی موجودگی برقرار رکھتی ہیں اور وقتاً فوقتاً فلموں سے جڑی پرانی کہانیاں شیئر کرتی رہتی ہیں۔ سنیما کی دنیا میں ہر کسی کا سفر ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کچھ ستارے کئی دہائیوں تک پردے پر اپنی شناخت برقرار رکھتے ہیں، جبکہ کچھ کم وقت میں ناظرین کے دلوں میں اپنی خاص جگہ بنا لیتے ہیں اور پھر اچانک غائب ہو جاتے ہیں۔ اداکارہ سونم خان بھی ہندی سنیما کی ان اداکاراؤں میں شامل رہی ہیں، جنہوں نے کم عمری میں گلیمر اور اسٹارڈم کی دنیا میں قدم رکھا اور جلد ہی ناظرین کے دلوں میں اپنی پہچان بنالی۔ گزشتہ دور میں اداکارہ سونم خان بالی ووڈ کا ایک معروف نام ہوا کرتی تھیں۔ خوبصورتی اور اداکاری کے ساتھ ساتھ فلموں میں ان کی موجودگی ایک الگ طرح کی کشش پیدا کرتی تھی۔ 2 ستمبر 1972 کو ممبئی میں پیدا ہونے والی اداکارہ سونم خان کو دراصل فن وراثت میں ملا تھا۔ وہ اداکار مراد خان کی پوتی اور اداکار رضا مراد کی بھتیجی ہیں۔ حالانکہ، اداکارہ کے والد مشیر خان کاروباری تھے، جبکہ ان کی والدہ طلعت خان گھریلو خاتون تھیں۔ اداکارہ کا اصل نام بختاور خان تھا، لیکن اداکاری کی دنیا میں قدم رکھنے کے لیے انہوں نے اپنا نام تبدیل کر لیا تھا۔ فلمی پس منظر ہونے کی وجہ سے سونم کو جلد ہی فلموں میں کام کرنے کا موقع مل گیا۔ سونم نے محض 13-14 سال کی عمر میں اداکاری کی دنیا میں قدم رکھ دیا تھا۔ کام حاصل کرنے کے لیے انہیں اپنی اصل عمر چھپانی پڑی تھی۔ فلمساز یش چوپڑا کے سامنے انہوں نے خود کو اپنی اصل عمر سے بڑا بتایا تھا، تاکہ انہیں کام مل سکے۔ سال 1987 میں انہوں نے تیلگو فلم ’سمراٹ‘ سے اپنے اداکاری کے کیریئر کا آغاز کیا۔ اس کے بعد یش چوپڑا نے 1988 میں اپنی فلم ’وجے‘ کے ذریعے انہیں ہندی سنیما میں لانچ کیا۔ حالانکہ، 1989 کی سپرہٹ فلم ’تریدیو‘ سے انہیں راتوں رات زبردست شہرت ملی۔ اس فلم کا گانا ’اوئے اوئے.....ترچھی ٹوپی والے‘ اس وقت بے حد مقبول ہوا تھا۔ اس کے بعد اداکارہ نے کئی سپرہٹ فلموں اور بڑے بڑے فنکاروں کے ساتھ کام کیا اور جلد ہی شہرت کی بلندیوں پر پہنچ گئیں۔ اس دور میں سونم خان سری دیوی اور مادھوری دکشت جیسی ٹاپ اداکاراؤں کے مقابل آ گئی تھیں اور انہوں نے بالی ووڈ کی چند بہترین مرکزی اداکاراؤں کی فہرست میں اپنی جگہ بنا لی تھی۔ کیریئر کے عروج پر پہنچنے کے بعد انہوں نے 1991 میں فلم ڈائریکٹر راجیو رائے سے شادی کر لی اور فلموں سے دوری اختیار کر لی۔ ان کا ایک بیٹا گورو رائے ہے۔ ان کے سسر گلشن رائے بھی فلم انڈسٹری کے معروف پروڈیوسر رہ چکے ہیں، جنہوں نے ’دیوار‘ اور ’مہرا‘ جیسی فلمیں بنائی تھیں۔ شادی کے 6 سال بعد ہی سونم کے سسرال والوں کو انڈرورلڈ کی جانب سے دھمکیاں ملنے لگی تھیں۔ اس کے باعث اداکارہ کے شوہر راجیو رائے اپنے خاندان کے ساتھ اچانک ملک چھوڑ کر چلے گئے، جبکہ سونم نے اپنے بیٹے کے ساتھ ممبئی میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد دونوں کئی سال تک ایک دوسرے سے دور رہے اور ان کا رشتہ کمزور پڑنے لگا۔ آخرکار سونم 2016 میں اپنے شوہر راجیو رائے سے الگ ہو گئیں اور دونوں کی طلاق ہو گئی۔ اس دوران سونم نے اکیلے ہی اپنے بیٹے کی پرورش کی۔ راجیو رائے سے علیحدگی کے بعد سونم نے 2017 میں مرلی پوڈووال سے شادی کی۔ اداکارہ اگرچہ آج سنیما کی چمک دمک سے دور ہیں، لیکن اب بھی سوشل میڈیا کے ذریعے مداحوں کے درمیان اپنی موجودگی برقرار رکھتی ہیں اور وقتاً فوقتاً فلموں سے جڑی پرانی کہانیاں شیئر کرتی رہتی ہیں۔ بالی ووڈ کی مشہور اوئے اوئے گرل سونم خان (اصل نام بختار خان) کی کہانی کسی فلمی اسکرپٹ سے کم نہیں ہے۔ انہوں نے محض 13-14 سال کی عمر میں بالی ووڈ کے شہرہ آفاق فلم میکریش چوپڑا سے اپنی عمر چھپا کر انڈسٹری میں قدم رکھا تھا۔ سونم خان نے اپنے ایک انٹرویو میں خود انکشاف کیا کہ جب وہ پہلی بار لیجنڈری ڈائریکٹر یش چوپڑا سے ملیں، تو ان کی اصل عمر صرف ساڑھے 13 سال تھی۔ تاہم، فلموں میں کام حاصل کرنے اور بڑی نظر آنے کے لیے انہوں نے جھوٹ بولا کہ وہ 18 سال کی ہیں۔ یش چوپڑا نے ان کا کوئی اسکرین ٹیسٹ یا آڈیشن نہیں لیا اور انہیں اپنی ملٹی اسٹار فلم ’وجے‘ (1988) کے لیے سائن کر لیا۔ جب فلم کی شوٹنگ کے سلسلے میں پاسپورٹ بنوانے کا وقت آیا، تو ان کی دستاویزات سے اصل عمر کا پتہ چل گیا۔ فلم سے نکالنے کا خطرہ: کم عمری کی وجہ سے انہیں فلم ’وجے‘ سے تقریباً نکالا ہی جانے والا تھا، لیکن بعد میں معاملات طے پا گئے اور انہوں نے فلم کی شوٹنگ مکمل کی۔ انہوں نے محض 14 سال کی عمر میں اپنے سے دوگنی عمر کے اداکار رشی کپور کے مدمقابل مرکزی کردار ادا کیا۔